عقیقہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

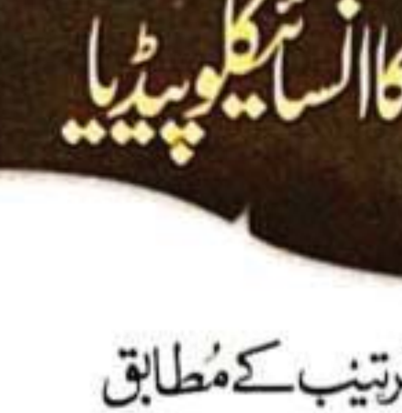

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

عَقِیقَہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

(حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۔ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۳۰ جولائی ۲۰۱۷ء بروز اتوار، مکہ مکرمہ میں حافظ نور العالم کے مکان میں کام شروع کیا، اور ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۸ اگست ۲۰۱۷ء بروز منگل مکمل ہوا۔ بمقام مکہ مکرمہ۔

بیتُ العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

عَقِیقَہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: ۱۴۳۹-۲۰۱۷

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے پتے

ملک بھر کے مشہور کتب
خانوں میں دستیاب ہیں

ناشر
بیت العمار کراچی
نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
0333-3136872, 0302-2205466
0333-3845224

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرف آغاز	۲۳
☆.....الف.....☆	
اپنا عقیقہ بچے کے عقیقہ کے ساتھ کرنا	۲۷
اپنا عقیقہ بڑے ہونے کے بعد کرنا	۲۷
اپنے عقیقے سے پہلے بچی کا عقیقہ کرنا	۲۷
اپنے عقیقے کو اولاد کے عقیقہ سے پہلے لازم سمجھنا	۲۸
اجرت میں دینا	۲۸
اضحیہ کے ایام کے علاوہ گائے میں عقیقہ کا حصہ رکھنا	۲۹
افضل عقیقہ	۳۰
اکیس روز کے بعد عقیقہ کرنا	۳۱
اللہ واسطے چھوڑے ہوئے بکرے	۳۲
انتقال کے بعد عقیقہ کرنا	۳۲
اوجھڑی	۳۲
اولاد کا حق ضائع کرنا	۳۳
اولاد کے عقیقہ سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا	۳۳
اولاد نافرمان ہوگی	۳۴
اونٹ	۳۴

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴	○ اون................................
۳۵	○ ایام نحر میں عقیقہ کرنا..................
۳۵	○ ایک گائے سے ایک بچہ کا عقیقہ کرنا..........
۳۵	○ ایک گائے میں سات بچوں کا عقیقہ..............
۳۷	○ ایک ہی دن میں مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا عقیقہ کرنا.
	☆......ب......☆
۳۸	○ باپ بیٹے کو کچھ دے تو.........................
۳۸	○ باپ دادا نہیں..................................
۳۹	○ باپ نے عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے..................
۳۹	○ باجا..
۳۹	○ بال...
۴۱	○ بال اور بالغہ لڑکی...............................
۴۲	○ بال ایک ملک میں اتارنا اور جانور کسی اور ملک میں ذبح کرنا........
۴۳	○ بالغہ کا عقیقہ اور اس کے بالوں کا حکم....................
۴۳	○ بالغ ہونے کے بعد بھی عقیقہ کرنے میں حکمت..............
۴۳	○ بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنا..........................
۴۵	○ بال مخصوص جگہ پر اتروانا............................
۴۶	○ بالوں کو دفن کرنا................................

عنوان	صفحہ نمبر
○ بچہ تکالیف ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے............	۴۶
○ بچہ جاہلیت میں پیدا ہوتا تو............	۴۷
○ بچہ کی پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟............	۴۷
○ بچہ گوشت کھا سکتا ہے............	۴۷
○ بچہ ماں باپ کے کام نہیں آئے گا............	۴۸
○ بچہ مر گیا جانور ذبح کرنے سے پہلے............	۴۸
○ بچہ نعمت ہے............	۴۸
○ بچے کے عقیقہ سے پہلے باپ کا عقیقہ ہونا لازم نہیں............	۵۰
○ بچے کے سر پر زعفران لگانے کا ثبوت............	۵۰
○ بچے کے عقیقہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کرنا............	۵۰
○ بچے کے ہاتھ میں دیا لیکن ماں باپ کو دینا مقصد ہے............	۵۱
○ بدعت نہیں عقیقہ............	۵۱
○ بڑا عقیقہ............	۵۱
○ بڑی اولاد کا عقیقہ نہیں ہوا............	۵۲
○ بڑی عمر میں عقیقہ............	۵۲
○ بڑے جانور سے عقیقہ کرنا............	۵۳
○ بڑے جانور میں دو بچوں کا عقیقہ............	۵۴
○ بڑے جانور میں عقیقہ کے سات حصے ہیں............	۵۴

صفحہ نمبر	عنوان
۵۵	○ بڑے جانور میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا........
۵۶	○ بڑے جانوروں میں عقیقہ عام دنوں میں بھی ہوسکتا ہے........
۵۶	○ بکرا........
۵۷	○ بکرا ایک کافی ہے؟........
۵۸	○ بکریاں دو بہتر ہونے کی وجہ لڑکوں کے لیے........
۵۸	○ بکری کے دو بچے دینے پر عقیقہ کا ارادہ کرنا........
۵۹	○ بکری لڑکی کے لیے اور بکرا لڑکے کے لیے لازم نہیں........
۵۹	○ بوجھ لادنا........
۵۹	○ بھائی عقیقہ کرنا چاہے تو؟........
۵۹	○ بھینس........
۵۹	○ بیٹے کا عقیقہ کرنے کے لیے باپ کا عقیقہ ہونا ضروری نہیں........
۶۰	○ بیچنا گوشت........
۶۰	○ بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا........
	☆......پ......☆
۶۱	○ پکا کر گوشت تقسیم کرنا........
۶۱	○ پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟........
۶۱	○ پیدائش کا دن معلوم نہ ہو........

عنوان	صفحہ نمبر
☆......ت......☆	
○ تبلیغی جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا....................	۶۳
○ تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا....................	۶۳
○ تحفہ لینا....................	۶۳
○ ترتیب ذبح اور حلق میں....................	۶۵
○ تقریب کی وجہ سے بچہ کو دیا ہے....................	۶۵
○ تقریب میں جو دیا جاتا ہے....................	۶۶
○ تقسیم گوشت....................	۶۷
○ تکالیف ومصائب میں بچہ گھرا ہوا ہوتا ہے....................	۶۷
○ تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا....................	۶۷
☆......ج......☆	
○ جانور خریدا پھر بچہ فوت ہو گیا....................	۶۸
○ جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہو گیا....................	۶۸
○ جانور ذبح کرنے کی جگہ....................	۶۹
○ جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا....................	۷۰
○ جانور متعین کرنے کا حکم....................	۷۰
○ جاہلیت کا رواج عقیقہ کے بارے میں....................	۷۰
○ جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو....................	۷۰

صفحہ نمبر	عنوان
۷۱	○ جڑواں بچوں کا عقیقہ ....
۷۲	○ جس جانور کی قربانی درست نہیں ....
۷۲	○ جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا ....
	☆......چ......☆
۷۳	○ چاچا عقیقہ کرنا چاہے تو؟ ....
۷۴	○ چاندی صدقہ کرنے کی وجہ ....
۷۵	○ چاندی کی بجائے سونا صدقہ کرنا ....
	☆......ح......☆
۷۶	○ حسنین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو منع کر دیا گیا تھا
۷۶	○ حق ضائع کرنا ....
۷۷	○ حکمت اور ساتویں روز کا حلق ....
۷۷	○ حکمت حلق ....
۷۷	○ حلق اور ذبح میں ترتیب لازم نہیں ....
۷۷	○ حلق بعد میں کرے ....
۷۷	○ حلق کرنے کی حکمت ....
	☆......خ......☆
۸۰	○ خلوق ....
۸۰	○ خنثیٰ کا عقیقہ ....

صفحہ نمبر	عنوان
۸۲	○ خون سر پر ملنا..........
	☆......د......☆
۸۳	○ دادا پوتے کو کچھ دے تو؟..........
۸۳	○ دادا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے..........
۸۳	○ دادا عقیقہ کرنا چاہے تو؟..........
۸۴	○ دادی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے..........
۸۴	○ دائی..........
۸۴	○ دائی ران کے علاوہ گوشت بھی کھا سکتی ہے..........
۸۵	○ دائی کو ران دینا..........
۸۵	○ دائی کو ران دینا ضروری نہیں..........
۸۶	○ ددھیال میں عقیقہ کرے یا ننھیال میں..........
۸۶	○ دعا..........
۸۸	○ دعائے عقیقہ دعائے قربانی کے ساتھ..........
۸۸	○ دعوت عقیقہ میں تحفہ لینا..........
۸۸	○ دفن کرنا بالوں کو..........
۸۹	○ دفن کرنا کھال کو..........
۸۹	○ دن سے مراد کیا ہے..........
۸۹	○ دو بچوں کا عقیقہ بڑے جانور میں..........

صفحہ نمبر	عنوان
۸۹	○ دودھ..............................
۸۹	○ دوسرا عقیقہ کرے تو..............................
۹۰	○ دوسری جگہ عقیقہ کرنا..............................
۹۰	○ دیر سے عقیقہ کرنے کی صورت میں بال کب اتارے..............................
	☆......ذ......☆
۹۱	○ ذبح اور حلق میں ترتیب..............................
۹۱	○ ذبح اور حلق میں ترتیب لازم نہیں..............................
۹۲	○ ذبح پہلے کرے..............................
۲۹۲	○ ذبح کرنے کا وقت..............................
	☆......ر......☆
۹۳	○ رات کو عقیقہ کا جانور ذبح کیا..............................
۹۳	○ ران اور دائی..............................
۹۴	○ ران دائی کو دینا..............................
۹۵	○ ران دائی کو دینے کی حکمت..............................
۹۶	○ رسم..............................
۹۷	○ رشتہ داروں کا حصہ متعین نہیں..............................
۹۷	○ رقم صدقہ کرنا..............................
۹۷	○ رکن عقیقہ..............................

صفحہ نمبر	عنوان
٩٧	○ رہن ہونا عقیقہ کے عوض............
	☆......ز......☆
٩٩	○ زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب............
١٠٠	○ زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا............
١٠٠	○ زندہ جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا............
	☆......س......☆
١٠١	○ سات اعمال............
١٠٢	○ ساتویں دن جانور کس وقت ذبح کرے............
١٠٢	○ ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ............
١٠٣	○ ساتویں دن عقیقہ کیوں کیا جاتا ہے............
١٠٤	○ ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکا............
١٠٤	○ ساتویں دن کے چھ اعمال............
١٠٤	○ ساتویں روز حلق کرنے کی حکمت............
١٠٥	○ سارا گوشت رکھ لینا............
١٠٥	○ سر اور تالی............
١٠٦	○ سر پر خون ملنا............
١٠٧	○ سر پر ملنے کی چیزیں............
١٠٧	○ سر قصائی کو دینا............

عنوان	صفحہ نمبر
سر مونڈتے وقت فوراً جانور ذبح کرنے کا حکم	۱۰۷
سر نائی کو دینا	۱۰۸
سفارش اور عقیقہ	۱۰۸
سوار ہونا	۱۰۹
سونا صدقہ کرنا	۱۰۹
سید کو کھال کی رقم دینا	۱۱۰
☆......ش......☆	
شادی کی دعوت میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا	۱۱۱
شفاعت نہیں کرے گا	۱۱۲
شوہر کا بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا	۱۱۲
☆......ص......☆	
صاحب حیثیت کون ہے؟	۱۱۳
صحابۂ کرام کی طرف سے عقیقہ کرنا	۱۱۴
صحابۂ کرام کے نام سے عقیقہ کرنا	۱۱۴
صندل	۱۱۴
☆......ع......☆	
عام دنوں میں بڑے جانوروں سے عقیقہ کرنا	۱۱۵
''العَقّ'' کا معنی	۱۱۵

عنوان	صفحہ نمبر
عقیقہ	۱۱۶
عقیقہ اور ختنہ میں فرق	۱۱۶
عقیقہ اور قربانی میں فرق	۱۱۷
عقیقہ بدعت نہیں	۱۱۹
عقیقہ پر قربانی موقوف نہیں	۱۱۹
عقیقہ دوسرا کرے تو	۱۱۹
عقیقہ دومرتبہ کرنا	۱۲۰
عقیقہ دیر سے کرنے کی صورت میں بال کب اتارے	۱۲۱
عقیقہ ساتویں دن کرنے کی وجہ	۱۲۱
عقیقہ سنت ہے یا نہیں؟	۱۲۱
عقیقہ شروع میں واجب تھا	۱۲۲
عقیقہ کا ارادہ کرنا بکری کے دو بچے دینے پر	۱۲۳
عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا	۱۲۳
عقیقہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرنا	۱۲۴
عقیقہ کا حصہ قربانی کے جانور میں	۱۲۵
عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہے	۱۲۵
عقیقہ کا ذمہ دار	۱۲۶
عقیقہ کا راز	۱۲۷

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۷	عقیقہ کا شرعی حکم
۱۲۹	عقیقہ کا تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا
۱۲۹	عقیقہ کا گوشت بیچنا
۱۲۹	عقیقہ کا گوشت جماعت والوں کو کھلانا
۱۳۰	عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں
۱۳۱	عقیقہ کا گوشت قیمہ بنا کر بیچنا
۱۳۱	عقیقہ کا گوشت کافر کو دینا
۱۳۱	عقیقہ کے گوشت کی تقسیم
۱۳۲	عقیقہ کا گوشت وغیرہ اجرت میں دینا
۱۳۲	عقیقہ کا گوشت ولیمہ میں استعمال کرنا
۱۳۲	عقیقہ کا معنی
۱۳۳	عقیقہ کرنے کی جگہ
۱۳۳	عقیقہ کرنے کی نذر
۱۳۳	عقیقہ کرنے کے دن
۱۳۴	عقیقہ کرنے والا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے
۱۳۵	عقیقہ کروں گا
۱۳۵	عقیقہ کس عمر تک ہے؟
۱۳۷	عقیقہ کس کے ذمہ ہے

عنوان	صفحہ نمبر
○ عقیقہ کون کرے...........................	۱۳۸
○ عقیقہ کہاں کیا جائے...........................	۱۴۰
○ عقیقہ کیا ہے؟...........................	۱۴۰
○ عقیقہ کی دعا قربانی کے ساتھ...........................	۱۴۱
○ عقیقہ کی دعوت میں ہدیہ تحفہ لینا...........................	۱۴۲
○ عقیقہ کی مدت...........................	۱۴۲
○ عقیقہ کی نذر...........................	۱۴۲
○ عقیقہ کی نیت سے خریدے ہوئے جانور...........................	۱۴۳
○ عقیقہ کی وجہ تسمیہ...........................	۱۴۳
○ عقیقہ کے اصطلاحی معنی...........................	۱۴۵
○ عقیقہ کے بارے میں جاہلیت کا رواج...........................	۱۴۵
○ عقیقہ کے بغیر بچہ سفارش نہیں کرے گا...........................	۱۴۶
○ عقیقہ کے بغیر بچہ مر جائے...........................	۱۴۶
○ عقیقہ کے بکروں کی تعداد...........................	۱۴۶
○ عقیقہ کے جانور...........................	۱۴۷
○ عقیقہ کے جانور کو بدلنا...........................	۱۴۹
○ عقیقہ کے جانور کو کب ذبح کیا جائے...........................	۱۴۹
○ عقیقہ کے جانوروں کی تفصیل...........................	۱۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
عقیقہ کے فائدے	۱۵۱
عقیقہ کے گوشت سے نذر پوری کرنا	۱۵۶
عقیقہ کے لغوی معنی	۱۵۷
عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم	۱۵۷
عقیقہ مباح ہے	۱۵۷
عقیقہ مستحب ہے	۱۵۸
عقیقہ مکروہ ہے یا نہیں؟	۱۵۹
عقیقہ منسوخ نہیں ہے	۱۶۱
عقیقہ میں افضل جانور	۱۶۲
عقیقہ میں بکری ذبح کرنے کی بجائے قیمت صدقہ کرنا	۱۶۲
عقیقہ میں دو کام ہیں	۱۶۳
عقیقہ میں صاحب حیثیت کون ہے؟	۱۶۳
عقیقہ میں ضروری چیزیں	۱۶۳
عقیقہ میں گابھن جانور ذبح کرنا	۱۶۴
عقیقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل	۱۶۴
عقیقہ نہ کیا جائے تو؟	۱۶۵
عقیقہ نہیں کیا	۱۶۶
عقیقہ ولادت سے پہلے کرنا	۱۶۷

عنوان	صفحہ نمبر
○ عقیقہ ولیمہ کے ساتھ کرنا	۱۶۷
○ عقیقے کی اہمیت	۱۶۷
☆......غ......☆	
○ غریب کے بچے عقیقہ کے بغیر مر گئے	۱۶۹
☆......ف......☆	
○ فرق ہے لڑکا اور لڑکی کے عقیقے میں	۱۷۰
○ فوت ہو گیا زندہ پیدا ہونے کے بعد	۱۷۰
☆......ق......☆	۱۷۱
○ قربانی اور عقیقہ کا حکم یکساں ہے	۱۷۲
○ قربانی اور عقیقہ میں فرق	۱۷۲
○ قربانی جائز نہیں جس جانور کی	۱۷۲
○ قربانی سے پہلے عقیقہ کو ضروری سمجھنا	۱۷۲
○ قربانی کرنے سے پہلے بچے فوت ہو جائے	۱۷۳
○ قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ اور ساتویں دن کی رعایت	۱۷۳
○ قربانی کے جانور میں عقیقہ کی نیت سے حصہ خریدنا	۱۷۴
○ قربانی کے ساتھ عقیقہ	۱۷۵
○ قربانی میں عقیقہ کا حصہ	۱۷۵
○ قرض لے کر عقیقہ کرنا	۱۷۵

صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۶	○ قصائی کو سر دینا........................
۱۷۶	○ قیمت صدقہ کرنا........................
۱۷۷	○ قیمہ خرید کر عقیقہ کرنا........................
	☆......ك......☆
۱۷۸	○ کافر کو گوشت دینا........................
۱۷۸	○ کچا گوشت تقسیم کرنا........................
۱۷۸	○ کچا گوشت نہ لیں تو........................
۱۷۹	○ کن جانوروں سے عقیقہ جائز ہے؟........................
۱۷۹	○ کھال........................
۱۸۰	○ کھال کو دفنانا........................
۱۸۰	○ کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لگانا........................
۱۸۱	○ کھال کی قیمت سید کو دینا........................
۱۸۱	○ کھال کی قیمت مسجد میں دینا........................
۱۸۲	○ کئی بچوں کا ایک ساتھ عقیقہ کرنا........................
	☆......گ......☆
۱۸۳	○ گابھن جانور........................
۱۸۳	○ گائے........................
۱۸۴	○ گائے میں سات بچوں کا عقیقہ........................

عنوان	صفحہ نمبر
○ گنجا کرنے کی حکمت........................	۱۸۴
○ گوشت بیچنا........................	۱۸۴
○ گوشت پکا کر تقسیم کرنا........................	۱۸۵
○ گوشت خرید کر عقیقہ کرنا........................	۱۸۵
○ گوشت سارا رکھ لینا........................	۱۸۵
○ گوشت کی تقسیم........................	۱۸۶
○ گوشت کی تقسیم کیسے کرے........................	۱۸۷
☆......ل......☆	
○ لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ میں فرق........................	۱۸۸
○ لڑکی کے لیے بکری اور لڑکے کے لیے بکرا لازم نہیں........................	۱۸۸
○ لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں فرق........................	۱۸۹
○ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری........................	۱۸۹
○ لڑکے کا عقیقہ........................	۱۹۱
○ لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ........................	۱۹۱
☆......م......☆	
○ ماموں عقیقہ کرنا چاہے تو؟........................	۱۹۳
○ ماں اپنی تنخواہ سے عقیقہ کرے تو........................	۱۹۳
○ ماں باپ کے عقیقہ کا گوشت کھانا........................	۱۹۳

عنوان	صفحہ نمبر
○ ماں کی کمائی سے عقیقہ کرنا	۱۹۵
○ متعدد بچوں کا عقیقہ ایک جانور میں	۱۹۵
○ متعین جانور کا حکم	۱۹۵
○ مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک ہی دن عقیقہ کرنا	۱۹۵
○ مخصوص جگہ سر منڈوانا	۱۹۶
○ مذکر ومؤنث جانور برابر ہیں	۱۹۷
○ مذکر، مؤنث کا فرق نہیں	۱۹۷
○ مرحوم بچہ کا عقیقہ	۱۹۷
○ مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا	۱۹۷
○ مردہ بچہ کا عقیقہ	۱۹۹
○ مر گیا بچہ جانور ذبح کرنے سے پہلے	۲۰۰
○ مر گیا عقیقہ کے بغیر	۲۰۰
○ مسجد میں کھال کی رقم دینا	۲۰۰
○ مکروہ نہیں عقیقہ	۲۰۰
○ موت کے بعد عقیقہ کرنا	۲۰۱
☆......ن......☆	
○ نابالغ کی ملک	۲۰۲
○ نام رکھنا	۲۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
○ نانا پر عقیقہ کی ذمہ داری نہیں........	۲۰۳
○ نانا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے........	۲۰۴
○ نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟........	۲۰۴
○ ننھیال میں عقیقہ کرے یا ددھیال میں........	۲۰۴
○ نانی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے........	۲۰۴
○ نائی کو جانور کا سر دینا........	۲۰۵
○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ........	۲۰۵
○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے عقیقہ کرنا........	۲۰۵
○ نذر اور عقیقہ........	۲۰۵
○ نذر پوری کرنا........	۲۰۶
○ نذر کا جانور........	۲۰۶
○ نذر ماننا عقیقہ کرنے کی........	۲۰۷
○ نذر والا عقیقہ........	۲۰۷
○ نر، مادہ کا فرق نہیں........	۲۰۷
○ نیت........	۲۰۸
☆......و......☆	
○ والدین عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں........	۲۰۹
○ والدین کے علاوہ کوئی دوسرا عقیقہ کرے تو؟........	۲۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
○ والدین وغیرہ کا متعین حصہ نہیں........	۲۰۹
○ ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا........	۲۰۹
○ ولادت کا دن........	۲۱۰
○ ولادت کا دن سات دنوں میں شامل ہے........	۲۱۱
○ ولیمہ کے ساتھ عقیقہ کرنا........	۲۱۱
○ ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا........	۲۱۲
☆......ہ......☆	
○ ہدیہ کا حکم........	۲۱۴
○ ہدیہ کے جانور سے عقیقہ کرنا........	۲۱۴
○ ہڈیاں نہ توڑنا ضروری نہیں........	۲۱۴
○ ہڈیاں نہ توڑنے کی حکمت........	۲۱۵
○ ہڈی توڑنا........	۲۱۵
ی	
○ یہودی لڑکی کا عقیقہ نہیں کرتے تھے........	۲۱۸
○ یہودیوں میں بھی عقیقہ کا رواج تھا........	۲۱۸

حرفِ آغاز

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مظہر اور انسان کے لیے اس کی وارث ہے نسل اور نسب کی بقاء کا ذریعہ ہے، بچپن میں آنکھوں کی ٹھنڈک، جوانی میں معاون اور بڑھاپے میں مخلص سہارا ہے، نیک اور عالم اولاد ماں باپ کے لیے صدقۂ جاریہ اور آخرت میں نیک نامی اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

اگر اولاد حافظ ہو تو قیامت کے دن اس کے والدین کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام، تمام صحابہ کرام، تمام اولیاء کرام، تمام بنی آدم اور تمام فرشتوں کے مجمع عام میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر اولاد عالم ہو تو عزت و احترام کی انتہا ہوگی، اور آخرت میں اولاد کی دعا اور استغفار سے والدین کو نیکیوں کے پہاڑ ملیں گے اور والدین ان نیکیوں کے پہاڑوں کو دیکھ کر حیران ہو جائیں گے، اور جن کی اولاد نہیں ہوگی وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہیں گے، اس سے معلوم ہوا کہ اولاد اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے، اور ہر نعمت پر شکر ادا کرنا بندہ کی ذمہ داری ہے اس لیے شریعت نے اس عظیم نعمت کے شکر کے طور پر عقیقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

بچے کی پیدائش پر والدین اور اقرباء رشتہ داروں کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے گھر کی رونق اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے، پیار کرنے کے لیے ایک معصوم پھول مل جاتا ہے اس خوشی، فرحت اور قلبی سرور کے شکر کے طور پر عقیقہ کیا جاتا ہے اس سے دوست احباب، فقراء و مساکین اور دیگر رشتہ داروں کی دعا حاصل کی جاتی ہے، جب ان کو عقیقہ کا گوشت ملے گا، اور کھانے کی دعوت ملے گی، تو فطری اور طبعی طور پر ان کے

دل سے بچے کے لیے دعائیں نکلیں گی، اور لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے بچے آسمانی زمینی آفات، بلیات اور بیماری اور حادثات سے محفوظ ہو جاتے ہیں، عقیقہ کی وجہ سے بلائیں ٹل جاتی ہیں، اور بچے بڑے ہو کر ماں باپ کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور وہ شیطانی اثرات اور اس کے شر و رفتن سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور عقیقہ کی وجہ سے بچے کے والدین، رشتہ دار، دوست احباب اور عام لوگوں کے درمیان تعلق اور محبت کی فضاء پیدا ہوتی ہے، دعوتوں سے لوگوں کے دل ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں، محبت اور انسیت ہوتی ہے، جھگڑے فساد اختلافات اور رنجشیں ختم ہو جاتی ہیں اور عقیقہ نہ کرنے سے بچہ خیر و بھلائی سے محروم رہتا ہے، آفات بلیات اور مصائب و حوادث کا شکار ہو سکتا ہے، دنیاوی مشقت اور تکلیف میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے، ایسا بچہ بڑے ہو کر ماں باپ کے نافرمان بھی ہوتا ہے، بعد میں ماں باپ پریشان ہو کر روتے ہیں۔

واضح رہے کہ عقیقہ میں بڑا راز بھی ہے، حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''فیض الباری'' میں لکھا ہے کہ عقیقہ کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک جان عطا کی ہے، لہٰذا تم بھی ایک جانور ذبح کر کے اس کا قرب حاصل کرو، اس لیے عقیقہ اور قربانی دونوں کے جانور میں تمام اعضاء کی سلامتی شرط ہے، فرق صرف یہ ہے کہ قربانی ہر سال ہوتی ہے اور عقیقہ زندگی میں ایک بار ہوتا ہے۔

عقیقہ میں مصلحت بھی ہے، حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں لکھا ہے کہ عقیقہ میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ باپ اس بچے کو اپنا ہی سمجھتا ہے، چنانچہ عقیقہ کرنا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اس شخص کو اپنی بیوی کے چال چلن اور کردار کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، اس سے بہت سارے فتنے اور بے شمار الزامات اور تہمت کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں اور معاشرہ، خاندان اور برادری میں بچے کا احترام اور عزت ہوتی ہے اور اس کا ایک

مقام ہوتا ہے۔

عقیقہ کا سلسلہ صرف اسلام کے دور سے شروع نہیں ہوا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے عربوں کے یہاں جاہلیت کے زمانے سے عقیقہ کا رواج تھا، ان کے یہاں یہ دستور تھا کہ بچہ کی پیدائش کے چند روز بعد نومولود بچے کے سر کے وہ بال جو ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوا ہے صاف کرا دیئے جاتے اور اس خوشی میں کسی جانور کی قربانی کی جاتی۔

اسلام میں یہ ہدایت دی گئی کہ بچہ کا عقیقہ کرتے وقت اس کے سر کے بال اتارے جائیں اور بال کے برابر سونا یا چاندی یا ان کی قیمت فقراء مساکین میں صدقہ کر دی جائے، اور اس کے سر پر زعفران یا خلوق یا صندل گھس کر لگا دیا جائے۔

اور عقیقہ کے گوشت کو قربانی کے گوشت کی طرح تین حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک حصہ گھر میں، ایک حصہ دوست واحباب کو اور ایک حصہ فقراء ومساکین کو دیا جائے، اور کھال فروخت کرنے کی صورت میں قیمت کی رقم فقراء مساکین میں صدقہ کر دی جائے۔

یہ عقیقہ کے مختصر احکامات اور فوائد ہیں، لہٰذا تمام صاحبِ اولاد مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر اللہ تعالی نے استطاعت دی ہے تو اپنی اولاد کا عقیقہ کریں، لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا یا ایک حصہ عقیقہ کریں اور اگر لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے کا عقیقہ کرنے کی حیثیت نہیں ہے تو صرف ایک بکرے یا ایک حصہ پر اکتفاء کریں۔

اور عقیقہ کرتے ہوئے مستحب وقت کا خیال رکھیں، اور مستحب وقت پیدائش کا ساتواں دن یا چودھواں دن یا اکیسواں دن ہے۔

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے یہ مختصر کتاب تیار ہوگئی ہے، اس میں عقیقے کے

مسائل، حکمت اور فوائد حروف تہجی کی ترتیب سے موجود ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو بھی دوسری کتابوں کی طرح قبولیت عطا فرمائیں۔ اور لوگوں کو مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائیں اور ہدایت کا ذریعہ اور صدقہ جاریہ بنائیں اور دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی کا ذریعہ بنائیں، آمین بحرمة سيد المرسلين صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اجمعين.

آخر میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جو اس کتاب کی کمپوزنگ تصحیح، تخریج، سیٹنگ اور پروف ریڈنگ میں شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائیں اور سب کو اجر عظیم عطا فرمائیں، آمین۔

نوٹ: واضح رہے کہ احناف کی کتابوں میں عقیقہ کے بارے میں زیادہ تفصیلات دستیاب نہیں ہیں اس لئے اس کتاب میں دیگر ائمہ کرام کے مذاہب سے بھی مسائل لئے گئے ہیں۔●

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نزیل مکہ مکرمہ

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ-۱۹ اگست ۲۰۱۷ء بروز بدھ

● وإنما ذكرت هذه الفوائد، وغالبها عن غير الحنفية لكون باب العقيقة مفقودا عندهم فإذا احتاج أحد إلى فروعه لم يجد في كتب المذهب إلا القليل النادر، فاودعتها ههنا تذكرة للناظر وتبصرة للماهر، ولقد صدق القائل:

كم ترك الأول للآخر [illegible]

(اعلاء السنن: (۱۲۷/۱۷)، كتاب الذبائح، باب العقيقة، ط: ادارة القرآن.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆......الف......☆

اپنا عقیقہ بچے کے عقیقہ کے ساتھ کرنا

"بچے کے عقیقہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

اپنا عقیقہ بڑے ہونے کے بعد کرنا

آدمی اپنا عقیقہ بڑے ہونے کے بعد بھی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

اپنے عقیقے سے پہلے بچی کا عقیقہ کرنا

اپنے عقیقے سے پہلے بچی یا بچہ کا عقیقہ کرنا جائز ہے (۲)، اولاد کا عقیقہ صحیح

---

(۱) عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصري إذا لم يعق عنك فعق عن نفسك وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة عند الذبح، (۱۷/ ۱۲۱)، ط: ادارة القرآن)

⇐ فنقل الرافعي أنه يدخل وقتها بالولادة...... ثم قال: والاختيار أن لا تؤخر عن البلوغ، فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه، لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/ ۵۹۴، ۵۹۵)، ط: دار المعرفة).

⇐ ويحسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳) مكتبه امداديه).

(۲) وذكر محمد رحمه الله تعالى: في العقيقة، فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/ ۳۶۲)، ط: رشيديه)=

ہونے کے لیے باپ کا عقیقہ ہونا ضروری نہیں ہے۔❶

اپنے عقیقے کو اولاد کے عقیقہ سے پہلے لازم سمجھنا

"اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

اجرت میں دینا

عقیقہ کے جانور کا سر یا کوئی دوسرا عضو، یا گوشت یا کھال کسی بھی شخص مثلاً قصائی، جانور ذبح کرنے والے، دائی یا نائی یا طباخ وغیرہ کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے، اجرت کے بغیر دینے میں یہ تفصیل ہے کہ جہاں اس کا رواج نہ ہو وہاں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے،❷ اور جہاں اس طرح اجرت کے طور پر

= ⇐ قال في السراج الوهاج في كتاب الأضحية متصه: مسألة: العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: امدادیه).

⇐ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۶)، ط: سعيد

❶ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل ونقل في نص الشافعي في البويطي أنه لا يعق عن كبير... (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/ ۵۹۵)، ط: دار المعرفة).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (۱۰/ ۱۷۸)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ ولا يعطى أجر الجزار منها لأنه كبيع.

قوله: واستفيدت إلخ)..... ولا يعطى أجر الجزار منها، لقوله عليه الصلاة والسلام لعلي رضي الله تعالى عنه: تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۸، ۳۲۹)، ط: سعيد).

⇐ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطى جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطى في أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، (ص: ۷۰)، الفصل العشرون في حكم جلدها وسواقطها، ط: دار الكتب العلمية). =

دینے کا رواج ہے یا وہ لوگ اسے اپنا حق سمجھتے ہوں وہاں دینا جائز نہیں ہے یہ بھی اجرت ہی بنتی ہے۔ ❶

اضحیہ کے ایام کے علاوہ گائے میں عقیقہ کا حصہ رکھنا

اضحیہ کے ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی گائے سے عقیقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ بقیہ حصوں میں بھی قربت وعبادت کی نیت ہو۔ ❷

= ⇐ قوله: ولايعط أجرة الجزار .إلخ)أما لو أعطاه لفقره أوعلى وجه الهدية،فلابأس به، (حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الأضحية،(٦/٩)،ط: امداديه ملتان).

⇐ ولا يجوز إعطاء الجزار أو الذابح جلدها أوشيئا منها كأجرة للذبح ،لما روى على رضى الله عنه:قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقوم على بدنة(أى عند نحرها) وأن أقسم جلودها وجلالها،وألا أعطى الجازر شيئا منها،وقال نحن نعطيه من عندنا.فإن أعطى الجزار شيئا من الأضحية لفقره أوعلى سبيل الهدية،فلابأس لأنه مستحق للأخذ فهو كغيره. (الفقه الاسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الأول:الأضحية، المبحث السادس: أحكام لحوم الضحايا،(٤/٢٧٣١)،ط:دار الفكر).

❶ لأن المعروف كالمشروط،وهو ممايمنع المنع.(شامي، كتاب الرهن، (٦/٤٨٢)، ط:سعيد).

⇐ المعروف عرفا كالمشروط شرطا.(شرح المجلة لسليم رستم، المادة: ٤٣،المقالة الثانية:في بيان القواعد الكلية الفقهية،(١/٣٠)، ط: مكتبه فاروقية).

⇐ شامي، كتاب الهبة،(٥/٦٩٦)،ط:سعيد.

❷ وليس لها(أى للعقيقة)من العام وقت معين ،فهي مرتبطة بولادة المولود في أى وقت من العام،وأماالأضحية فإنها تذبح..... في أيام النحر ،وهي وقتها. (الموسوعة الفقهية،حرف العين،العقيقة، (٣٠/٢٧٦)،ط:دار الصفوة،مصر).

⇐ إعانة الطالبين،كتاب الحج،مطلب: العقيقة،(٢/٣٣٦)، ط:دارإحياء التراث العربي).

⇐ قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل،وشمل مالوكان أحدهم مريدا للأضحية عن عامه وأصحابه عن الماضي،تجوز الأضحية عنه،(رد المحتار، كتاب الأضحية، (٦/٣٢٦)، ط:سعيد).

⇐ ووجه الفرق أن البقرة تجوز عن سبعة بشرط قصد الكل القربة، واختلاف الجهات فيها لايضر .(تبيين الحقائق،كتاب الأضحية،(٦/٤٨٣)،ط:دار الكتب العلمية،بيروت).

افضل عقیقہ

بکرا بکری، مینڈھے اور دنبے سے عقیقہ کرنا افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ میں مینڈھا ذبح کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ عقیقہ میں مینڈھا ذبح کرنا افضل ہے۔ ❶

ایک عورت نے اونٹ کے ذریعہ عقیقہ کرنے کی نذر مانی تھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنت طریقہ افضل ہے یعنی بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے، اس سے معلوم ہوا کہ بکرے یا بکری کو عقیقہ میں ذبح کرنا افضل ہے۔ ❷

---

❶ والكلام إنما هو في الأجزاء، وأما الأفضلية فلاشك أنها في الغنم لحديث عائشة المذكور في المتن ولماروينا من طريق عبدالرزاق عن ابن جريج اخبرني يوسف بن مالك انه دخل على حفصه بنت عبدالرحمن بن ابي بكر وقد ولدت للمنذر بن الزبير غلاما، فقلت لها: هلا عققت جزورا على ابنك؟ قال: معاذ الله! كانت عمتي عائشة تقول: على الغلام شاتان وعلى الجارية شاة ... فإن غاية ماليه كون الشاة فيها افضل والله تعالى اعلم......
قلت وينبغي أن يكون الأفضل في الغلام الكبش لماورد في عقيقة الحسن والحسين رضي الله عنهما والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح باب العقيقة، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: ادارة القرآن).

⇦ وعن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا رواه أبوداود والنسائي ولفظ النسائي بكبشين. (تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الثالث في أدلة الاستحباب، (ص: ٣٩)، ط: دار الكتاب العربي).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (١٩٣/١٠)، ط: دار القلم، دمشق).

❷ عن ام كرز وابي كرز قالا: نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن ابي بكر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا جزورا، فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها: لا بل السنة افضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة. الحديث (مستدرك الحاكم، (٢٦٦/٣)، كتاب الذبائح، (رقم الحديث: ٧٥٩٥)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٥/١٧، ١١٦)، ط: إدارة القرآن).

⇦ المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، (٥٢٨/٧)، ط: ادارة الطباعة المنيرية).

نوٹ: بھیڑ، دنبہ بکری مینڈھے کی جنس میں سے ہے۔ ❶

اکیس روز کے بعد عقیقہ کرنا

بچے کی ولادت کے ساتویں روز، یا چودہویں روز یا اکیسویں روز عقیقہ کرنا مستحب ہے، اگر اتفاق سے یا کسی وجہ سے اکیسویں روز عقیقہ نہیں کرسکا تو موت سے پہلے پہلے تک کرنا بھی جائز ہے۔ ❷

---

❶ فأما البقر والجواميس فجنس واحد وكذا المعز مع الضأن. (الهداية، كتاب البيوع، باب الربا، (۳/ ۸۹)، ط: رحمانيه).

⇦ أن مايكون أصله جنسا واحدا كالبقر مع الجواميس والعراب مع البخاتي والمعز مع الضأن فلبنهما جنس واحد ودليل اتحاد جنس الأصل تكميل نصاب البعض بالبعض في باب الزكاة. (المبسوط للسرخسي، كتاب البيوع، (۱۲/ ۱۷۷)، ط: دار المعرفة).

⇦ لحم البقر والجواميس جنس واحد وكذا المعز مع الضأن...... لايجوز فيه التفاضل لأنها جنس واحد، وإن اختلفت ألوانها. (الجوهرة النيرة، كتاب البيوع، باب الربا، (۱/ ۲۱۱)، ط: حقانيه).

❷ فنقل الرافعي أنه يدخل وقتها بالولادة...ثم قال: والاختيار أن لاتؤخر عن البلوغ، فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه، لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل (فتح الباري: (۹/ ۵۹۴)، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇦ قال: أخبرني عبدالملك في موضع آخر: أنه قال لأبي عبدالله: فيعق عنه كبيرا، قال: لقد أسمع في الكبير شيئا، ثم قال لي: ومن فعله فحسن. (تحفة المودود بأحكام المولود، (ص: ۷۲)، الباب السادس: في العقيقة وأحكامها، الفصل التاسع عشر: في حكم من لم يعق عنه أبواه هل يعق نفسه إذا بلغ؟، ط: دار الكتاب العربي، بيروت).

⇦ ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين، قلت: بل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباري، كتاب العقيقة، (۴/ ۳۳۷)، ط: رشيديه).

⇦ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ......... ويحسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، (۲/ ۲۳۳)، كتاب الذبائح، ط: مكتبه ميمنيه مصر).

اللہ واسطے چھوڑے ہوئے بکرے

اگر کسی نے ایک بکرا اللہ واسطے کا چھوڑ رکھا ہے، اس کے بعد اس کے پاس لڑکا پیدا ہوا ہے، تو اس بکرے کو عقیقہ میں ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بکرے کی مستقل طور پر نذر ہوگئی ہے، اور نذر کے بکرے سے عقیقہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ●

انتقال کے بعد عقیقہ کرنا

''مرحوم بچہ کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۷)

اوجھڑی

عقیقہ کے عام گوشت کی طرح اوجھڑی کا کوئی مصرف متعین نہیں ہے کسی کو دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور خود بھی کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے جیسا کہ قربانی میں اختیار ہے۔ ●

● (ناذر لمعينة)قال في البدائع: اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به بان قال: لله على أن اضحي شاة اوبدنة،او هذه الشاة او البدنة،او قال: جعلت هذه الشاة اضحية، لانها قربة من جنسها ايجاب..... فتلزم بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوى فيه الغني والفقير.....

واعلم انه قال في البدائع: ولو نذر أن يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنى به الإخبار عن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ولو قبل ايام النحر لزمه شاتان بلاخلاف.

رد المحتار: (٦/ ٣٢٠)، كتاب الأضحية، ط: سعيد.

⇐ بدائع الصنائع: (٣/ ١٩٢)، كتاب التضحية، ط: رشيديه.

⇐ الفتاوى الهندية: (٥/ ٢٩١)، كتاب الأضحية، الباب الأول، ط: رشيديه.

● وسبلها في الأكل والهدية والصدقة سبيل الأضحية. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة ذبح الشاة في العقيقة: (١٧/ ١٢٧)، ط: ادارة القرآن).

⇐ اوجز المسالك، كتاب العقيقة: (١٠/ ١٩٧، ١٩٨)، ط: دار القلم، دمشق. =

اولاد کا حق ضائع کرنا

''حق ضائع کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۶)

اولاد کے عقیقہ سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اپنا عقیقہ نہیں ہوا تو اولاد کا عقیقہ نہیں کر سکتے پہلے اپنا عقیقہ کرنا ہوگا پھر اولاد کا، یہ بات درست نہیں، اگر اپنا عقیقہ اب تک نہیں ہوا تو بھی اولاد کا عقیقہ کرنا صحیح ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، ❶ باقی اپنا عقیقہ بھی کر لینا چاہیے۔ ❷

=⇐ وہر چہ در اضحیہ معتبر است از شرائط و احکام در عقیقہ نیز معتبر است (اشعۃ اللمعات، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقۃ، (۳/۴۸۰)، ط: منشی نول کشور لکھنؤ)۔

⇐ امداد الفتاوی، کتاب الذبائح والاضحیۃ والصید والعقیقۃ، فصل فی الصید والعقیقۃ، (۳/۶۲۰)، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

❶ قال فی السراج الوهاج فی کتاب الأضحية مانصه: مسألة العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۲)، ط: امداديه).

⇐ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل. ونقل فی نص الشافعی فی البويطی: أنه لا يعق عن كبير. (فتح الباری، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبی فی العقيقة، (۹/۵۹۵)، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇐ أوجز المسالک، كتاب العقيقة، (۱۰/۱۷۸)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصری إذا لم يعق عنک، فعق عن نفسک وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۷/۱۲۱)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)، ط: مكتبة القدس.

اولاد نافرمان ہوگی

جس بچے کا عقیقہ نہیں کیا جاتا ہے وہ والدین کا نافرمان ہوتا ہے، اس لیے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ بڑھاپے میں اس کی اولاد نافرمان نہ ہو تو بچپن میں اس کی طرف سے عقیقہ کرلیا کرے، کیونکہ والد کا قدرت واستطاعت کے باوجود بچے کا عقیقہ نہ کرنا اولاد کی نافرمانی کا سبب ہے۔ ❶

اونٹ

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۳)

اون

عقیقہ کرنے کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اس کی اون اس نیت سے کاٹنا کہ خود استعمال کرے گا مکروہ ہے، اور اگر کاٹ دی تو اسے صدقہ کردینا ضروری ہے، البتہ ذبح کرنے کے بعد اس کی اون وغیرہ سے خود فائدہ حاصل کرنا درست ہے، اس کا حکم کھال والا ہے جس طرح کھال خود استعمال کرسکتا ہے اون کو بھی خود استعمال کرسکتا ہے اور اگر اون بیچ دی تو رقم صدقہ

---

❶ ومن حدیث عمرو بن شعیب عند أبی داود والنسائی قال: "لاأحب العقوق" لأن أصله مخالفة أحد الأبوین بما یؤذیهما. وقال القاری: معناه فمن شاء أن لایکون ولده عاقاله فی کبره فلیذبح عنه عقیقة فی صغره: لأن عقوق الوالد یورث عقوق الوالد، ولایحب الله العقوق وهذا توطئة لقوله: "ومن ولد له ولد"..إلخ(أوجز المسالک، کتاب العقیقة، تحت رقم الحدیث: ۱۰۳۳، (۱۰/۱۷۴، ۱۷۵)، ط: دارالقلم، دمشق).

⇐ مرقاة المفاتیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، (۸/۸۰)، الفصل الثانی، ط: رشیدیه.

⇐ التعلیق الصبیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، (۴/۳۵۸)، الفصل الثانی، ط: رشیدیه.

کر دینا ضروری ہے۔❶

ایام نحر میں عقیقہ کرنا

ایام نحر میں عقیقہ کرنا درست ہے۔❷

ایک گائے سے ایک بچہ کا عقیقہ کرنا

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۳)

ایک گائے میں سات بچوں کا عقیقہ

ایک گائے میں سات زندہ بچوں کا عقیقہ کرنا جائز ہے،❸ مردہ بچوں کا

---

❶ ولو اشترى شاة للأضحية،فيكره أن يحلبها أو يجز صوفها، فينتفع به، لأنه عينها للقربة، فلايحل له الانتفاع بجزء من أجزائها..... فإن حلب تصدق باللبن..... وإن تصدق بقيمته جاز؛ لأن القيمة تقوم مقام العين وكذلك الجواب في الصوف والشعر والوبر،ويكره له بيعها لما قلنا.(بدائع الصنائع، كتاب التضحية،فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية وعندها وبعدها ومايكره،(۵/۷۵)،ط:سعيد).

⇐ الدر مع الرد، كتاب الأضحية،(۶/۳۲۹)،ط:سعيد.

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب السادس في بيان مايستحب في الأضحية والانتفاع بها،(۵/۳۰۰،۳۰۱)،ط:رشيديه.

⇐ (فإن بيع اللحم أو الجلد به)أي بمستهلك(أو بدراهم تصدق بثمنه).(الدرمع الرد، كتاب الأضحية،(۶/۳۲۸)،ط:سعيد).

❷ وتفارق(أي العقيقة)الأضحية في بعض الأحكام، وهو أنه لايجب إعطاء الفقراء منها قدر متمول نيئا..... وفي أنها لاتتقيد بوقت بخلاف الأضحية في جميع ذلك.(إعانة الطالبين للبكري، كتاب الحج،مطلب:العقيقة،(۲/۳۳۶)،ط:دار إحياء التراث العربي).

⇐ حاشية الباجوري، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة،فصل في أحكام العقيقة،(۲/۳۰۳)،ط:دار إحياء التراث العربي)

⇐ وليس لها(أي للعقيقة)من العام وقت معين،فهي مرتبطة بولادة المولود في أي وقت من العام.(الموسوعة الفقهية،حرف العين،عقيقة،(۳۰/۲۷۶)،ط:دار الصفوة مصر).

❸ عن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة.(مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة،باب في الأضحية، الفصل الأول، (۱/۱۲۷)،ط:قديمي).=

عقیقہ نہیں ہوتا اس لیے گائے میں مردہ بچوں کے عقیقے کو شامل نہ کیا جائے ❶ البتہ ان کے لئے قربانی کے ایام میں قربانی کی نیت سے حصہ ڈالنا درست ہے۔ ❷

=⇐ ولا یجوز بعیر واحد ولا بقرة واحدة عن أکثر من سبعة، ویجوز ذلک عن سبعة أو أقل من ذلک، وهذا قول عامة العلماء..... لما روی عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: البدنة تجزئ عن سبعة والبقرة تجزئ عن سبعة (بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل فی محل إقامة الواجب، (۲۰۶/۴، ۲۰۷)، ط: رشیدیه).

⇐ الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا، (۳۰۴/۵)، ط: رشیدیه.

⇐ یتأدی أصل السنة عن الغلام بشاة أو بسبع بدنة أو بقرة، لأنه علیه الصلاة والسلام عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا والحق به سبع بدنة أو بقرة. (حاشیة الباجوری علی ابن قاسم الغزی، کتاب أحکام الصید والذبائح والضحایا والأطعمة، فصل فی أحکام العقیقة، (۳۰۴/۲)، ط: دار احیاء الکتب العربیة).

⇐ ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد أو اشترک فیها جماعة جاز سواء أراد کلهم العقیقة أو بعضهم العقیقة. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۱۹/۱۷)، ط: ادارة القرآن).

⇐ المجموع شرح المهذب، کتاب الحج، باب العقیقة، (۴۰۹/۸)، ط: مکتبة الإرشاد.

❶ ثم إن الترمذی أجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین، قلت: بل یجوز إلی أن یموت. (فیض الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشیدیه).

⇐ فتاوی رحیمیہ، کتاب الاضحیہ، باب العقیقہ، عنوان: "مرحوم بچے کے عقیقہ کے متعلق ایک اشکال کا جواب"، ط: دار الاشاعت، کراچی۔

⇐ احسن الفتاوی، کتاب الاضحیہ والعقیقہ، عنوان: "بالغ ہونے اور انتقال کے بعد عقیقہ کرنا"، (۵۳۶/۵)، ط: سعید۔

❷ ولکن الأحوط أن ینوی عن الصغیر المیت الأضحیة، فإنها تقوم مقام العقیقة أیضا. قال الحافظ فی الفتح: وعند عبدالرزاق عن معمر عن قتادة: "من لم یعق عنه أجزأته أضحیته". وعند ابن أبی شیبة عن محمد بن سیرین والحسن: "یجزی عن الغلام الأضحیة من العقیقة". (امداد الاحکام، کتاب الصید والذبائح والاضحیہ والعقیقہ، عنوان: عقیقہ کے متعلق چند سوالات، (۲۳۵/۴)، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)۔=

ایک ہی دن میں مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا عقیقہ کرنا

''مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک ہی دن عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۵)

= ⇦ فتح الباری، کتاب العقیقة باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۵۹۵/۹)، ط:دار المعرفة.

⇦ قال ابن الملک: یدل علی أن التضحیة تجوز عمن مات.(مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة باب الأضحیة، الفصل الثانی،(۵۱۵/۳)، ط:رشیدیه).

⇦ وإن کان أحد الشرکاء ممن یضحی عن المیت جاز.(بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب،(۷۲/۵)، ط:سعید).

☆......ب......☆

باپ بیٹے کو کچھ دے تو

اگر باپ اپنے نابالغ بیٹے کو کوئی چیز دینا چاہے تو صرف اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہوجائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، نابالغ بیٹے کے لیے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر بیٹا بالغ ہے تو صرف باپ کا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بالغ بیٹے کا اس چیز پر قبضہ کرنا بھی لازم ہوگا ورنہ ہبہ کا اعتبار نہیں ہوگا۔ ❶

باپ دادا نہیں

اگر باپ دادا نہیں ہیں اس وقت ماں یا بھائی وغیرہ بچہ کو کچھ دینا چاہیں، اور وہ بچہ ان کی پرورش میں بھی ہو تو صرف اتنا کہہ دینے سے بھی ہبہ (گفٹ) صحیح ہوجائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ❷

❶ وهبة الأب لابنه الصغير تتم بمجرد العقد) لأنها في يد الأب وهو الذي يقبض له فكان قبضه كقبضه ، وكل من يعوله في هذا كالأب ، ولو وهب لابنه الكبير وهو في عياله فلا بد من قبضه ، لأنه لا ولاية له عليه فلا يقبض له.(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الهبة، (۳/ ۴۹)، ط:دار الكتب العلمية).

⇐(وهبة من له ولاية على الطفل في الجملة تتم بالعقد)

قوله:على الطفل)فلو بالغا يشترط قبضه،ولو في عياله.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة،(۵/ ۶۹۳)، كتاب الهبة،ط:سعيد).

⇐ تبيين الحقائق، كتاب الهبة،(۵/ ۹۵، ۹۶)،ط:امدادیہ ملتان.

❷ (وهبة الأب لطفله تتم بالعقد ... والأم)ونحوها(كالأب عند غيبته غيبة منقطعة أو موته وعدم) الجد(وصيه)لأن وليه احد هؤلاء الأربعة، وإن لم يكن في عيالهم،وعند عدمهم تقبض كل من يعوله، فلذا قال: (إن كان الطفل في عيالها وكذا)الحكم في (كل من يعول الطفل) .(الدر المنتقى مع المجمع، كتاب الهبة،(۳/ ۴۹۶)،ط:دار الكتب العلمية).

⇐(وهبة من له ولاية على الطفل في الجملة)وهو كل من يعوله، فدخل الأخ والعم عند عدم الأب لو في عيالهم (تتم بالعقد).(الدر المختار مع الرد، كتاب الهبة،(۵/ ۶۹۳)،ط:سعيد).

⇐ شرح المجلة لسليم رستم باز برقم المادة: ۸۵۱،الكتاب السابع:في الهبة،الباب الأول، =

باب عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

"عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۰)

باجا

شادی، نکاح، ختنہ اور عقیقہ وغیرہ میں کسی قسم کے باجے کی اجازت نہیں ہے، باجا بجانے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔❶

بال

☆......بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن یا چودھویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے،❷ ساتویں دن سے پہلے عقیقہ کرنا سنت کے خلاف

= (۱/ ۳۷۱)، ط:مکتبہ فاروقیہ.

❶ عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع. (مشكوة المصابيح، كتاب الآداب، باب البيان والشعر، الفصل الثالث، (ص: ۴۱۱)، ط: قديمى).

⇦ وقال النووي في الروضة غناء الإنسان بمجرد صوته مكروه وسماعه مكروه وإن كان سماعه من الأجنبية كان أشد كراهة والغناء بآلات مطربة هو من شعار شاربي الخمر كالعود والطنبور والصنج والمعازف وسائر الأوتار حرام وكذا سماعه حرام. (مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب الشعر والبيان، الفصل الثالث، (۹/ ۵۱)، ط: رشيديه).

⇦ روضة الطالبين وعمدة المفتين، كتاب الشهادات، (۱۱/ ۲۲۷)، ط: المكتب الإسلامي، دمشق.

❷ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ما جاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۶)، ط: ادارة القرآن.

⇦ عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۲۱/ ۱۳۰)، ط: دار الكتب العلمية.

ہے❶ اور بالوں کے برابر وزن کر کے چاندی یا اس کی قیمت غریبوں کو صدقہ کر دینا مستحب ہے۔❷

مذکورہ چاندی یا اس کی قیمت بال کاٹنے والے نائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔❸

☆......ان بالوں کو زمین میں دفن کر دینا مستحب ہے۔❹

---

❶ (ويسن) سنة مؤكدة (أن يعق عن) الولد بعد تمام انفصاله......لاقبله. (تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۹/۳۵۸)، ط: دار إحياء التراث العربي).

⇐ (ص) في سابع الولادة (ش) هذا متعلق بالمصدر وهو ذبح، والمعنى أن وقت ذبح العقيقة في يوم سابع الولادة لاقبله اتفاقا. (حاشية الخرشي على مختصر خليل، باب الأضحية، (۳/۳۱۰)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۳۰۶)، ط: مكتبة الإرشاد.

❷❸ عن أبي رافع قال: لما ولدت فاطمة حسنا قالت: الا أعق عن ابني بدم؟ قال: لا، ولكن احلقي رأسه ثم تصدقي بوزن شعره من فضة على المساكين أو الأوفاض، وكان الأوفاض ناسا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم محتاجين في المسجد، أو في الصفة، وقال أبو النضر: من الورق على الأوفاض - يعني أهل الصفة - أو على المساكين ففعلت ذلك، قالت: فلما ولدت حسينا فعلت مثل ذلك. (المسند للإمام أحمد بن حنبل، رقم الحديث: ۲۶۶۴۲ مسند أبي رافع رضي الله عنه، (۷/۵۳۷)، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت).

⇐ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ماجاء في التصدق بزنة شعره فضة وما تعطى القابلة، (۹/۳۰۴)، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ.

⇐ كنز العمال، رقم الحديث: ۴۵۳۰۳، حرف النون، الباب السابع، الفصل الثاني في العقيقة، (۱۶/۴۳۵)، ط: مؤسسة الرسالة.

❹ ويستحب أن يدفن الشعر. (الاختيار لتعليل المختار، كتاب الحج، (۱/۱۵۳)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ فإذا قلم أظفاره أو جز شعره ينبغي أن يدفن ذلك الظفر والشعر المجزوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وحلق المرأة شعرها......إلخ، (۵/۳۵۸)، ط: رشيديه).

⇐ الخانية على هامش الهندية، كتاب الحظر والإباحة، فصل في الختان، (۳/۴۱۱)، ط: رشيديه.

☆...... بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنے کی صورت میں لڑکیوں کے بال کٹوانا جائز نہیں ہے❶ البتہ لڑکوں کے بال کٹوانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ضروری بھی نہیں ہے کیونکہ اب تک پیدائش کے وقت والے بال کاٹ چکا ہوگا۔❷

بال اور بالغہ لڑکی

بالغہ لڑکی کا عقیقہ کرتے وقت اس کے بال نہیں کٹوائے جائیں گے،❸

---

❶ عن علي وعائشة رضي الله عنهما قالا: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها. رواه الترمذي. (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الثاني، (ص: ۲۳۳)، ط: قديمي).

⇐ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها) أي في التحلل، أو مطلقا إلا لضرورة. (مرقاة المفاتيح، كتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الثاني، (۵/۵۵۷)، ط: رشيديه).

⇐ قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت زاد في البزازية وإن بإذن الزوج لأنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق. (الدر مع الرد، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (۶/۴۰۷)، ط: سعيد).

❷ ويستحب حلق رأس المولود يوم سابعه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۱۳)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السابع في حلق رأسه والتصدق بوزن شعره، (ص: ۷۷)، ط: دار الكتاب العربي بيروت.

⇐ ههنا أربعة أمور تتعلق بالسابع: عقيقته وحلق رأسه وتسميته وختانه، فالأولان مستحبان في اليوم السابع اتفاقا. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس: العقيقة وأحكامها، الفصل الثاني والعشرون في حكم اختصاصها بالأسابيع، (ص: ۷۶)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت).

❸ أنظر رقم الحاشية: (۱).

اور بالوں کے وزن کا اندازہ کر کے چاندی صدقہ کردی جائے گی،❶

اور بکری ذبح کر کے کچا گوشت یا پکا کر غرباء مساکین اور دوست احباب کو تقسیم کردیا جائے گا،❷ اور یہ گوشت خود یہ گھر والے بھی کھا سکیں گے۔❸

بال ایک ملک میں اتارنا اور جانور کسی اور ملک میں ذبح کرنا

''عقیقہ کا جانور منی میں ذبح کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۴)

❶ وندب التصدق بزنة شعره ذهبا أو فضة، فإن لم يحلق رأسه تحرى زنته. (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا،(۲/۳۹۸)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ الموسوعة الفقهية، حرف الشين، شعر الميت، حلق شعر المولود،(۲۶/۱۰۷)، ط: دار الصفوة.

⇐ وقال الدردير: ندب التصدق بزنة شعره ذهبا أو فضة، فإن لم يحلق رأسه تحرى زنته، انتهى. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، قبيل باب العمل في العقيقة،(۱۰/۱۸۳)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ...ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي، أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي، وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا. (شامي، كتاب الأضحية،(۶/۳۳۶)، ط: سعيد).

⇐ بذل المجهود، كتاب الضحايا، باب العقيقة،(۱۳/۷۹)، ط: دار الكتب العلمية.

⇐ حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا،(۲/۳۹۸)، ط: دار الكتب العلمية.

❸ وعن عطاء قال: يأكل أهل العقيقة ويهدونها......فإن أهل العقيقة هم الأبوان أو لأنهم سائر أهل البيت. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۷/۱۲۶، ۱۲۷)، ط: ادارة القرآن).

⇐ ويأكل أهلها من لحمها ويتصدقون منها. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (۱۰/۱۹۸)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ ويستحب أن يأكل منها ويتصدق ويهدي كما قلنا في الأضحية. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة،(۸/۴۱۱)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ ''بڑی عمر میں عقیقہ'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

بالغہ کا عقیقہ اور اس کے بالوں کا حکم

اگر بالغہ لڑکی کا عقیقہ پہلے نہیں ہوا تو بالغ ہونے کے بعد جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا درست ہے البتہ بالغہ لڑکی کے بال کاٹنے کی اجازت نہیں ہوگی، عقیقہ کے لیے بکری ذبح کر کے کچا گوشت یا پکا کر غرباء مساکین اور دوست واحباب کو تقسیم کر دیا جائے۔ ❶

بالغ ہونے کے بعد بھی عقیقہ کرنے میں حکمت

اگر کسی کا عقیقہ بالغ ہونے سے پہلے نہیں ہوا تو بالغ ہونے کے بعد کر لینا چاہیے اس بارے میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جان سے نوازا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ بھی جان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے، یہی حکمت قربانی کی بھی ہے یہی وجہ ہے کہ قربانی اور عقیقہ کے جانور کے اعضاء کا سالم ہونا ضروری ہے البتہ قربانی سالانہ عبادت ہے اور عقیقہ عمر بھر میں ایک بار کرنے والی عبادت ہے۔ ❷

بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنا

بچہ کے بالغ ہونے تک اس کا عقیقہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے، اس

❶ "بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنا" اور "بڑی عمر میں عقیقہ" دونوں عنوانات کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ ثم إن الترمذی اجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین .قلت: هل یجوز إلی ان یموت، لما رأیت فی بعض الروایات انّ النبیّ صلی الله علیه وسلّم عقّ عن نفسه بنفسه .والسر فی العقیقة انّ الله اعطاکم نفساً، فقربوا له انتم ایضاً بنفس. وهو السر فی الأضحیة .ولذا اشترطت سلامة الأعضاء فی الموضعین. غیر ان الأضحیة سنویة، وتلک عمریة .(فیض الباری شرح صحیح البخاری، کتاب العقیقة باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۴/۳۴۷)، ط: رشیدیه).

کے بعد والدین کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے لیکن بالغ ہونے والا خود اپنی طرف سے عقیقہ کرسکتا ہے۔❶ اسی طرح اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے کرلے تو اس میں بھی ممانعت نہیں ہے۔❶

بعض ضعیف روایات میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے نبوت ملنے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہے❷ اور سلف صالحین سے بھی بالغ ہونے کے بعد

---

❶ والاختيار أن لاتؤخر عن البلوغ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل.... ....

ونقل عن نص الشافعي في البويطي أنه لايعق عن كبير وليس هذا نصا في منع أن يعق الشخص عن نفسه بل يحتمل أن يريد أن لايعق عن غيره إذا كبر، وكأنه أشار بذلك إلى أن الحديث الذي ورد أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة لايثبت وهو كذلك.....إلخ. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٥٩٥/٩)، ط: دار المعرفة)

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (١٧٩/١٠)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٤١١/٨، ٤١٢)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ وأخبرني عبدالملك في موضع آخر أنه قال لأبي عبدالله: يعق عنه كبيرا، قال: لم أسمع في الكبير شيئا، ثم قال لي: ومن فعله فحسن. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل التاسع عشر: في حكم من لم يعق عنه أبواه هل يعق نفسه إذا بلغ؟ (ص: ٧٣)، ط: دار الكتاب العربي).

⇐ ولاتختص العقيقة بالصغر، فيعق الأب عن المولود، ولو بعد بلوغه، لأنه لا آخر لوقتها. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، المبحث الأول:......٣: وقتها، (٢٧٣٨/٣)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ وقال الشوكاني: في عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضي الله عنهما...... دليل على أنها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده، وعدم امتناعه. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (١٧٧/١٠)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ نيل الأوطار، رقم الحديث: ٢١٣٧، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (١٦٠/٥)، ط: دار الحديث، مصر.

❷❸ عن أنس رضي الله عنه قال: عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نفسه بعد مابعث بالنبوة. (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث: ٧٩٦٠، كتاب العقيقة، باب العقيقة، (٣٢٩/٣)، ط: إدارة القرآن).=

عقیقہ کا جواز اور ترغیب ثابت ہے۔ ❶

☆......بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنے کی صورت میں لڑکیوں کے بال کٹوانا جائز نہیں ہے البتہ لڑکوں کے بال کٹوانے میں کوئی حرج نہیں اور ضروری بھی نہیں۔ ❷

بال مخصوص جگہ پر اتروانا

بعض لوگ نوزائیدہ بچے کے بال کو مخصوص جگہ پر اتروانے کو لازم سمجھتے ہیں اور بکرے کی قربانی بھی وہاں جا کر کرتے ہیں، یہ باتیں شریعت سے ثابت نہیں ہیں ان کو ترک کرنا ضروری ہے۔ ❸

= ⇐ عن أنس أن النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد مابعث نبیا. (مجمع البحرین (۳/۳۳٦)، رقم الحدیث: ۱۹۱۸، کتاب الولیمة والعقیقة، باب زمن العقیقة، ط: مکتبة الرشد، الریاض).

⇐ قال أحمد عبدالله بن المحرر، عن قتادة، عن أنس، أن النبی صلی الله علیه وسلم عق: "منکر" وضعف عبدالله بن محرر ... قال عبدالرزاق: إنما ترکوا ابن محرر لهذا الحدیث. (تحفة المودود بأحکام المولود، الباب السادس فی العقیقة وأحکامها، الفصل التاسع عشر: فی حکم من لم یعق عنه أبواه هل یعق نفسه إذا بلغ؟، (ص: ۷۳)، ط: دار الکتاب العربی).

❶ عن محمد قال: لو أعلم أنه لم یعق عنی لعققت عن نفسی. (مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث: ۲۴۳٦۲، (۱۱۳/۵)، ط: مکتبة الرشد، الریاض).

⇐ عن الربیع بن صبیح عن الحسن البصری إذا لم یعق عنک فعق عن نفسک وإن کنت رجلا. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب افضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۲۱)، إدارة القرآن).

⇐ ویسن أن یعق عن نفسه من بلغ ولم یعق عنه (تنقیح الفتاوی الحامدیة، (۲/۲۳۳)، ط: امدادیه).

⇐ انظر رقم الحاشیة: ۱، ۲ علی الصفحة السابقة تحت عنوان: بال.

❷ گزشتہ صفحہ کے حاشیہ نمبر ٦، ۷ دیکھیں۔

❸ ومنها: التزامات الکیفیات والهیئات المعینة، کالذکر بهیئة الاجتماع علی صوت واحد واتخاذ یوم ولادة النبی صلی الله علیه وسلم عیدا، وما أشبه ذلک. =

بالوں کو دفن کرنا

عقیقہ کے بالوں کو دفن کر دینا بہتر ہے۔ ❶

بچہ تکالیف ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے

جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے، مصائب، مشکلات، امراض اور بیماریاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں، جب اس کی طرف سے جانور ذبح کر کے عقیقہ کیا جاتا ہے، اور سر کے بال منڈوا کر صاف کر دیئے جاتے ہیں تو وہ بچہ مصائب اور تکالیف سے

= ومنها: التزام العبادات المعينة في أوقات معينة لم يوجد لها ذلك التعيين في الشريعة. (الاعتصام للشاطبي، الباب الأول في تعريف البدع وبيان معناها، (ص: ٢٥)، ط: دار الكتاب العربي).

⇐ وفي البحر: ولأن ذكر الله تعالى إذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أو بشيء دون شيء لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به، لأنه خلاف المشروع. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب العيدين تحت قوله غير مكبر ومتنفل قبلها، (١٥٩/٢)، ط: سعيد).

⇐ من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصر على بدعة أو منكر. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، (٢٦/٣)، ط: رشيديه).

❶ في قصة مارية وإبراهيم أنواع من السنن: أحدها: استحباب قبول الهداية..............
الحادي عشر: دفن الشعر في الأرض، ولا يلقى تحت الأرجل. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب الثامن: في ذكر تسميته وأحكامها ووقتها، الفصل الأول: في وقت التسمية، (ص: ٨٣)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ ويدفن أربعة: الظفر، والشعر، وخرقة الحيض، والدم (رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (٤٠٥/٦)، ط: سعيد).

⇐ فإذا قلم أظفاره، أو جز شعره، ينبغي أن يدفن ذلك الظفر والشعر المجزوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر، في الختان والخصاء، وقلم الأظفار وقص الشارب وحلق الرأس، (٣٥٨/٥)، ط: رشيديه).

محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا عقیقہ نہ کیا جائے تو اس صورت میں بچہ تکالیف اور مختلف حوادث ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے، آفات، بلیات امراض و بیماریوں کا شکار ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ: "فأمیطوا عنه الأذی" سے واضح ہے، یعنی اس بچے سے تکلیف دینے والی چیزوں کو دور کرو۔ ❶

بچہ جاہلیت میں پیدا ہوتا تو

"جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۰)

بچہ کی پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟

"پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۱)

بچہ گوشت کھا سکتا ہے

جس بچے کا عقیقہ ہو اگر وہ گوشت کھانے کے قابل ہو تو اپنے عقیقہ کا

---

❶ عن سمرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي).

⇐ (الغلام مرتهن) أي مرهون (بعقيقته) يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح باب العقيقة الفصل الثاني (٨/٧٧)، ط: رشيديه).

⇐ والأوجه عند هذا العبد الضعيف عفا الله عنه: أن المراد "بالأذى" البلايا المتعلقة بالمولود ويستنبط ذلك مما اختاره القاري في شرح قوله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته "يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها، انتهى. (الكنز المتواري، كتاب العقيقة باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (١١٢/١٩)، ط: مكتبة الحرمين شوبني).

⇐ وقيل: المعنى أنه مرهون بأذى شعره ولذلك جاء فأميطوا عنه الأذى. (فتح الباري، كتاب العقيقة باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٥٩٣/٩)، ط: دار المعرفة).

⇐ بذل المجهود، كتاب الضحايا، باب العقيقة (٨٦/٣)، ط: معهد الخليل الإسلامي.

گوشت خود کھا سکتا ہے۔

عقیقہ کا گوشت اور قربانی کے گوشت کا حکم ایک ہے جس طرح قربانی کرنے والا اپنی قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے اسی طرح جس بچے کا عقیقہ ہوتا ہے وہ اور اس کے والدین وغیرہ سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ ❶

بچہ ماں باپ کے کام نہیں آئے گا

''سفارش اور عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۸)

بچہ مر گیا جانور ذبح کرنے سے پہلے

''جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:٦٨)

بچہ نعمت ہے

دنیا کی تقریباً تمام اقوام اور ملتوں میں یہ بات مشترک ہے کہ بچہ پیدا ہونے کو ایک بڑی نعمت اور خوشی کی بات سمجھا جاتا ہے، اور کسی نہ کسی تقریب کے ذریعہ اس خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے، یہ انسانی فطرت کا تقاضہ بھی ہے اور اس میں

---

❶ يستحب الأكل منها والإطعام والتصدق كما في الأضحية فما اشتهر على ألسنة العوام أن أصول المولود لايأكلون منها لاأصل له. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٨/١٧)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويستحب للمضحي أن يأكل من أضحيته. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الخامس في بيان مايجوز من الضحايا ومالايجوز، (٣٦٩/٨)، ط: ادارة القرآن).

⇐ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر وغنی وصاحب عقیقہ ووالدین اورا جائز است مثل گوشت قربانی۔ (مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص:۱۳۹)، ط: قدیمی)۔

⇐ فتاوی رحیمیہ، کتاب الأضحیۃ، باب العقیقۃ، (٦٥/١٠)، ط: دار الاشاعت.

ایک مصلحت یہ ہے کہ اس سے نہایت لطیف اور خوب صورت طریقے پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ باپ اس بچے کو اپنا ہی بچہ سمجھتا ہے اور اس بارے میں اس کو اپنی بیوی پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے اس سے بہت سارے فتنے فساد، جھگڑوں اور اختلافات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، اور لوگوں کے لیے بھی اس بچے کے بارے میں نامناسب اور ناپسندیدہ بات کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، اور وہ وراثت کے حصے سے بھی محروم نہیں ہوتا وغیرہ۔

اس لیے عربوں میں اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں بھی عقیقہ کا رواج تھا، اور یہ دستور تھا کہ بچہ کی پیدائش کے چند روز بعد نو مولود بچے کے سر کے بال جو وہ ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوا ہے صاف کرا دیئے جاتے، اور اس خوشی میں کسی جانور کی قربانی کی جاتی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی نشانیوں میں سے تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصولی طور پر عقیقہ کے حکم کو باقی رکھا اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے بارے میں مناسب ہدایات دیں اور خود عقیقے کر کے عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ ❶

---

❶ واعلم أن العرب كانوا يعقون عن أولادهم، وكانت العقيقة أمرا لازما عندهم وسنة مؤكدة، وكان فيها مصالح كثيرة راجعة إلى المصلحة الملية والمدنية والنفسانية، فأبقاها النبي صلى الله عليه وسلم وعمل بها، ورغب الناس فيها. فمن تلك المصالح التلطف بإشاعة نسب الولد، إذ لا بد من إشاعته لئلا يقال ما لا يحبه ..... ومنها أن هذا الفعل في بدء ولادته يخيل إليه أنه بذل ولده في سبيل الله كما فعل إبراهيم عليه السلام. (حجة الله البالغة، من أبواب تدبير المنزل، العقيقة، (۲/ ۲۲۳)، ط: دار الجيل).

⇐ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۴/ ۲۵۵)، ط. رشيديه

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس

بچے کے عقیقہ سے پہلے باپ کا عقیقہ ہونا لازم نہیں

"اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

بچے کے سر پر زعفران لگانے کا ثبوت

"زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب" عنوان کے تحت دیکھیں۔

بچے کے عقیقہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کرنا

اگر کسی کو معلوم ہے کہ اس کا عقیقہ یا اس کے والدین یا اس کے بھائی بہن کا عقیقہ ابھی تک نہیں ہوا، اور یہ سب افراد ابھی تک زندہ ہیں، اور یہ شخص اپنے بچہ کے عقیقہ کے ساتھ ان سب افراد کا بھی عقیقہ کرنا چاہتا ہے اور اس وجہ سے وہ سات حصے والا بڑا جانور خریدتا اور اس جانور کو سات افراد کی طرف سے عقیقہ کی نیت سے ذبح کرنا چاہتا ہے تو اس بڑے جانور کو سات افراد کی جانب سے عقیقہ کے طور پر ذبح کرنا درست ہے، البتہ جن افراد کا عقیقہ ایک دفعہ ہو چکا ہے ان کا عقیقہ دوسری دفعہ کرنا جائز نہیں ہے، اور ایسے افراد کو عقیقہ کے جانور میں دوبارہ شامل کرنے کی اجازت نہیں، ایسی صورت میں پورا جانور بچہ کی طرف سے عقیقہ کر دیں یا دو بکرے خرید کر عقیقہ کر دیں۔ ❶

---

❶ ولو ذبح بدنة او بقرة من سبعة اولاد، او اشترك فيها جماعة، جاز سواء ارادوا كلهم العقيقة او اراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كما في الأضحية (شرح المهذب)، قلت: مذهبنا في الأضحية بطلانها بإرادة بعض اللحم فليكن كذلك في العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١١٩، ١٢٠)، ط: إدارة القرآن).

⇐ "من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل او البقر او الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة او بدنة كاملة. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٩/٥٩٣)، ط. دار المعرفة). =

بچے کے ہاتھ میں دیا لیکن ماں باپ کو دینا مقصد ہے

''تقریب کے وجہ سے بچے کو دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بدعت نہیں عقیقہ

''عقیقہ بدعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بڑا عقیقہ

بڑے جانور میں چند بیٹے اور بیٹیوں کا اکٹھا عقیقہ کرنا جائز ہے، ❶ بعض علاقوں میں اسے ''بڑا عقیقہ'' کہتے ہیں، یہ عام لوگوں کی بنائی ہوئی اصطلاح ہے، شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

= ⇦ والجمهور على إجزاء الإبل والبقر أيضا، وفيه حديث عند الطبراني، وابن الشيخ عن أنس رفعه: "يعق عنه من الإبل والبقر والغنم" ونص أحمد على اشتراط كاملة، وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع كما في الأضحية. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (١٩٢/١٠)، ط: دار القلم، دمشق).

❶ ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد: أو اشترك فيها جماعة، جاز سواء أرادوا كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كما في الأضحية(شرح المهذب)، (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ١١٩/١٧، ١٢٠)، ط: إدارة القرآن).

⇦ "من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل أو البقر، أو الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كاملة. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٥٩٣/٩)، ط: دار المعرفة).

⇦ والجمهور على إجزاء الإبل والبقر أيضا، وفيه حديث عند الطبراني، وأبي الشيخ عن أنس رفعه: "يعق عنه من الإبل والبقر والغنم" ونص أحمد على اشتراط كاملة، وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع كما في الأضحية. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (١٩٢/١٠)، ط: دار القلم، دمشق).

بڑی اولاد کا عقیقہ نہیں ہوا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر بڑی اولاد کا عقیقہ نہیں کیا تھا تو اب چھوٹی اولاد کا عقیقہ نہیں ہو سکتا، یہ بات درست نہیں، ہر بچے کا عقیقہ الگ الگ مستحب ہے ❶ اس لیے چھوٹے بچوں کا عقیقہ وقت پر کر لیں اور بڑوں کا بھی بعد میں کر لیں یا ایک ساتھ سب بچوں کا کر لیں سب درست ہے۔ ❷

بڑی عمر میں عقیقہ

اگر کسی بچے کا عقیقہ ولادت کے ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں روز نہیں ہوا تو بڑی عمر میں بھی عقیقہ کرنا جائز ہے، ایک بکری ذبح کر کے کچا گوشت، یا پکا کر تقسیم کر دیں یا کھلا دیں عقیقہ ہو جائے گا۔ ❸

---

❶ قال في السراج الوهاج في كتاب الأضحية ما نصه: مسألة: العقيقة تطوع إن شاء فعلها، وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: امداديه).

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۶)، ط: سعيد.

⇐ وتتعدد العقيقة بتعدد الأولاد، فلو ولد له توأمان، كان لهما عقيقتان ولا تكفي واحدة عنهما. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن. الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۴/ ۲۷۴۷)، ط: دار الفكر بيروت).

⇐ فلو ولد له إثنان في بطن استحب عن كل واحد عقيقة، ذكره ابن عبدالبر عن الليث، وقال: لا أعلم عن أحد من العلماء خلافه (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/ ۵۹۲)، ط: دار المعرفة).

⇐ تحفة الأحوذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۵/ ۱۰۶)، ط: دار الفكر.

❷ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره عنه جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: امداديه.

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۱۱)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ انظر أيضا رقم الحاشية: ۱ على نفس الصفحة.

❸ ويستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ... ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في جامع المحبوبي، أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي، =

بڑے جانور سے عقیقہ کرنا

جس طرح ایک حصہ والے چھوٹے جانور سے عقیقہ کرنا جائز ہے، اسی طرح سات حصے والے بڑے جانور سے عقیقہ کرنا بھی جائز ہے، اور بڑے جانور سے عقیقہ کرنے کے لیے قربانی کا دن ہونا ضروری نہیں ہے، قربانی کا دن ہو یا قربانی کا دن نہ ہو ہر صورت میں بڑے جانوروں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔ ❶

= وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا، واتخاذ دعوة أو لا. (رد المحتار (٦/٣٣٦) كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، ط: سعيد).

⇐ انها إن لم تذبح في السابع ذبحت في الرابع عشر، وإلا ففي الحادي والعشرين، ثم هكذا في الأسابيع. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: ادارة القرآن.

⇐ يصنع بالعقيقة مايصنع بالأضحى، عن عطاء قال: يأكل أهل العقيقة ويهدونها. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٢٧/١٧)، ط: ادارة القرآن).

⇐ عن الحسن البصري: إذا لم يعق عنك، فعق عن نفسك وإن كنت رجلا. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٢١/١٧)، ط: ادارة القرآن.

⇐ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: ادارة القرآن.

❶ حدثنا إبراهيم بن أحمد بن مروان الواسطي ثنا عبدالملك بن معروف الخياط الواسطي ثنا مسعدة بن اليسع عن حريث بن السائب عن الحسن عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم لم يروه عن حريث إلا مسعدة تفرد به عبدالملك. (مجمع البحرين في زوائد المعجمين، كتاب الوليمة والعقيقة، باب العقيقة، رقم الحديث: ١٩١٠، (٣٣١/٣، ٣٣٢)، ط: مكتبة الرشد، الرياض).

⇐ مجمع الزوائد، رقم الحديث: ٦١٩٥، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (٥٨/٤)، ط: مكتبة القدسي، القاهرة.

⇐ المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه إبراهيم، (٨٤/١)، ط: المكتبة السلفية المدينة المنورة

⇐ من كان يعق بالجزور: عن الحسن أن أنس بن مالك كان يعق عن ولده بالجزور. (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث: ٧٥٥، كتاب العقيقة، باب من كان يعق بالجزور، (٣٣٠/١٢)، ط: دار القبلة مؤسسة علوم القرآن). =

بڑے جانور میں دو بچوں کا عقیقہ

☆ بڑے جانور مثلاً گائے ،بھینس اور اونٹ میں دو بچوں کا عقیقہ کرنا درست ہے مزید پانچ افراد کو شریک کرنا ضروری نہیں ہے، اگر بقیہ پانچ حصوں میں مزید پانچ افراد کو شریک کیا تو بہتر ورنہ بقیہ پانچ حصے عقیقے کے دو حصے کے تابع بن جائیں گے اور عقیقہ درست ہو جائے گا۔

☆ دو لڑکے اور ایک لڑکی کی طرف سے ایک گائے یا ایک بھینس یا ایک اونٹ عقیقہ کیا جائے تو درست ہے، سب کا عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

بڑے جانور میں عقیقہ کے سات حصے ہیں

ایک ہی گائے بیل میں عقیقہ کے سات حصے ہو سکتے ہیں جس طرح

=⇐ واستدلال ابن حزم به على بطلان العقيقة بغير الغنم ليس بناهض فإن غاية ماليه كون الشاة فيها أفضل. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)، ط: امدادیه).

⇐ ولاتفوت بتأخيرها عن السبعة، لكن يستحب أن لايؤخر عن سن البلوغ. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة، (٨/ ٤١١)، ط: مكتبة الإرشاد).

❶ ولو كانت البدنة أو البقرة بين إثنين فضحيابها، اختلف المشايخ فيه، والمختار أنه يجوز ونصف السبع تبع فلايعتبر لحما. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (٣٠٥/٥)، ط: رشيديه).

⇐ لسان الحكام، (ص: ٢٨٧) بالفصل الثاني في التسمية، ط: البابي الحلبي بالقاهرة.

⇐ ولو لأحدهم أقل من سبع، لم يجز عن أحد، وتجزئ عمادون سبعة بالأولى. (الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (٣١٦/٦)، ط: سعيد).

قربانی کے سات حصے ہو سکتے ہیں۔❶

بڑے جانور میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا

ایک بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے کئی آدمی شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو، بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے بڑے جانور گائے وغیرہ میں شریک ہو سکتے ہیں❷ دوسری

---

❶ ولو ذبح بدنة او بقرة عن سبعة اولاد، او اشترک فیها جماعة جاز سواء ارادوا کلهم العقیقة او اراد بعضهم العقیقة وبعضهم اللحم کما فی الأضحیة. (شرح المهذب، (۸/۲۹).
قلت مذهبنا فی الأضحیة بطلانها بارادة بعضهم اللحم فلیکن کذلک فی العقیقه، واما علی قول ائمتنا فلاباس به لأنهم لایرونها کالأضحیة. (اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب افضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).
⇐ حدثنا إبراهیم بن مروان الواسطی حدثنا عبدالملک بن معروف الخیاط الواسطی حدثنا مسعدة بن الیسع عن حریث بن السائب عن الحسن عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "من ولد له ولد فلیعق عنه من الإبل ،او البقر، أو الغنم. (المعجم الصغیر للطبرانی، باب من اسمه إبراهیم، (۱/۸۳)، ط: المکتبة السلفیة المدینة المنورة).
⇐ من ولد له غلام، فلیعق عنه من الإبل او البقر او الغنم، دلیل علی جواز العقیقة ببقره کاملة اوبدنة کذلک. (فتح الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۹/۵۹۳)، ط: دار المعرفة، بیروت).
⇐ عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه أنه کان یعق عن ولده الجزور. (تحفة المودود فی احکام المولود، الباب السادس فی العقیقة واحکامها، الفصل السابع عشر: هل تشرع العقیقة بغیر الغنم کالإبل والبقر ام لا؟ (ص: ۶۵)، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت).
⇐ اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب افضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۱۶)، ط: ادارة القرآن.
❷ وشمل ما لو کانت القربة واجبة علی الکل أو البعض، اتفقت جهاتها أو لا، کالأضحیة وإحصار، وکذا لو اراد بعضهم العقیقة عن ولد قد ولد له من قبل. (شامی، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۶)، ط: سعید).
⇐ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل واما شرائط جواز إقامة الواجب، (۵/۷۶)، ط: سعید.
⇐ حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الأضحیة، (۴/۱۶۶)، ط. دار المعرفة.

شرط یہ ہے کہ کسی شریک کا حصہ ۱/۷ حصہ سے کم نہ ہو یعنی ساتوں حصے برابر ہونے چاہئیں۔ ❶

بڑے جانوروں میں عقیقہ عام دنوں میں بھی ہوسکتا ہے

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ صرف قربانی کے دنوں میں بڑے جانور میں عقیقہ کرنا صحیح ہوتا ہے دوسرے دنوں میں صحیح نہیں ہوتا، یہ بات درست نہیں قربانی کے ایام کے علاوہ باقی ایام میں بھی بڑا جانور لے کر عقیقہ کرنا درست ہے۔ ❷

بکرا

بکرا نر ہو یا مادہ دونوں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔

لڑکے کے لیے جانور کا نر ہونا اور لڑکی کے لیے جانور کا مادہ ہونا ضروری نہیں ہے۔

---

❶ وإن كان أحدهم يريد بنصيبه اللحم فإنه لا يجزئ عن الكل إجماعا، وكذا إذا كان نصيب أحدهم أقل من السبع فإنه لا يجوز عن الكل أيضا، لانعدام وصف القربة في البعض. (الجوهرة النيرة، كتاب الأضحية، (۲/۲۸۲)، ط: حقانية).

⇐ ولو لأحدهم أقل من السبع لم يجز عن أحد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/۳۱۶)، ط: سعيد).

⇐ الهداية، كتاب الأضحية، (۴/۴۴۵)، ط: رحمانيه.

❷ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، (۳/۳۳۱، ۳۳۲)، ط: مكتبة الرشد بالرياض).

⇐ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: امداديه)

⇐ ولا تفوت بتأخيرها عن السبعة، لكن يستحب أن لا يؤخر عن سن البلوغ. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۱۱)، ط: مكتبة الرشد).

مادہ جانور سے لڑکے کا عقیقہ کرنا اور نر جانور سے لڑکی کا عقیقہ کرنا درست ہے۔ ❶

بکرا ایک کافی ہے؟

اگر والدین یا اولاد مالدار ہے تو لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے یا دو بھیڑ یا دو دنبے یا قربانی کے جانور اونٹ، گائے، بھینس میں دو حصے افضل ہیں، ورنہ گنجائش نہ ہونے کی صورت میں ایک بکرا یا ایک بھیڑ یا ایک دنبہ یا بڑے جانور میں سے ایک حصہ بھی کافی ہے، اس سے بھی عقیقہ ہو جاتا ہے۔ ❷

---

❶ عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لايضركم ذكرانا كن، او اناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، (۲/۱۸۸)، ط: قديمي).

⇐ سنن ابي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۲/۳۳، ۳۴)، ط: رحمانيه.

⇐ والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا (لاسيما وفي حديث أم كرز) لايضركم ذكرانا كن، او اناثا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: للغلام عقيقتان وللجارية عقيقة. (كشف الاستار عن زوائد البزار برقم الحديث: ۱۲۳۴، كتاب الأضاحي، باب العقيقة، (۲/۷۳)، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت).

⇐ لأن البقرة قائمة مقام سبع شياه، وكذلك البدنة فصار شراؤها بنية الأضحية كشراء سبع شياه. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۸/۴۷۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويستحب ان يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة فإن عق عن الغلام شاة حصل اصل السنة (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وفي قوله "من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل او البقر او الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة او ببدنة كذلك، ونص احمد على اشتراط كاملة، كما في فتح الباري، وذكر الرافعي بحثا انها تتأدى بالسبع، كما في الأضحية وسيأتي، وبالجملة فهي كالأضـ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں صرف ایک ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا، یہ غالباً اس لیے کہ اس وقت اتنی ہی وسعت تھی، اور اس طرح ان لوگوں کے لیے، ایک نظیر بھی قائم ہوگئی جن کو زیادہ وسعت حاصل نہ ہو۔ ❶

بکریاں دو بہتر ہونے کی وجہ لڑکوں کے لیے

"لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔

بکری کے دو بچے دینے پر عقیقہ کا ارادہ کرنا

اگر کسی نے گابھن بکری خریدی اور زبان سے یہ کہا کہ اگر اس نے ایک یا دو بچے دیئے تو لڑکے کا عقیقہ کرے گا، اور وہ بکری بچہ دیدے تو اس کو سال بھر پرورش کرنا اور سال پورا ہوجانے پر ان کا عقیقہ کے لیے ذبح کرنا ضروری نہیں،

= وسيأتي، وبالجملة فهي كالأضحية في أكثر الأحكام عندهم، فيجوز الزيادة على الشاتين في الذكر، وعلى شاة في الأنثى ويستحب أن يجعل للذكر مثل حظ الأنثيين. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/ ١١٧، ١١٨)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة، لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٢، ٢٣٣)، ط: امداديه).

❶ عن ابن عباس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين رضي الله عنهما كبشا كبشا. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (٢/ ٣٢)، ط: رحمانيه).

⇐ مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي.

⇐ والحديث يحتمل أنه لبيان الجواز في الاكتفاء بالأقل. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (٨/ ٨٠)، ط: رشيديه).

⇐ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (٣/ ٣٥٨)، ط: مكتبه علوم اسلاميه.

ان بکریوں کو جو بھی چاہے کر سکتا ہے کیونکہ ان بکریوں میں عقیقہ کرنے کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ ❶

بکری لڑکی کے لیے اور بکرا لڑکے کے لیے لازم نہیں

''لڑکی کے لیے بکری اور لڑکے کے لیے بکرا لازم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۸)

بوجھ لادنا

''سوار ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۹)

بھائی عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۴)

بھینس

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۳)

بیٹے کا عقیقہ کرنے کے لیے باپ کا عقیقہ ہونا ضروری نہیں

''اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

❶ ولو قال :إن برئت من مرضي هذا ذبحت شاة،أوعلى شاة أذبحها،فبرئ لايلزمه شيء"
(الدر المختار، كتاب الأيمان،(۳/ ۷۳۹)، ط:سعيد).

⇐ ومن نذر نذرا مطلقا أومعلقا بشرط، وكان من جنسه واجب:أى فرض..... وهو عبادة مقصودة. ووجد الشرط المعلق به،لزم الناذر.(الدر المختار مع الرد، كتاب الأيمان، (۳/ ۷۳۵)،ط:سعيد).

⇐ مجمع الأنهر، كتاب الأيمان،(۲/ ۲۷۴)،ط:دار الكتب العلمية.

بیچنا گوشت

''گوشت بیچنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۴)

بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا

اگر اتفاق سے والدین نے اپنی بیٹی کا عقیقہ نہیں کیا، اور بیٹی کی شادی ہوگئی تو بیٹی اپنا عقیقہ خود کرسکتی ہے، ❶ اور اگر شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے عقیقہ کردے تو درست ہوجائے گا۔ ❷

---

❶ عن الربیع بن صبیح عن الحسن البصری إذالم یعق عنک، فعق عن نفسک وإن کنت رجلا. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۲۱/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ ویسن أن یعق عن نفسه من بلغ ولم یعق عنه. (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲۳۳/۲)، ط:مکتبه امدادیه.

⇐ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)، ط:مکتبة القدس.

❷ عن عبدالله بن بریدة عن أبیه "أن رسول الله صلی الله علیه وسلم عق عن الحسن والحسین" (سنن النسائی، کتاب العقیقة، (۱۸۷/۲)، ط:قدیمی).

⇐ وقال الشوکانی: فی عقه صلی الله علیه وسلم عن الحسن والحسین رضی الله عنهما، دلیل علی أنها تصح العقیقة من غیر الأب مع وجوده وعدم امتناعه. (أوجز المسالک، کتاب العقیقة، (۱۷۷/۱۰)، ط:دار القلم، دمشق).

⇐ نیل الأوطار، رقم الحدیث: ۲۱۴۷)، کتاب العقیقة وسنة الولادة، (۱۶۰/۵)، ط:دار الحدیث مصر.

☆......پ......☆

پکا کر گوشت تقسیم کرنا

"گوشت کی تقسیم کیسے کرے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:١٨٧)

پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر، نیز آفات، بلیات، امراض و بیماریوں سے حفاظت کے لیے ساتویں دن لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا ذبح کیا جائے، اور بچہ کا سر منڈوا کر بالوں کے ہم وزن چاندی یا اس کی قیمت غریبوں کو صدقہ کر دے، اور بچہ کے سر پر زعفران لگائے، یہ تمام باتیں مستحب ہیں، اور حدیث سے ثابت ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويحلق ويسمى راسه.❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقے کے بدلے میں مرہون ہوتا ہے لہٰذا ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام طے کر لیا جائے، نیز اس کا سر منڈوایا جائے۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکرا ذبح کر کے امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ اس کا سر منڈواؤ، اور بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دو۔❷

---

❶ ترمذی، ابواب الأضاحی، باب العقیقة، (١/٢٧٨)، ط: قدیمی.

❷ عن علی بن ابی طالب قال: عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة، وقال: يا فاطمة احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره فضة، قال: فوزنته فكان وزنه درهما أو بعض درهم. (جامع الترمذی، ابواب الأضاحی، باب العقیقة، (١/٢٧٨)، ط: قدیمی). =

پیدائش کا دن معلوم نہ ہو

عقیقہ ائمہ مستحب ہے، ❶ اور ساتویں دن، چودہویں دن اور اکیسویں دن عقیقہ کرنا الگ مستحب ہے، ❷ لہٰذا اگر کسی کی پیدائش کا دن معلوم نہ ہو تو کسی بھی دن عقیقہ کرے تو عقیقہ ہوجائے گا ثواب بھی ملے گا، البتہ ساتویں، چودہویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنے کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملے گا، اس کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ ❸

= ⇐ حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت قال: حدثنا علي بن الحسين قال: حدثنا أبي قال: حدثني عبدالله بن بريدة قال: سمعت أبي بريدة يقول: كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الله بالإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة،(۳۵/۲)، ط: رحمانيه).

⇐ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الأئمة الثلاثة بزنة فضة أو ذهبا، ثم يعق عند الحلق. (شامي، كتاب الأضحية، قبل كتاب الحظر والإباحة، (۳۳۶/۶)، ط: سعيد).

❶ وإنما أخذ أصحابنا الحنفية بقول الجمهور وقالوا باستحباب العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۱۳/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وهي (أي العقيقة) مستحبة. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه).

❷ قوله: العقيقة مستحبة) الأفضل في يوم السابع وفي اليوم الرابع عشر والحادي عشرين أيضا مستحبة. (التقرير للترمذي في بداية جامع الترمذي لشيخ الهند، أبواب الأضحية، (۳۲/۱)، ط: قديمي).

⇐ والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۲۷۸/۱)، ط: سعيد).

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۵/۱۷)، ط: إدارة القرآن.

❸ والظاهر أن التقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو ما بعده أجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ۶۰)، ط: دار الكتاب العربي). =

☆......ق......☆

تبلیغی جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا

''جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا

عقیقہ کے لیے جانور خریدنا یا پال کر بڑا کرنا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر کسی کو ہدیہ اور تحفہ میں جانور مل گیا تو اس کا عقیقہ کرنا درست ہے، عقیقہ ادا ہو جائے گا، خود خرید کر دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

تحفہ لینا

ہدیہ تحفہ میں لینا دینا جائز ہے، اگر صاحب دعوت کی طرف سے طلب

= ⇐ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع او اخره عنه جاز إلا ان يوم السابع افضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة، (۸/ ۴۱۱)، ط: مكتبة الإرشاد.

❶ عن سالم، ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، كان يحدث: ان عمر بن الخطاب تصدق بفرس في سبيل الله فوجده يباع، فاراد ان يشتريه، ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم، فاستأمره، فقال: "لاتعد في صدقتك...... الخ الحديث. (الصحيح للبخاري، كتاب الزكاة، باب هل يشترى صدقته، (۱/ ۲۰۱)، ط: قديمي).

⇐ قوله: تصدق بفرس) اى حمل عليه رجلا، ومعناه انه ملكه له، فلذلك ساغ له بيعه. وقال ابن عبد البر: اى حمله على فرس حمل تمليك وغزا به فله ان يفعل فيه ماشاء في سائر امواله. (عمدة القارى، كتاب الزكاة باب هل يشترى صدقته، (۹/ ۱۲۱)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ اعلم ان اسباب الملك ثلاثة: ناقل كبيع وهبة وخلافة كارث.

قوله: ناقل) اى من مالك إلى مالك (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصيد، (۶/ ۴۶۳)، ط: سعيد).

⇐ كل يتصرف في ملكه كيفما شاء. (شرح المجلة لسليم رستم باز، رقم المادة: ۱۱۹۲، الكتاب العاشر في انواع الشركات، الباب الثالث في المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الاول، (۱/ ۶۱۷)، ط: مكتبه فاروقية).

اور دباؤ نہیں ہے[1] اور کوئی شخص اپنی خوشی سے ہدیہ تحفہ دیدے تو اس کو قبول کرنے کی گنجائش ہے جو سامان بچہ سے متعلق ہو وہ اس کی ملکیت سمجھی جائے گی، اور جو والد کے استعمال کی ہو، وہ اس کے والد کی، اور جو عورتوں کے استعمال کے لائق ہو وہ اس کی ماں کی سمجھی جائے گی،[2] باقی اگر صاحب دعوت کی طرف سے طلب اور دباؤ ہے، یا ہدیہ تحفہ کا رواج ہے، نہ دے تو ندامت اور شرمندگی کا باعث ہوتا ہے تو ان صورتوں میں پیسے کا لفافہ دینے کا طریقہ غلط ہے، ایسے رسم و رواج کو مٹانا لازم ہے، ورنہ عبادت رواج اور عادت میں بدل جائے گی، اس سے بچنا ضروری ہے۔[3]

---

[1] عن عائشة رضي الله عنها، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: تهادوا فإن الهدية تذهب الضغائن. (مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب العطايا، (ص: ٢٦١)، ط: قديمي).

⇦ عن عائشة رضي الله عنها: قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليه. (الصحيح للبخاري، كتاب الهبة، باب المكافأة في الهبة، (١/ ٣٥٢)، ط: قديمي).

⇦ وفي الأقضية قسم الهدية وجعل هذا من أقسامها، فقال: حلال من الجانبين كالإهداء للتودد وحرام منهما كالإهداء ليعينه على الظلم. (شامي، كتاب القضاء، مطلب في الكلام على الرشوة والهدية، (٥/ ٣٦٢)، ط: سعيد).

[2] رجل اتخذ وليمة للختان فأهدى الناس هدايا وضعوا بين يديه، قالوا إن كانت الهدية مما يصلح للصبيان مثل ثياب الصبيان أو يكون شيئا يستعمله الصبيان فهي للصبي؛ لأن مثله يكون هبة للصبي عادة، وإن كانت الهدية دراهم أو دنانير أو غير ذلك يرجع إلى المهدي فإن قال المهدي: هي هبة للصغير كانت للصغير، وإن تعذر الرجوع إليه ينظر إن كان المهدي من معارف الأب أو أقاربه فهي للأب وإن كان من قرابة الأم أو من معارفها فهي للأم. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية، كتاب الهبة، فصل فيما يكون هبة من الألفاظ وما لا يكون، (٣/ ٢٦٤)، ط: رشيدية).

⇦ مجمع الأنهر، كتاب الهبة، (٣/ ٤٩٧)، ط: دار الكتب العلمية.

⇦ الدر مع الرد، كتاب الهبة، (٥/ ٦٩٦)، ط: سعيد

[3] عن أبي حرة الرقاشي عن عمه رضي الله عنه: قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه. (مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب الغصب، الفصل الثاني، (ص: ٢٥٥)، ط: قديمي). =

ترتیب ذبح اور حلق میں

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۹۱)

تقریب کی وجہ سے بچہ کو دیا ہے

اگر لوگوں نے ہدیہ، تحفہ ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقینی طور پر یہ معلوم ہے کہ ماں باپ ہی کو دینا مقصود ہے (صرف بچہ کی تقریب کا بہانہ ہے، اور اکثر بچہ کے نام پر ہی والدین کو دینا مقصود ہوتا ہے پھر وہ والدین کسی موقع پر اس کا بدلہ بھی چکاتے ہیں) مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دے دیا جاتا ہے تو وہ چیز ماں باپ کی ملک ہے، وہ جو چاہیں کریں۔

پھر اس میں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر ماں کے رشتہ داروں نے دیا ہے تو ماں کی ملک ہے اور اگر باپ کے رشتہ داروں نے دیا ہے تو باپ کی ملک ہے۔ ❶

= وقد حکی الغزالی أن من أعطی غیرہ شیئا ولیس الباعث علیہ إلا الحیاء من الناس کأن سئل بحضرتھم شیئا فأعطاہ إیاہ ولو کان وحدہ لم یعطہ، الإجماع علی حرمۃ أخذہ مثل ھذا، لأنہ لم یخرج عن ملکہ لأنہ فی الحقیقۃ مکرہ بسبب الحیاء، فھو کالمکرہ بالسیف، وقال غیرہ: من أعطی غیرہ شیئا مداراۃ عن عرضہ حکمہ کذلک (مرقاۃ المفاتیح، (۲۳۸/۴)، کتاب الزکاۃ فی آخر فصل الأول، ط: رشیدیہ).

⇦ احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان تحریم السؤال من غیر ضرورۃ وآداب الفقیر المضطر فیہ، (۲۸۴،۲۸۳/۴)، ط: رشیدیہ.

⇦ فکم من مباح یصیر بالالتزام من غیر لزوم و'' تخصیص من غیر مخصص مکروہ. (مجموعہ رسائل اللکھنوی، الرسالۃ الثامنۃ: سباحۃ الفکر فی الجھر بالذکر، (۳۴/۳)، ط: إدارۃ القرآن).

❶ رجل اتخذ ولیمۃ للختان وأھدی الناس ھدایا ووضعوا بین یدی الولد فھذا علی وجھین: إما قال ھذا للولد أو لم یقل، والجواب فی الوجھین واحد، فنقول: المسألۃ علی قسمین: أما إن کانت الھدیۃ تصلح للصبی کالدراھم والدنانیر، أو لا کمتاع البیت والحیوان ففی القسم الأول الھدیۃ للصبی، لأن ھذا تملیک من الصبی عادۃ، وفی القسم الثانی ینظر إلی =

تقریب میں جو دیا جاتا ہے

ختنہ وعقیقہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اس لیے بچہ کی خوشی میں آئی ہوئی تمام چیزیں اور نقد روپیہ بچہ کی ملکیت نہیں بلکہ ماں باپ اس کے مالک ہیں جو چاہیں کریں اختیار ہے۔ ❶

البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دے (دینے والے کی نیت بچہ کو ہی دینے کی ہے، والدین سے بدلہ لینے کی نہیں ہے) تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے، اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اس کا قبضہ کر لینا کافی ہے، جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا، اور اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے قابل نہیں ہے تو اگر باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے، اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔

اگر باپ دادا بھی موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اس کو قبضہ کرنا چاہیے اور باپ داد کے ہوتے ہوئے ماں، نانی، دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں۔ ❷

= المهدی، فإن کان من أقرباء الأم أو من معارفها فهی للأم؛ لأن التمليک منها عرفاً، هکذا روی عن الشيخ أبو القاسم عن ابی الليث، فالحاصل: ان التعويل علی العرف حتی لو وجد سبب او وجه يستدل به علی غير ما قلنا يعتمد علی ذلک.(المحيط البرهانی، کتاب الهبة والصدقة، الفصل الثالث فيما يتعلق بالتحلل،(٩/١٨٠)، ط:إدارة القرآن).

⇐ الفتاوی الهندية، کتاب الهبة، الباب الثالث فيما يتعلق بالتحلل، (٤/٣٨٣)، ط:رشيديه.

⇐ الفتاوی الولوالجية، کتاب الهبة، الفصل الأول فی الألفاظ التی تنعقد بها الهبة إلی آخره، (٣/١١٦)، ط:دار الکتب العلمية، بيروت.

❶ أنظر رقم الحاشية: ٥ علی الصفحة السابقة.

❷ (وإن وهب له أجنبی يتم بقبض وليه) وهو احد اربعة: الأب، ثم وصيه، ثم الجد ثم وصيه، وإن لم يکن فی حجرهم وعند عدمهم تتم بقبض من يعوله کعمه وامه واجنبی) =

تقسیم گوشت

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۷)

تکالیف ومصائب میں بچہ گھرا ہوا ہوتا ہے

''بچہ تکالیف ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا

''عقیقہ کا تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۹)

= ولو ملتقطا (لو في حجرهما)وإلالا،لفوات الولاية(وبقبضه لو مميزا)يعقل التحصيل.(الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الهبة، (۵/۶۹۵)،ط:سعيد).

⇐ قوله:وإلا لا)أي إن لم يكن في الحجر لاتتم بقبضه وإن كان ذا رحم محرم منه.(حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الهبة،(۳/۳۹۸)،ط:دار المعرفة).

⇐ الجوهرة النيرة، كتاب الهبة،(۲/۱۲)،ط:حقانيه.

☆......ج......☆

جانور خریدا پھر بچہ فوت ہوگیا

"جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا

☆......اگر قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا بھی حصہ لیا، اور جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا تو اس کے حصے میں نیت بدل لینا اور کسی قربانی کرنے والے کو شریک کرلینا چاہیے، تاہم اگر قربانی کرنے کے لیے کسی اور کو شریک کرنے سے پہلے اس جانور کی قربانی کرلی تو قربانی ہوجائے گی اور عقیقہ کا حصہ بھی قربت کا ذبیحہ ہوجائے گا۔ ❶

---

❶ (قوله: وإن كان شريك الستة نصرانيا) .... وكذا لو أراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل؛ لأن ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد. (رد المحتار ، (٣٢٦/٦)، كتاب الأضحية، ط: سعيد).

⇐ ولو نوى بعض الشركاء الأضحية، وبعضهم هدى المتعة.......... وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له في عامه ذلك جاز عن الكل في ظاهر الرواية. (فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهندية(٣/ ٣٥٠) كتاب الأضحية، ط: رشيديه).

⇐ الفتاوى الهندية(٥/ ٣٠٤) كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ط: رشيديه.

⇐ قلت: وبه قال أصحابنا كما ترى في كلام الشامي من جواز اشتراك ذي العقيقة مع أصحاب الأضحية في بقرة واحدة لقياسهما على الأضحية، وقد صحت الأضحية عن الميت فكذا العقيقة، ولكن الأحوط أن ينوي عن الصغير الميت الأضحية، لإنها تقوم مقام العقيقة أيضا. قال الحافظ الفتح: وعند عبد الرزاق عن معمر عن قتادة: "من لم يعق عنه أجزأته أضحيته" وعند ابن أبي شيبة عن محمد بن سيرين والحسن: "يجزى عن الغلام الأضحية من العقيقة. اهـ =

☆...... کسی نے اپنے بچہ کے عقیقہ کے لیے جانور خریدا، اتفاقاً بچہ مر گیا تو اس نے ارادہ ملتوی کر کے جانور فروخت کر دیا تو اس رقم کو صدقہ کرنا یا اپنے استعمال میں لانا دونوں جائز ہیں،

البتہ ساتویں دن سے پہلے بچہ مر جائے تو اس کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔❶

جانور ذبح کرنے کی جگہ

بچہ جہاں ہے وہاں عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ جانور ذبح کرنا اور بچہ کے سر کے بال منڈوانا ایک علاقے میں ہو، اور اگر بچہ ایک جگہ ہو اور عقیقہ کے جانور کو کسی اور جگہ ذبح کیا جائے یہ بھی جائز ہے لیکن سب کام ایک جگہ پر انجام دیئے جائیں یہ زیادہ بہتر ہے۔❷

= وقال في رد المحتار تحت قول الدر: "وإن مات أحد السبعة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل" مانصه: لأن الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل أنه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه وعلى هذا إذا كان أحدهم أم ولد ضحى عنها مولاها أو صغيرا ضحى عنه أبوه. اهـ.

قلت: جواز الأضحية عن الصغير الميت يستدعي جواز العقيقة عنه بالأولى، لعدم ورود الأمر بالأضحية عنه وقد ورد بالعقيقة وانه مرتهن بعقيقته. وأخرج ابن حزم عن بريدة الأسلمي (الصحابي) قال: إن الناس يعرضون يوم القيامة على العقيقة كما يعرضون على الصلوات الخمس، ذكره الحافظ في الفتح. اهـ. (امداد الاحکام، کتاب الصید والذبائح والاضحیۃ والعقیقۃ، عنوان: عقیقہ کے متعلق چند اشکالات، (۴/۲۳۵، ۲۳۶)، ط: دار العلوم کراچی)۔

❶ (فرع) لو مات المولود قبل السابع استحبت العقيقة عندنا وقال الحسن البصري ومالك لاتستحب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة (۸/۴۳۲)، ط: مكتبة الإرشاد).
☜ اعلاء السنن (۱۷/۱۲۶) كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ط: ادارة القرآن.
☜ وإن مات قبل السابع عق عنه. (المحلى لابن حزم (۶/۲۳۵) كتاب العق[illegible] دار الكتب العلمية، بيروت).

❷ يستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووي في شرح المهذب. (اعلاء السنن (۱۷/۱۲۶) كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ط: ادارة [illegible] ن).=

جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا

اگر کسی نے عقیقہ کے لیے جانور خرید کر ذبح نہیں کیا بلکہ زندہ جانور عقیقہ کی نیت سے صدقہ کر دیا تو عقیقہ ادا نہیں ہوگا کیونکہ عقیقہ ادا ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔ ❶

جانور متعین کرنے کا حکم

''عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

جاہلیت کا رواج عقیقہ کے بارے میں

''بچہ نعمت ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۴۸)

جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں بچہ پیدا ہوتا تو ہم بکرا ذبح کرتے، اور اس کا خون بچہ کے سر پر لگاتے، جب

= ⇐ شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة، (۸/ ۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ وتجتمع العقيقة والهدى في انهما قربة غير ان العقيقة مرتبطة بولادة المولود، وفي اى مكان، اما الهدى ففي ايام النحر وفي الحرم. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة، (۳۰/ ۲۷۶)، ط: دار الصفوة، مصر).

⇐ كفايت المفتى، كتاب الأضحية والذبيحة، (۸/ ۲۴۱)، ط: دار الاشاعت.

❶ لو تصدق بعين الشاة او قيمتها في الوقت لا يجزيه عن الأضحية، لأن الوجوب تعلق بالإراقة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل واما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۶)، ط: سعيد).

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، (۵/ ۲۹۳)، ط: رشيديه.

⇐ تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل التاسع في بيان أن العقيقة افضل من التصدق بثمنها، ط: دار الكتاب العربي.

اللہ تعالیٰ نے اسلام سے نوازا تو اب ہم ساتویں دن بکرا ذبح کرتے ہیں، نیز بچہ کا سر مونڈتے ہیں اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔ ❶

جڑواں بچوں کا عقیقہ

اگر دو یا دو سے زیادہ بچے اکٹھے پیدا ہوئے تو ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ عقیقہ کرنا مستحب ہے کیونکہ عقیقہ اولاد کی عظیم نعمت کے شکرانہ کے طور پر کیا جاتا ہے اور ہر بچہ اللہ تعالیٰ کی الگ الگ نعمت ہے، اور عقیقہ کا جانور جان کا بدلہ ہے اور یہاں ایک سے زائد جانیں ہیں، اور عقیقہ کی بہت ساری حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ بلاء ومصیبت اور بیماریوں سے حفاظت کے لیے عقیقہ کیا جاتا ہے اور ہر بچے کی آفات، بلیات، امتحانات اور آزمائشیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اس لیے ہر ایک بچے کے لیے علیحدہ علیحدہ عقیقہ کرنا چاہیے۔ ❷

---

❶ عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال: كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي).

⇐ سنن ابي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (٣٥/٢)، ط: رحمانيه.

⇐ المستدرك للحاكم، رقم الحديث: ٧٥٩٣، كتاب الذبائح، (٢٦٦/٣)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٢٦/١٧)، ط: إدارة القرآن.

❷ فلو ولد له إثنان في بطن استحب عن كل واحد عقيقة، ذكره ابن عبدالبر عن الليث، وقال: لااعلم عن احد من العلماء خلافه. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٥٩٢/٩)، ط: دار المعرفة).

⇐ وتتعدد العقيقة بتعدد الأولاد، فلو ولد له توأمان كان لهما عقيقتان ولاتكفي واحدة عنهما. (الفقه الاسلامي وادلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها، (٢٧٤٧/٣)، ط: دار الفكر، بيروت). =

جس جانور کی قربانی درست نہیں

''قربانی جائز نہیں جس جانور کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۷۲)

جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا

ایسی دعوت جس میں قیمت اور عوض نہ لیا جائے، عقیقہ کا گوشت کھلانا جائز ہے لہٰذا عقیقہ کا گوشت تبلیغی جماعت والوں کو کھلانا جائز ہے،❶ لیکن اس کا رواج بنا دینا مناسب نہیں، ورنہ بعض اوقات مستحب وقت پر عمل کرنا رہ جائے گا عقیقہ کا مستحب وقت یہ ہے کہ ساتویں، چودہویں یا اکیسویں دن عقیقہ ہو اور دعوت

=⇦ وفي إعلاء السنن عن شرح المهذب: ولو ولد له ولدان فذبح عنهما شاة لم تحصل العقيقة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۹/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۷۷/۸)، ط: رشيديه).

❶ وقال جمهور أصحاب الشافعي باستحباب الا يتصدق بلحمها نيأبل يطبخه والتصدق بلحمها ومرقها على المساكين بالبعث إليهم افضل من الدعاء إليها ولو دعا إليها قوما جاز، ولو فرق بعضها ودعا ناسا إلى بعضها جاز. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۰/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ وماقاله يقتضي ان سنة العقيقة ان يطعم منها الناس في مواضعهم، لانها نسك كالاضحية والهدى، فان فضل منها شيء واراد ان يدعو إليه من يخصه من جار او صديق، فلاباس بذلك، كالاضحية. (اوجز المسالك، كتاب العقيقة، (۱۹۸/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق).

⇦ حكم اللحم كالضحايا، يؤكل من لحمها، ويتصدق منه، ولايباع شيء منها، ويسن طبخها ويأكل منها اهل البيت وغيرهم في بيوتهم. (الفقه الاسلامي وادلته، الباب الثامن: الاضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة واحكام المولود، ۵: حكم لحمها وجلدها، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر، بيروت).

کی وجہ سے ان دنوں کی رعایت کرنا مشکل نہ ہو جائے۔ ❶

ہوسکتا ہے اس دعوت کی وجہ سے مستحب طریقہ بھی رہ جائے اور عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ دنوں کی رعایت کے ساتھ گوشت کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ گھر والوں کے لیے، ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو اور ایک حصہ فقراء کو دیا جائے۔ ❷

---

❶ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه...... قال الإمام الترمذي رحمه الله تعالى: والعمل على هذا عند أهل العلم، يستحبون أن يذبح عن الغلام يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۲۷۸/۱)، ط: سعيد).

☜ عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۱۳۰/۲۱)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

☜ شرح السنة للبغوي، كتاب الصيد، باب العقيقة، (۲٦۸/۱۱)، ط: المكتب الإسلامي.

❷ ويأكل منها أهل البيت وغيرهم في مواضعهم ولاحد في الإطعام منها ومن الضحية بل يأكل منها ماشاء ويتصدق ويهدي بما شاء.

قوله: ويتصدق بما شاء) أي نيأ أو مطبوخا، والجمع بين الثلاثة أولى فلو اقتصر على أكلها في البيت كفى. (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، قبيل باب الإيمان، (۳۹۸/۲)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

☜ والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه وأصدقائه ويدخر الثلث. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، (۳۰۰/۵)، ط: رشيديه).

☜ شامي، كتاب الأضحية، (۳۲۸/٦)، ط: سعيد.

☜ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية، (۸۰/۵)، ط: سعيد.

☆......چ......☆

چاچا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۲)

چاندی صدقہ کرنے کی وجہ

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بالوں کو صاف کرنے کے بعد بالوں کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بچہ کی ناپاکی (یعنی منی اور حیض وغیرہ کا گندہ خون کی حالت سے) پاکی (یعنی بچپن کی حالت) کی طرف منتقل ہونا اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے، نعمت کے بدلے میں صدقہ خیرات کرنا بہترین شکریہ ہے۔

پیدائشی بال ناپاکی کی نشانی تھی، ان کو صاف کر کے دور کرنے کے بعد جو نئے بال آئیں گے وہ بچپن کی مستقل پاک نشانی ہے، اس لیے ان بالوں کے بدلے میں چاندی یا اس کی نقد رقم صدقہ کرنے کا حکم ہوا۔

اور چاندی کی خصوصیت یہ ہے کہ سونے کی قیمت زیادہ ہے، امراء اور مالداروں کے علاوہ کسی اور کو دستیاب نہیں ہوتا، اور چاندی کی قیمت کم ہے اور ہر آدمی کے لیے چاندی صدقہ کرنا آسان ہے اس لیے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا تا کہ امیر و غریب سب اس پر عمل کر سکیں۔ ❶

❶ وعق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة، وقال: "يا فاطمة احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره فضة" اقول السبب في التصدق بالفضة ان الولد لما انتقل من الجنينية الى الطفلية كان ذلك نعمة يجب شكرها، واحسن ما يقع به الشكر ما يؤذن انه عوضه، فلما كان شعر الجنين بقية النشأة الجنينية وإزالته امارة للاستقلال بالنشأة الطفلية=

چاندی کی بجائے سونا صدقہ کرنا

''سونا صدقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۹)

= وجب أن يتصدق بوزن الشعر فضة، وأما تخصيص الفضة فلأن الذهب أغلى، ولا يجده إلا غني، وسائر المتاع ليس له بال أن يزنه شعر المولود .(حجة الله البالغة،من أبواب تدبير المنزل، "العقيقة"، (۲/۲۲۴)،ط:دار الجيل).

☆......ح......☆

حسنین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو منع کر دیا گیا تھا

بعض روایات میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسنین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ سے منع کر دیا تھا، یہ روایت صحیح ہے لیکن اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے حسنین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ خود کر لیا تھا یا خود کرنے کا ارادہ فرمایا تھا اس لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ان کا عقیقہ نہ کرو کیونکہ عقیقہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں۔ ❶

حق ضائع کرنا

اگر والد گنجائش کے باوجود بچے کا عقیقہ نہیں کرتا تو وہ بچے کے حق کو ضائع کرتا ہے۔ ❷

---

❶ عن علی بن حسین عن ابی رافع ان الحسن بن علی علیهما السلام حین ولدته امه ارادت ان تعق عنه بکبش عظیم فاتت النبی صلی الله علیه وسلم، فقال لها: لاتعقی عنه بشیء ولکن احلقی شعر راسه ثم تصدقی بوزنه من الورق فی سبیل الله عزوجل او علی ابن السبیل و ولدت الحسین من العام المقبل، فصنعت مثل ذلک. تفرد به ابن عقیل وهو ان صح، فکانه اراد ان یتولی العقیقة عنهما بنفسه کما رویناه فامرها بغیرها وهو التصدق بوزن شعرهما من الورق. (السنن الکبری للبیهقی، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی التصدق بزنة شعره فضة وما تعطی القابلة، (۹/ ۳۰۴)، ط: اداره تالیفات اشرفیه).

⇦ تحفة المودود باحکام المولود، الباب السابع فی حلق راسه والتصدق بوزن شعره، (ص: ۷۸)، ط: دار الکتاب العربی.

⇦ البدر المنیر، کتاب العقیقة، الحدیث الثامن، (۹/ ۳۳۶)، ط: دار الهجر، الریاض.

❷ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده، قال: سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العقیقة، فقال: لایحب الله العقوق. الحدیث. (مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۳)، ط: قدیمی). =

حکمت اور ساتویں روز کا حلق

''ساتویں روز حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۲)

حکمت حلق

''حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۷)

حلق اور ذبح میں ترتیب لازم نہیں

''ذبح اور حلق میں ترتیب لازم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۱)

حلق بعد میں کرے

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۱)

حلق کرنے کی حکمت

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بال کو صاف کرنے میں بہت ساری حکمتیں ہیں، نمونہ کے طور پر ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) عقیقہ میں دو ہی کام ہوتے ہیں ایک بچے کا سر منڈوانا، دوسرا بچہ کی

=⇦ ويحتمل أن يكون العقوق في هذا الحديث مستعارا للوالد كما هو حقيقة في المولود، وذلك أن المولود إذا لم يعرف حق أبويه صار عاقا، كذلك جعل إباء الوالد عن أداء حق المولود عقوقا على الاتساع، فقال: لا يحب الله العقوق أي ترك ذلك من الوالد مع قدرته عليه يشبه إضاعة المولود حق أبويه. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، قوله عليه السلام: لا أحب العقوق، (۹/۲۰۸)، ط: سعيد).

⇦ مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۸/۸۱)، ط: رشيديه.

طرف سے شکرانہ کے طور پر جانور ذبح کرنا، ان دونوں عملوں میں ایک خاص ربط اور مناسبت ہے اور وہ یہ کہ یہ دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی نشانی اور یادگار ہیں، حج میں بھی ان دونوں کاموں کا اسی طرح جوڑ ہے، اور حاجی قربانی کرنے کے بعد سر صاف کرتا ہے اس اعتبار سے عقیقہ میں عملی طور پر یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہمارا ربط اور تعلق اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے اور ہر بچہ ملت ابراہیمی ہی کا ایک جزء ہے۔

(۲) سر گنجا کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے بچے کے سر سے پیدائشی میل کچیل اور جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔

(۳) پیدائشی بال کمزور ہوتے ہیں حلق کے بعد وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ گھنے اور مضبوط طاقت ور بال اُگ جاتے ہیں۔

(۴) بچے پر دو حالتیں آتی ہیں:

(۱) پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ میں ہونے کی حالت جس میں بچہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

(۲) پیدائش کے بعد کی ابتدائی حالت۔

بچے کے سر کے بال پیدائش سے پہلے (ماں کے پیٹ میں ہونے کی حالت) کے آثار اور بقایاجات ہوتے ہیں، اس لیے ان کا زائل کرنا پیدائش کے بعد کی ابتدائی حالت کی مستقل نشانی ہے۔❶

---

❶ أن النصارى كان إذا ولد لهم ولدا صبغوه بماء اصفر يسمونه المعمودية، وكانوا يقولون: يصير الولد به نصرانيا، وفي مشاكلة هذا الاسم نزل قوله تعالى: (صبغة الله ومن أحسن من الله صبغة) فاستحب أن يكون للحنفيين فعل بإزاء فعلهم ذلك يشعر بكون الولد حنيفا تابعا لملة إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام وأشهر الأفعال المختصة بهما =

....

= المتوارثة فی ذریتهما ماوقع له علیه السلام من الإجماع علی ذبح ولده، ثم نعمة الله علیه ان فداه بذبح عظیم، وأشهر شرائعهما الحج الذی فیه الحلق والذبح، فیکون التشبه بهما فی هذا تنویها بالملة الحنیفیة ونداء أن الولد قد فعل به ما یکون من أعمال هذه الملة ......فلما کان شعر الجنین بقیة النشأة الجنینیة وإزالته أمارة للاستقلال بالنشأة الطفلیة .(حجة الله البالغة، أبواب تدبیر المنزل،"العقیقة"، (۲/۲۲۳)، ط:دار الجیل).

⇦ وکان حلق رأسه إماطة الأذی عنه وإزالة الشعر الضعیف لیخلفه شعر اقوی وأمکن منه وأنفع للرأس ومع مافیه من التخفیف عن الصبی.(تحفة المودود بأحکام المولود،الباب السادس فی العقیقة وأحکامها،الفصل الحادی عشر فی ذکر الغرض من العقیقة وحکمها وفوائدها،(ص:٦٥)،ط:دار الکتاب العربی).

⇦ لأن الحلق من قبیل إماطة الأذی فإن شعر المولود ضعیف فیحلق لیقوی. (فیض القدیر للمناوی،رقم الحدیث:۵٦٧۴، حرف الزاء،(۳/٦٦)، ط:المکتبة التجاریة مصر).

☆......خ......☆

خلوق

خلوق: یہ مرکب خوشبو ہے جس کا زیادہ تر حصہ زعفران ہوتا ہے۔❶
مزید تفصیل کے لیے ''زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۹)

خنثیٰ کا عقیقہ

خنثیٰ وہ انسان ہے جس میں مذکر اور مؤنث دونوں کی نشانی موجود ہو یا

---

❶ أخرجه ابن حبان في صحيحه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: كانوا في الجاهلية إذا عقوا عن الصبي خضبوا قطنة بدم العقيقة فإذا حلقوا رأس الصبي وضعوها على رأسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجعلوا مكان الدم خلوقا، وزاد أبو الشيخ ونهى أن يمس رأس المولود بدم. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/ ۷۳۱)، ط: دار المعرفة).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، لا يمس الصبي بشيء من دمها، (۹/ ۲۲۳)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ عن عائشة رضي الله تعالى عنها في حديث العقيقة قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة في دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب لا يمس الصبي بشيء من دمها، (۹/ ۳۰۳)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ والخلوق: بفتح الخاء، وهو طيب معروف مركب يتخذ من الزعفران وغيره من أنواع الطيب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ فتح الباري، كتاب النكاح، باب الوليمة ولو بشاة، (۹/ ۲۳۳)، ط: دار المعرفة.

⇦ شرح النووي على الصحيح لمسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، (۲/ ۴۱۶)، ط: قديمي.

کوئی نشانی موجود نہ ہو۔

خنثیٰ کی طرف سے عقیقہ کرنے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ:

☆......اگر وہ مردانہ آلۂ تناسل سے پیشاب کرتا ہے تو وہ شرعاً لڑکے کے حکم میں ہے اس کی طرف سے دو بکروں سے عقیقہ کرنا مستحب ہوگا۔

☆......اور اگر وہ زنانہ شرم گاہ سے پیشاب کرتا ہے تو وہ شرعاً لڑکی کے حکم میں ہے اس کی طرف سے ایک بکرا سے عقیقہ کرنا مستحب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ اس میں پیشاب کرنے کی جگہ کا اعتبار ہے

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خنثیٰ کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''من حیث یبول'' یعنی پیشاب کرنے کی جگہ کا اعتبار ہے اگر مردانہ آلۂ تناسل سے پیشاب کرتا ہے تو مردوں والی میراث پائے گا اور اگر زنانہ شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہے تو عورتوں والی میراث ملے گی۔ ❶

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو اثر منقول ہیں۔ ❷

---

❶ عن ابی صالح عن ابن عباس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن مولود ولد له قبل ودبر من ابن یورث؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یورث من حیث یبول. (الکامل لابن عدی، من اسمه سلیمان برقم: ۷۳۳، سلیمان بن عمرو بن عبدالله بن وهب ابوداود والنخعی کوفی، (۲۲۸/۴)، ط: دار الکتب العلمیة).

⇐ نصب الرایة للزیلعی، کتاب الخنثی، کیفیة إرث الخنثی، (۴۱۷/۴)، ط: مؤسسة الریان بیروت.

⇐ السنن الکبری للبیهقی، کتاب الفرائض باب میراث الخنثی، (۲۶۱/۶)، ط: إداره تالیفات اشرفیه.

❷ عن عبد الاعلی انه سمع محمد بن علی یحدث عن علی فی الرجل یکون له ما للرجل وما للمرأة أیهما یورث؟ فقال: من ایهما بال. (سنن الدارمی، رقم الحدیث: (۲۹۷۰)، کتاب الفرائض باب فی میراث الخنثی، (۳۶۱/۲)، ط: دار الکتاب العربی.

⇐ عن الشعبی عن علی فی الخنثی قال: یورث من قبل مباله. (سنن الدارمی، رقم الحدیث: (۲۹۷۱)، کتاب الفرائض، باب فی میراث الخنثی، (۳۶۱/۲)، ط: دار الکتاب العربی.

☆...... اگر خنثی مردانہ اور زنانہ دونوں جگہوں سے پیشاب کرتا ہے تو اس صورت میں جس آلہ سے پہلے پیشاب نکلتا ہے اس کے مطابق حکم لاگو ہوگا، مردانہ آلہ سے پہلے پیشاب نکلتا ہے تو لڑکا ہے، عقیقہ میں اس کی طرف سے دو بکریاں ذبح کرنا مستحب ہے اور اگر زنانہ عضو سے پہلے پیشاب نکلتا ہے تو لڑکی ہے، عقیقہ میں اس کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے۔

☆...... اور اگر دونوں اعضاء سے ایک ساتھ پیشاب نکلتا ہے، کسی عضو سے پہلے اور کسی عضو سے بعد میں ایسا نہیں ہوتا تو یہ خنثیٰ مشکل ہے، اس کے بارے میں مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ کرنا مشکل ہے، ❶ اور خنثیٰ مشکل کے لیے عقیقہ میں ایک بکری کافی ہے البتہ دو بکریوں سے عقیقہ کرنے میں زیادہ احتیاط ہے۔ ❷

خون سر پر ملنا

''سر پر خون ملنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۶)

---

❶ كتاب الخنثى (وهو ذو فرج وذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا، فإن بال من الذكر فغلام، وإن بال من الفرج فأنثى وإن بال منهما فالحكم للأسبق، وإن استويا فمشكل، ولا تعتبر الكثرة).

قوله: فمشكل) لم يقل مشكله؛ لأنه لم يتعين أحد الأمرين فجاء على الأصل وهو التذكير. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الخنثى، (۷۲۷/۶)، ط: سعيد).

⇦ تبيين الحقائق، كتاب الخنثى، (۲۱۵/۶)، ط: امداديه.

⇦ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الخنثى، (۳۸/۳)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

❷ وعن الخنثى واحدة والاحتياط ثنتان. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۲/۲)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)، ط: مكتبة القدس.

⇦ والأفضل أن يعق عن (غلام) أي ذكر، والأوجه إلحاق الخنثى به ذلك احتياطا (بشاتين). (نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۱۳۶/۸)، ط: دار الفكر، بيروت).

☆......د......☆

دادا پوتے کو کچھ دے تو؟

اگر باپ کے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے نابالغ پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو صرف اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، نابالغ پوتے کے لیے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر پوتا بالغ ہے تو اس چیز پر پوتے کا قبضہ کرنا ضروری ہے ورنہ ہبہ کا اعتبار نہیں ہوگا۔ ❶

دادا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

"عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۰)

دادا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

"نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۲)

---

❶ ولو وهب رجل لابنه الصغير شيئا صحت الهبة، لأن قبض الأب كقبضه، وكذا قبض جده بعده، وقبض وصي الأب والجد بعدهما، حتى لو وهب هؤلاء من الصغير والمال في أيديهم صحت الهبة، ويصيرون قابضين للصغير. (تحفة الفقهاء للسمرقندي، كتاب الهبة، (۱۶۸/۳)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ (وهبة من له ولاية على الطفل في الجملة) وهو كل من يعوله (تتم بالعقد).

قوله: على الطفل) فلو بالغا يشترط قبضه ولو في عياله. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة، (۶۹۳/۵)، ط: سعيد.

⇐ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الهبة، (۳۹۸/۳)، ط: دار المعرفة.

⇐ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الهبة، (۴۹/۳)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

دادی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲۰)

دائی

دائی کو عربی زبان میں ''قابلہ'' کہتے ہیں اور موجودہ دور میں گائنی ڈاکٹر کہتے ہیں جو بچے کی ولادت کے وقت موجود ہوتی ہے اور اس بارے میں سارے کام انجام دیتی ہے۔

آج کل بچوں کی ولادت عام طور پر ہسپتال، میٹرنٹی ہوم اور زچہ بچہ سنٹرز میں ہوتی ہے، اور گائنی ڈاکٹر کی تلاش مشکل ہوتی ہے، دائی (گائنی ڈاکٹر) کو جانور کا سالم ران دینا ویسے بھی فرض واجب اور سنت مؤکدہ نہیں ہے، اس لیے موجودہ دور میں گائنی ڈاکٹر کو ران نہ دینے کی گنجائش ہوگی۔ ❶

دائی ران کے علاوہ گوشت بھی کھا سکتی ہے

جس طرح دائی کو سالم ران دینا مستحب ہے اسی طرح ران کے علاوہ دوسرے حصے کا گوشت دینا بھی جائز ہے، اور جس طرح دائی ران کا گوشت کھا سکتی

---

❶ (القابلة) المرأة التي تساعد الوالدة تتلقى الولد عند الولادة. (المعجم الوسيط، باب القاف، ۲/ ۷۱۲)، ط: دار الدعوة)

⇐ القابلة التي تتلقى الولد عند ولادته. (معجم لغة الفقهاء، حرف القاف، (ص: ۳۵۳)، ط دار النفائس)

⇐ ونقل الرافعي انه يستحب ان يعطي القابلة رجل العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ۱۷/ ۱۱۸)، ط: إدارة القرآن).

⇐ روضة الطالبين، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۳/ ۲۳۳)، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

ہے اسی طرح ران کے علاوہ دوسرا عام گوشت بھی کھا سکتی ہے۔ ❶

دائی کو ران دینا

''ران دائی کو دینا'' (ص:۹۲) اور ''ران اور دائی'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۲)

دائی کو ران دینا ضروری نہیں

دائی کو عقیقہ کے جانور کی سالم ران دینا مستحب اور بہتر ہے، ضروری نہیں ہے اور عقیقہ اس پر موقوف بھی نہیں، بعض لوگ حد سے تجاوز کرتے ہوئے اسے ضروری قرار دیتے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔ ❷

---

❶ ويستحب إعطاء القابلة من العقيقة. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها ..... حكم لحمها وجلدها، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر بيروت)

⇐ اخبرني منصور ان جعفرا حدثهم، قال: سمعت ابا عبدالله يسأل عن العقيقة هل يبعث منها إلى القابلة بشيء أراه؟ قال: نعم. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل السابع عشر في بيان مصرفها، (ص: ۷۱)، ط: دار الكتاب العربي).

⇐ كفايت المفتي، كتاب الأضحية والذبيحة، الباب الخامس: العقيقة، (۲۳۹/۸)، ط: دار الاشاعت.

❷ اما ما يفعل عقيب الصلاة فمكروه، لأن الجهال يعتقدونه سنة وكل مباح يؤدي إليه فمكروه. (كبيري، فصل في مسائل شتى، (ص: ۶۱۷)، ط: سهيل اكيڈمي)

⇐ فيه ان من اصر على مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من اصر على بدعة او منكر. (السعاية، باب صفة الصلاة، قبيل فصل في القراءة، (۲۶۳/۲)، ط: سعيد).

⇐ شرح الطيبي، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، الفصل الأول، (۳۳۶/۲)، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

⇐ مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، الفصل الأول، (۲۶/۳)، ط: رشيديه.

ددھیال میں عقیقہ کرے یا ننھیال میں

بچہ کا عقیقہ ددھیال یعنی باپ دادا کے گھر میں کیا جائے یا ننھیال یعنی بچے کے نانا نانی کے گھر میں اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بچہ ددھیال میں ہے تو ددھیال میں عقیقہ کا جانور ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے، اور اگر بچہ ننھیال میں ہے تو عقیقہ کا جانور ننھیال میں ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ بال اتروانے اور جانور ذبح کرنے کا کام ایک جگہ پر انجام پائے باقی اگر رشتہ دار آپس میں اتفاق سے کسی اور جگہ پر بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مثلاً بچہ ددھیال میں ہے اور عقیقہ کا جانور ننھیال میں ذبح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، یا بچہ ننھیال میں ہے اور عقیقہ کا جانور ددھیال میں ذبح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، عقیقہ ہو جائے گا تاہم جہاں بچہ ہے وہاں عقیقہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ❶

دعا

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے دعا اس طرح پڑھے:

إنی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنیفا وماأنا من المشركین ❷

إن صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی لله رب العالمین

---

❶ یستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووی فی شرح المهذب. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۲٦/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقیقة، (۸/۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ فتاوی محمودیه، كتاب العقیقة، (۱۷/۵۲۹)، ط: فاروقیة.

⇐ كفایت المفتی، كتاب الأضحیة والذبیحة، الباب الخامس: العقیقة، (۸/۲۴۱)، ط: دار الإشاعت.

❷ سورة الانعام: (۷۹)

⇐ فتاوی رحیمیه، كتاب الأضحیة، باب العقیقة، (۱۰/٦۵)، ط: دار الإشاعت.

لاشریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین ❶

اللهم إن هذا عقیقة ابنی (بچے کا نام لے) فإن دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم اجعلها فداء لابنی (بچے کا نام لے) من النار ❷

اور اگر لڑکی ہے تو دعا اس طرح ہوگی

اللهم إن هذه عقیقة بنتی (نام) فإن دمها بدمها وعظمها بعظمها وجلدها بجلدها وشعرها بشعرها اللهم اجعلها فداء لبنتی (نام) من النار.

☆ ......اگر والد کے علاوہ دوسرا کوئی جانور ذبح کرے تو دعا کرتے وقت ''ابنی اور ''بنتی'' کی جگہ بچی یا بچی اور ان کے والد کا نام لے ❸

☆ ......ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللهم منک ولک عقیقة فلان (نام) بسم الله الله أكبر ❹

---

❶ سورة الأنعام، (۱۶۲، ۱۶۳)

⇐ مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰)، ط: قدیمی۔

❷ تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: امدادیه.

⇐ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مکتبة القدس.

❸ واگر ذابح غیر والد طفل باشد بجائے ابنی نام پسر و والد او بگوید واگر عقیقۂ دختر بود بجائے ضمائر مذکر مؤنث بگوید یعنی اللهم هذه عقیقة بنتی فلانة دمها بدمها ولحمها بلحمها تا آخر بگوید۔ (مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰، ۱۴۱)، ط: قدیمی)۔

⇐ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحیة باب العقیقة، (۱۰/ ۶۵)، ط: دار الاشاعت.

❹ عن عائشة رضی الله تعالی عنها وعق رسول الله عن الحسن والحسین شاتین وقال: اذبحوا على اسمه وقولوا: بسم الله الله أكبر اللهم لک وإلیک هذه =

یا یہ پڑھے:

بسم الله والله أكبر اللهم لك وإليك هذه عقيقة فلان.

مزید ''عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (ص:۱۲۳)

دعائے عقیقہ دعائے قربانی کے ساتھ

''عقیقہ کی دعا قربانی کے ساتھ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲۱)

دعوت عقیقہ میں تحفہ لینا

''تحفہ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۳)

دفن کرنا بالوں کو

''بالوں کو دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۴۶)

= عقيقة فلان ..إلخ(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا،باب ما جاء في وقت العقيقة وحلق الراس والتسمية،(۹/۳۰۳)، ط:إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ وقال عطاء:إذاذبحت فقل بسم الله والله أكبر هذه عقيقة فلان .(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا،باب من قال:لاتكسر عظام العقيقة، (۹/۳۰۲)،ط:ادارة تاليفات اشرفيه).

⇦ اذبحوا على اسمه فقولوا:بسم الله اللهم لك وإليك هذه عقيقة فلان ..ابن المنذر عن عائشة.(كنز العمال،رقم الحديث:۴۵۲۹۷،كتاب النكاح ،قسم الأقوال،الباب السابع في بر الأولاد وحقوقهم،الفصل الثاني: في العقيقة،(۱۶/۴۴۲)،ط:مؤسسة الرسالة).

⇦ عن سعيد قال:سئلت قتادة كيف تنحر العقيقة؟قال يستقبل بها القبلة،ثم يضع الشفرة على حلقها ثم يقول: اللهم منك ولك عقيقة فلان(۲م)بسم الله والله اكبر ثم يذبحها. (مصنف ابن ابي شيبة . رقم الحديث: ۲۴۵۷۴، كتاب العقيقة،مايقال على العقيقة إذا ذبحت،(۱۲/۳۲۹)، ط:دار القبلة،مؤسسة علوم القرآن).

دفن کرنا کھال کو

’’کھال کو دفنانا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۰)

دن سے مراد کیا ہے

’’ولادت کا دن‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۱۰)

دو بچوں کا عقیقہ بڑے جانور میں

’’بڑے جانور میں دو بچوں کا عقیقہ‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۵۴)

دودھ

عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے دودھ استعمال کرنا مکروہ ہے، اگر جلد ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑک کر دودھ خشک کر دیا جائے، اور اگر دیر سے ذبح کرنے کا ارادہ ہے تو دودھ نکال کر صدقہ کر دے۔❶

دوسرا عقیقہ کرے تو

’’عقیقہ کون کرے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۸)

---

❶ وكره جز صوفها قبل الذبح لينتفع به..... ويكره الانتفاع بلبنها قبله) كما في الصرف.
قوله: ويكره الانتفاع بلبنها) فإن كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء البارد وإلا حلبه وتصدق به كما في الكفاية. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۹)، ط: سعيد).
❷ المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية، (۸/۴۰۲)، ط: إدارة القرآن.
❸ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية، (۵/۳۰۱)، ط: رشيديه.

دوسری جگہ عقیقہ کرنا

مثلا بچہ سعودی عرب میں ہے اور عقیقہ پاکستان میں کرنا چاہتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن بچہ جہاں موجود ہے وہاں عقیقہ کا جانور ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے۔

''جانور ذبح کرنے کی جگہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۹)

دیر سے عقیقہ کرنے کی صورت میں بال کب اتارے

اگر کسی وجہ سے ساتویں، چودہویں اور اکیسویں دن میں عقیقہ کرنا ممکن نہیں ہوا اور جلدی عقیقہ کرنے کا امکان بھی نہیں ہے، دیر سے کرنے کا ارادہ ہے تو ساتویں، چودہویں یا اکیسویں دن بچے کے سر کے بال اتار دینے چاہئیں، عقیقہ کرنے تک ان بالوں کو رکھنا ضروری نہیں، جب بال ایک دفعہ اتار دیئے بعد میں عقیقہ کے لیے جانور ذبح کرتے وقت دوبارہ بال اتارنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

---

❶ عن الحسن عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى ويحلق رأسه.(سنن النسائي، كتاب العقيقة، باب متى يعق، (۱/۱۸۸)، ط:قديمي).

⇐ ويستحب حلق رأس المولود يوم سابعه.(اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط:ادارة القرآن).

⇐ ويستحب أن يحلق رأسه يوم سابعه.(تحفة المودود باحكام المولود، الباب السابع في حلق رأسه والتصدق بوزن شعره، (ص:۷۷)، ط:دار الكتاب العربي).

⇐ و(ندب) ولو لم يعق عنه حلق رأس المولود ولو انثى و(التصدق) بزنة شعره.(حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، (۲/۳۹۸)، ط:دار الكتب العلمية).

☆......ذ......☆

ذبح اور حلق میں ترتیب

☆......عقیقہ میں عقیقہ کے جانور کو پہلے ذبح کرنا پھر اس کے بعد بچے کے سر کو گنجا کرنا بہتر ہے، اور اگر بچے کے سر کو پہلے حلق کیا پھر جانور کو ذبح کیا تو بھی جائز ہے۔ ❶

ذبح اور حلق میں ترتیب لازم نہیں

☆......عقیقہ کرتے وقت جانور کو ذبح کرنے میں اور بچے کے سر کے بالوں کو حلق کرنے میں ترتیب ضروری نہیں ہے، سلف صالحین سے دونوں طرح منقول ہے لہٰذا جانور پہلے ذبح کیا جائے اور سر کے بال بعد میں صاف کئے جائیں، یا سر کے بال پہلے صاف کئے جائیں اور جانور کو بعد میں ذبح کیا جائے دونوں درست ہے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے بچے کے سر کے بالوں کو صاف کیا جائے پھر جانور کو ذبح کیا جائے ❷ اور حضرت قتادۃ رحمہ اللہ سے منقول ہے

---

❶ يستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووي في شرح المهذب. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۲۶) ط: ادارة القرآن).

⇐ وهل يقدم الحلق على الذبح؟ فيه وجهان (أصحهما) وبه قطع المصنف والبغوي والجرجاني وغيرهم يستحب كون الحلق بعد الذبح وفي الحديث إشارة إليه (والثاني) يستحب كونه قبل الذبح وبهذا قطع المحاملي في المقنع، ورجحه الروياني ونقله عن نص الشافعي. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة، (۸/۴۱۳)، ط: مكتبة الإرشاد).

❷ قال ابن جريج: وجدت كتابا عن عطاء، قال: يبدأ بالحلق قبل الذبح. (مصنف عبد الرزاق، كتاب العقيقة، باب العق يوم سابعه.. إلخ رقم الحديث: (۷۹۷۰)، (۴/۳۳۳)، ط: إدارة القرآن).

کہ پہلے نام رکھا جائے پھر عقیقہ کے جانور کو ذبح کیا جائے پھر بچے کے سر کے بالوں کو صاف کیا جائے۔ ❶

ذبح پہلے کرے

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۱)

ذبح کرنے کا وقت

''ساتویں دن جانور کو کس وقت ذبح کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔
(ص: ۱۰۲)

---

❶ عن قتادة قال: يسمى ثم يعق يوم سابعه ثم يحلق. (مصنف عبد الرزاق، كتاب العقيقة، باب العق يوم سابعه.. إلخ رقم الحديث: (۷۹۶۱)، (۳۳۳/۴)، ط: إدارة القرآن).

⇦ فتح الباري للعسقلاني، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۶/۹)، ط: دار المعرفة.

⇦ أخرج ابن حبان في صحيحه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كانوا في الجاهلية إذا عقوا عن الصبي خضبوا قطنة بدم العقيقة فإذا حلقوا رأس الصبي وضعوها على رأسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجعلوا مكان الدم خلوقا

ولأبي داؤد والحاكم من حديث بريدة كنا في الجاهلية فذكر نحو حديث عائشة وقال: فلما جاء الله بالاسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران وهذا شاهد لحديث عائشة رضي الله عنها اهـ (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

☆……ر……☆

رات کو عقیقہ کا جانور ذبح کیا

رات کو عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے عقیقہ ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد کیا جائے۔ ❶

ران اور دائی

عقیقہ کے جانور کی ران دائی کو دینا ضروری نہیں ہے، اور اگر دے دیں تو کچھ حرج بھی نہیں ہے لیکن کوئی متعین ران دینا ضروری نہیں ہے جو ران چاہے دے سکتا ہے۔ ❷

---

❶ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ فلايجزئ قبلها وذبحها في اليوم السابع يسن والأولى فعلها صدر النهار عند طلوع الشمس بعد وقت الكراهة للتبرك بالبكور. (العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۱۳)، ط: دار المعرفة).

⇦ واختلف أصحاب مالك في مبدأ وقت الإجزاء فقيل: وقت الضحايا، أعني: ضحىً، وقيل: بعد الفجر قياسا على قول مالك في الهدايا. ولاشك أن من أجاز الضحايا ليلا أجاز هذه ليلا. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (۳/۱۵)، ط: دار الحديث، القاهرة).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، العمل في العقيقة، (۱۰/۱۸۵)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ يستحب كون ذبح العقيقة في صدر النهار. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها، وقتها: (۳/۲۷۴۷)، ط: دار الفكر، بيروت.

❷ عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمة عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل وكلوا وأطعموا ولاتكسروا منها عظما. (السنن الكبرى للإمام البيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال: لاتكسر عظام العقيقة .. إلخ، (۹/۳۰۲)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

ران دائی کو دینا

☆......عقیقہ کے جانور کی سامنے کی ران بچے کی دائی کو دینا بہتر اور مستحب عمل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی،

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے جو عقیقہ کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ اس کی ران دائی کو بھیج دو اور باقی خود کھاؤ، کھلاؤ اور اس کی ہڈی نہ توڑو۔❶

☆......دائی کو جانور کی دائیں ران دینا افضل ہے۔❷ اور اگر بکریاں

---

❶ عن جعفر بن محمد عن ابيه أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمه عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابله منها برجل وكلوا واطعموا ولاتكسروا منها عظما. (السنن الكبرى للإمام البيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال لاتكسر عظام العقيقة..إلخ، (۹/ ۳۰۲)، ط: إداره تاليفات اشرفيه).

⇦ عن علي رضي الله تعالى عنه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم امر فاطمة رضي الله تعالى عنها فقال زني شعر الحسين وتصدقي بوزنه فضة واعطي القابلة رجل العقيقة.........

وفي رواية: أن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه أعطى القابله رجل العقيقة، ورواه حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه و آله وسلم مرسلا في أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ماجاء في التصدق بزنة شعره فضة وماتعطى القابلة، (۹/ ۳۴)ط: إداره تاليفات اشرفيه).

❷ وتعطى القابلة رجلها الأمر عليه الصلاة والسلام فاطمة رضي الله عنها بإعطائها إياها، واليمنى أولى. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

⇦ الأفضل اعطاء رجلها أي إلى اصل الفخذ فيما يظهر، والأفضل اليمين للقابلة.

(قوله: اليمين) الأولى اليمنى كما في النهاية. (قوله للقابلة) متعلق بالإعطاء. (حواشي الشرواني وابن القاسم على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۹/ ۳۶۰)، ط: داراحياء التراث العربي).

⇦ نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۸/ ۱۴۷)، ط: دار الفكر.

⇦ إعانة الطالبين، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۲/ ۳۳۶)، ط: دار إحياء التراث العربي.

زیادہ ہوں اور دائی ایک ہو تو سب کی رانیں اسے دینا مستحب ہے، اور اگر دائی متعدد ہوں اور جانوروں کی رانیں برابر ہوں تو ہر ایک دائی کو ایک ایک ران دے دیں، اور اگر بکریاں کم ہوں تو سب رانیں دایوں کو مشترکہ طور پر دے دیں پھر وہ آپس میں تقسیم کرلیں اور اگر ان میں سے بعض دائیں لینے سے دستبردار ہوجائیں تو باقی دایوں میں تقسیم کردی جائیں۔

اور اگر ایک ہی عقیقہ کا جانور ہے اور دائی متعدد ہیں تو سب کو مشترکہ طور پر دیدیں تاکہ وہ آپس میں تقسیم کرلیں اور اگر کوئی دستبردار ہوجائے تو باقی کو دیدیں۔ ①

ران دائی کو دینے کی حکمت

دائی کو عقیقہ کے جانور کی سالم ران دینے میں حکمت یہ ہے کہ اس میں نیک فالی ہے کہ بچہ اپنی ٹانگ پر چلتا پھرتا زندگی گزارے۔ ②

---

① قوله: (ليطعمها) اى كسائر الولائم إلا رجلها فتعطى نيئة للقابلة لخبر الحاكم السابق والأفضل كونها الرجل اليمنى ولو تعددت الشياه اعطيت الأرجل كلها إن اتحدت القابلة، فإن تعددت ايضا وكان تعدد الشياه مماثلا لعددهن اعطيت كل قابلة رجلا، فإن كان عدد الشياه اقل من عددهن اعطيت لهن لم يقسمنها او يسامح بعضهن بعضا كما لو اتحدت العقيقة وتعددت القابلة، فتعطى رجلها لهن ويقسمنها او يسامحن. (حاشية الباجورى على ابن قاسم الغزى، كتاب الأطعمة، فصل فى احكام العقيقه، (۲/ ۳۲۴)، ط: داراحياء التراث العربى بيروت.

⇐ إعانة الطالبين للبكرى، كتاب الحج مطلب: العقيقة (۲/ ۳۳۶)، ط: دار احياء التراث العربى.

② والحكمة فى ذلك التفاؤل بأن المولود يعيش ويمشى على رجله. (حاشية الباجورى على ابن قاسم الغزى، كتاب الأطعمة فصل فى احكام العقيقه، (۲/ ۳۲۴)، ط: داراحياء التراث العربى بيروت).

⇐ إعانة الطالبين للبكرى، كتاب الحج مطلب: العقيقة (۲/ ۳۳۶)، ط: دار احياء التراث العربى.

⇐ حاشية البجيرمى على الخطيب، كتاب الصيد والذبائح فصل فى العقيقة، (۴/ ۳۳۵)، ط: دارالفكر بيروت.

رسم

بعض علاقوں میں عورتیں یہ کہتی ہیں کہ اگر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس کے سر کے بال مخصوص جگہ پر اتروائیں گی، اور بکرے کی قربانی بھی وہاں جا کر کریں گی اور لڑکا پیدا ہونے کے بعد کئی ماہ تک اس کے بال اتروانے سے پہلے اپنے اوپر گوشت کھانا حرام سمجھتی ہیں اور پھر کسی دن مرد اور عورتیں ڈھول کے ساتھ اس جگہ پر جا کر لڑکے کے سر کے بال اترواتے ہیں اور بکرے ذبح کر کے وہاں ہی گوشت پکا کر کھاتے ہیں، یہ تمام چیزیں شریعت سے ثابت نہیں ہیں اس لیے ان تمام رسوم کو ترک کرنا ضروری ہے۔ ❶

---

❶ عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم: من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد. (الصحیح للبخاری، کتاب الصلح بباب إذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، (۱/ ۳۷۱)، ط: قدیمی).

⇐ وفی الرد: بأنها (ای البدعة) ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن علم أو عمل أو بنوع شبهة أو استحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما. (شامی، کتاب الصلاة بباب الإمامة مطلب: البدعة خمسة أقسام، (۱/ ۵٦۰)، ط: سعید).

⇐ ومنها: التزامات الکیفیات والهیئات المعینة، کالذکر بهیئة الاجتماع علی صوت واحد واتخاذ یوم ولادة النبی صلی الله علیه وسلم عیدا، وما أشبه ذلک. ومنها: التزام العبادات المعینة فی أوقات معینة لم یوجد لها ذلک التعیین فی الشریعة. (الاعتصام للشاطبی، الباب الأول فی تعریف البدع وبیان معناها، (ص: ۲۵)، ط: دار الکتاب العربی).

⇐ من اصر علی امر مندوب وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشیطان من الإضلال فکیف من اصر علی بدعة او منکر. (مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، (۳/ ۲٦)، ط: رشیدیه).

⇐ وفی البحر: ولأن ذکر الله تعالی إذا قصد به التخصیص لوقت دون وقت او بشیء دون شیء لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع به، لأنه خلاف المشروع. (البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب العیدین تحت قوله: غیر مکبر و متنفل قبلها، (۲/ ۱۵۹)، ط: سعید).

رشتہ داروں کا حصہ متعین نہیں

''والدین وغیرہ کا حصہ متعین نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۹)

رقم صدقہ کرنا

عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور کو ذبح کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کسی نے عقیقہ کا جانور ذبح نہیں کیا اس کی قیمت کی رقم ضرورت منداور غریب لوگوں کو صدقہ کر دی تو عقیقہ ادا نہیں ہوگا باقی صدقہ کا ثواب مل جائے گا اور عقیقہ دوبارہ جانور ذبح کر کے ادا کرنا پڑے گا۔ ❶

رکن عقیقہ

عقیقہ کا رکن مخصوص حیوان کو ذبح کرنا ہے۔

رہن ہونا عقیقہ کے عوض

عقیقہ کے عوض بچے کے رہن ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ بچہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے، مالداروں کی جانب سے عقیقہ کرنا اس کا شکرانہ ادا

---

❶ وذبحها أفضل من التصدق بقيمتها.

قوله: أفضل من التصدق) فلعل المراد أن ثواب الذبح للعقيقة أفضل من التصدق بقيمتها مع كونه ليس عقيقة. (حواشي الشرواني وابن قاسم العبادي على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۹/۳۵۷)، ط: دار إحياء التراث العربي ببيروت).

☜ لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها في الوقت لايجزيه عن الأضحية. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۶)، ط: سعيد).

☜ فإن تصدق بعينها في أيامها فعليه مثلها مكانها، لأن الواجب عليه الإراقة. (شامي، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۰)، ط: سعيد).

کرنا، گویا اس بچہ کا فدیہ اور بدلہ ادا کرنا ہے، جب تک یہ شکریہ پیش نہیں کیا جائے گا اور فدیہ اور بدلہ ادا نہیں کیا جائے گا بچہ رہن میں باقی رہے گا۔ ❶

---

❶ عن سمرة رضي الله عنها قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي).

⇐ والمعنى: أنه كالشيء المرهون لا يتم الانتفاع به دون فكه، والنعمة إنما تتم على المنعم عليه بقيامه بالشكر، ووظيفة الشكر في هذه النعمة ما سنه نبيه النبي صلى الله عليه وسلم وهو أن يعق عن المولود شكر الله تعالى وطلبا لسلامة المولود. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (٨/٧٨)، ط: رشيديه).

⇐ حاشية السندي على النسائي، كتاب العقيقة، (٢/١٨٨)، ط: قديمي.

☆......ز......☆

زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کا لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری یا بکرا ذبح کرتا، اور اس کے خون سے بچے کے سر کو رنگ کر دیتا، پھر جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہدایت کے مطابق ہمارا طریقہ یہ ہوگیا کہ ہم ساتویں دن عقیقہ کی بکری یا بکرے کی قربانی (ذبح) کرتے ہیں اور بچے کا سر صاف کرا کے (منڈوا کے) اس کے سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔ ❶

---

❶ عن بريدة قال كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها، فلما جاء الإسلام كنا نذبح شاة يوم السابع ونحلق رأسه، ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي).

⇦ عبدالله بن بريدة عن أبيه قال: كنا في الجاهلية إذا ولد لنا غلام ذبحنا عنه شاة ولطخنا رأسه بدمه فلما كان الاسلام كنا إذا ولد لنا غلام ذبحنا عنه شاة وحلقنا رأسه ولطخنا رأسه بزعفران. قال في التلخيص: صحيح على شرط البخاري ومسلم. (مستدرك الحاكم، رقم الحديث: ٧٥٩٣، كتاب الذبائح، (٢٦٦/٣)، دار الكتب العلمية).

⇦ سنن أبي داؤد، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (٣٥/٢)، ط: رحمانيه.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبي بشيء من دمها، (٣٠٣/٩)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

⇦ جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد، كتاب الذبائح، العقيقة والفرع والعتيرة، (٥٥٧/٢)، ط: إدارة القرآن.

⇦ والخلوق: بفتح الخاء، وهو طيب معروف مركب يتخذ من الزعفران وغيره من أنواع الطيب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٣٠٩/٨)، ط: دار المعرفة).

⇦ فتح الباري، كتاب النكاح، باب الوليمة، ولو بشاة، (٢٣٣/٩)، ط: دار المعرفة.

⇦ شرح النووي على الصحيح لمسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، (٤١٦/٢)، ط: قديمي.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا:

اجعلوا مكان الدم خلوقا

یعنی بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق لگایا کرو۔

''خلوق'' ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔

زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا

اگر بچہ زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا تو اس کی طرف سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔[1]

زندہ جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا

''جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۷۰)

---

[1] ولو مات المولود قبل السابع استحب العقيقة عندنا. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وإن مات قبل السابع عق عنه. (المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، (۵۲۳/۷)، ط: إدارة الطباعة المنيرية).

⇐ شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۲/۸)، ط: مكتبة الإرشاد.

☆......مسئلہ......☆

سات اعمال

بچے کی ولادت کے ساتویں دن سات اعمال کرنا سنت ہے۔

(۱) بچے کا نام رکھنا (۲) ختنہ کرنا (۳) بال اتارنا (۴) اگر بچی ہے تو اس کے کان چھیدنا (۵) عقیقہ کرنا (۶) بچے کے سر کو عقیقہ کے خون سے رنگنا (یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے لہٰذا بچے کا سر عقیقہ کے خون سے رنگنا منع ہے اس کی جگہ پر زعفران سے سر کو رنگنے کا حکم ہے) (۷) سر کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کرنا۔

مذکورہ چھ اعمال میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے، تاہم عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے نام رکھنا بہتر ہے تاکہ عقیقہ کی دعا میں نام لیا جاسکے، لیکن اگر نام نہیں رکھا ویسے ہی عقیقہ کی نیت کر لی یا عقیقہ کی دعا میں ''ھذا عقیقة فلان'' کہتے وقت بچہ کا تصور کر لیا تو بھی عقیقہ درست ہوجائے گا۔[1]

---

[1] ابن عباس رضی الله عنهما قال: سبعة من السنة في الصبي يوم السابع يسمى ويختن ويماط عنه الأذى، وتثقب اذنه ويعق عنه ويلطخ راسه بدم عقيقته، ويتصدق بوزن شعره ذهبا او فضة. للأوسط، وفي اعذب الموارد تحته، ورجاله ثقات، كذا في مجمع الزوائد. (جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد، رقم الحديث: (۳۹۹۵)، كتاب الذبائح، العقيقة والفرع والعتيرة، (۲/۵۵۸)، ط: إدارة القرآن).

☜ مجمع الزوائد، رقم الحديث: ۶۲۰۳، كتاب الصيد والذبائح باب مايفعل بالمولود، (۴/۵۹)، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

☜ مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، باب السنة في المولود من العقيقة والختان وغير ذلك، (۳/۳۳۴)، ط: مكتبة الرشد.

☜ المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف من اسمه احمد، رقم الحديث: (۵۵۸)، (۱/۱۷۶)، ط: دار الحرمين، القاهرة. =

ساتویں دن جانور کس وقت ذبح کرے

ساتویں دن سورج طلوع ہونے کے بعد عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے اس میں برکت زیادہ ہے۔ ❶

ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ

ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو، اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے، یعنی اگر بچہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو پیدا ہوا تو جمعرات کو عقیقہ کر دے، اور اگر جمعرات کو پیدا ہوا تو بدھ کو عقیقہ کر دے، چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا، باقی عقیقہ ساتویں یا

= ⇦ عن بريدة رضی الله تعالى عنه قال: كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمی).

⇦ سنن أبی داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (٣٥/٢)، ط: رحمانيه.

⇦ ويستحب ان يسمى المولود فی اليوم السابع ويجوز قبله وبعده. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة، (٣١٥/٨)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ واخذ منه بعض المالكية انه يسن ان يسمى ساعة ولادته وذهب الجمهور إلى ان السنة تاخيرها إلى يوم السابع تعلقا بخبر يوم سابعه وجمع ابن بزيزه بان التسمية يوم الولادة والدعاء يوم السابع. (فيض القدير للمناوی، رقم الحديث: ٩٦٣٧، حرف الواو، (٣٦٥/٦)، ط: المكتبة التجارية الكبرى مصر).

❶ وذبحها فی اليوم السابع يسن والأولى فعلها صدر النهار عند طلوع الشمس بعد وقت الكراهة للتبرك بالبكور. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص. ٢٤٠)، ط: مكتبة القدس.

⇦ الفقه الإسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثانی: العقيقة وأحكامها، وقتها، (٢٧٤٧/٤)، ط: دار الفكر بيروت.

چودہویں یا اکیسویں دن کرنا مستحب ہے۔ ❶

ساتویں دن عقیقہ کیوں کیا جاتا ہے

ساتویں روز عقیقہ کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پیدائش اور عقیقہ میں کچھ فاصلہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ سب گھر والے زچہ (ماں) اور بچہ کی خبر گیری میں شروع شروع میں مشغول رہتے ہیں، ایسے وقت میں ان کو عقیقہ کا حکم دے کر ان کے کام کو اور زیادہ بڑھا دینا مناسب نہیں۔

نیز یہ کہ بعض لوگوں کو بعض علاقوں میں اسی وقت بکری یا جانور وغیرہ دستیاب نہیں ہوتے بلکہ تلاش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، یا منڈی کے دن آنے کا انتظار کرنا پڑتا ہے، لہٰذا اگر بچہ کی ولادت کے پہلے ہی دن عقیقہ کو مسنون کیا جاتا تو لوگوں کو دقت ہو جاتی، اس لیے سات دن کا فاصلہ ایک مناسب اور کافی

---

❶ قوله: يوم سابعه أي: يوم سابع ولادته وذلك بأن تذبح قبل يوم من ولادته في اليوم الذي سبق يوم ولادته، فمثلا: إذا ولد يوم الأربعاء تذبح يوم الثلاثاء، وإذا ولد يوم الإثنين تذبح يوم الأحد وهلم جرا. (فتح ذي الجلال والإكرام بشرح بلوغ المرام، كتاب الأطعمة، باب العقيقة، وقت العقيقة والحلق، (٦/ ٩٤)، ط: المكتبة الإسلامية).

❷ وليس من السبعة يوم الولادة خلافا للشيخين ولو ولد ليلا حسبت الذبيحة من صبيحته (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه)

❸ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٤٠)، ط: مكتبة القدس

❹ وفي رواية ابن وهب عن مالك أن من لم يعق عنه في السابع الأول عق عنه في السابع الثاني. قال ابن وهب ولا بأس أن يعق عنه في السابع الثالث ونقل الترمذي عن أهل العلم أنهم يستحبون أن تذبح العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ فيوم الرابع عشر فإن لم يتهيأ عق عنه يوم أحد وعشرين (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٩/ ٥٩٠)، ط: دار المعرفة)

❺ جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ما جاء في العقيقة، (١/ ٢٧٨)، ط: سعيد

مدت ہے اتنی مدت میں تلاش کر کے جانور کا انتظام کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ ❶

معارف الحدیث میں ہے کہ پیدائش ہی کے دن عقیقہ کرنے کا حکم غالبا اس لیے نہیں دیا گیا کہ اس وقت گھر والوں کو زچہ (ماں) کی دیکھ بھال کی فکر ہوتی ہے، علاوہ ازیں اسی دن بچے کا سر صاف کرا دینے (بال کٹا دینے) میں طبی اصول پر نقصان کا بھی خطرہ ہے، ایک ہفتہ کی مدت ایسی ہے کہ اس میں زچہ (بچہ کی ماں) بھی عموماً ٹھیک ہو جاتی ہے، اور بچہ بھی سات دن تک اس دنیا کی ہوا کھا کر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کا سر صاف کرا دینے میں نقصان کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ ❷

ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکا

اگر ساتویں دن عقیقہ نہیں کر سکا، تو جب بھی عقیقہ کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے۔

مزید ''ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

ساتویں دن کے چھ اعمال

''سات اعمال'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۱)

ساتویں روز حلق کرنے کی حکمت

پیدائش کے دن ہی بچے کے سر کے بال صاف کرا دینے سے طبعی طور پر

❶ وأما تخصيص اليوم السابع فلأنه لابد من فصل بين الولادة والعقيقة فإن أهله مشغولون بإصلاح الوالدة والولد في أول الأمر، فلايكلفون حينئذ بما يضاعف شغلهم، وأيضاً فرب إنسان لايجد شاة إلا بسعي فلو سن كونها في أول يوم لضاق الأمر عليهم، والسبعة أيام مدة صالحة للفصل المعتد به غير الكثير. (حجة الله البالغة من أبواب تدبير المنزل، (۲/۲۲۳)، ط: دار الجيل، بيروت).

❷ معارف الحديث، كتاب المعاشرت والمعاملات، عقيقه، (۲/۷۲)، ط: دار الاشاعت.

ضرر اور نقصان کا خطرہ ہے، ایک ہفتہ کی مدت مناسب وقفہ ہے، کیونکہ اس وقفہ میں بچہ اس دنیا کی ہوا کھا کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کے سر کے بال صاف کرا دینے سے نقصان اور ضرر کا خطرہ نہیں ہوگا۔ ❶

سارا گوشت رکھ لینا

''گوشت سارا رکھ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۵)

سر اور نائی

عقیقہ کے جانور کا سر بال بنانے والے نائی کو دینا ضروری نہیں ہے، اور اگر دے دیں تو کچھ حرج بھی نہیں، مگر کچھ ضروری بات بھی نہیں ہے، جانور میں سے جو چیز چاہے اس کو دے سکتے ہیں سر کی تعیین کرنا ضروری نہیں ہے۔

عوام میں مشہور ہے کہ عقیقے کے جانور کا سر بچے کے سر کے بال منڈوانے والے کو دینا ضروری ہے، یہ بات درست نہیں، معتبر کتابوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، بلکہ اگر سر منڈوانے کی اجرت کے طور پر دیا جائے تو سر کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے کیونکہ عقیقہ کے جانور کا کوئی جزء اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ''مالا بدمنہ'' رسالہ احکام عقیقہ میں عقیقہ کے جانور کا سر نائی کو دینا مستحب لکھا ہے، لیکن اس کے مستحب ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ ❷

---

❶ معارف الحدیث، کتاب المعاشرت و المعاملات، عقیقہ، (۶/ ۲۷۲)، ط: دار الاشاعت.

❷ ولا يعطى اجر الجزار منها؛ لأنه كبيع (الدر المختار)

ولا يعطى اجر الجزار منها لقوله عليه السلام لعلي رضي الله تعالى عنه، "تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط اجر الجزار منها شيئا. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۸، ۳۲۹)، ط: سعيد. =

سر پر خون ملنا

بعض لوگ عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے بعد اس کا خون بچے کے سر پر ملتے ہیں یہ درست نہیں ہے بلکہ بچے کے سر پر زعفران، خلوق یا صندل ملا جائے۔❶

= ⇐ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطى جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطى في أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل العشرون في حكم جلدها وسواقطها، (ص: ٧٠) ط: دار الكتب العلمية بيروت).

⇐ ولا يعط أجرة الجزار منها شيئا لما لو أعطاه لفقره أو على وجه الهدية فلا بأس به. (حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٨٦)، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

⇐ الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الأول: الأضحية، المبحث السادس: أحكام لحوم الضحايا، (٣/ ٦٣٢)، ط: دار الفكر بيروت).

⇐ مستحب است کہ بر جانور عقیقہ بہ حجام..... دہند۔ (مالا بدمنہ بر رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ١٧٨)، ط: قدیمی)۔

❶ عن أيوب بن موسى أن يزيد بن عبد المزني حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعق عن الغلام ولا يمس رأسه بدم. (سنن ابن ماجه، أبواب الأضاحي، باب العقيقة، (ص: ٢٢٨)، ط: قديمي).

⇐ عن الحسن ومحمد: أنهما كرها أن يلطخ رأس الصبي بشيء من دم العقيقة وقال الحسن: الدم رجس. (مصنف ابن أبي شيبة، برقم الحديث: ٢٢٧٤٩، كتاب العقيقة، من قال: لا تكسر للعقيقة عظم، (١٢/ ٣٢٩)، ط: دار القبلة، مؤسسة علوم القرآن).

⇐ وشذ الحسن وقتادة فقالا: يمس رأس الصبي بقطنة قد غمست في الدم. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (٣/ ١٦)، ط: دار الحديث، القاهرة).

⇐ عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال: كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي).

⇐ عن عائشة رضي الله تعالى عنها في حديث العقيقة قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة في دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب لا يمس الصبي بشيء من دمها، (٩/ ٣٠٣)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

سر پر ملنے کی چیزیں

نوزائید بچے کے سر کے بال اتار کر سر پر کچھ مل لینا بھی مستحب ہے، کتابوں میں تین چیزوں کا ذکر ملتا ہے۔ (۱) زعفران۔ (ص:۴۴) (۲) خلوق۔ (ص:۸۰) (۳) صندل۔ (ص:۱۱۴) تینوں کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔

سر قصائی کو دینا

عقیقہ کے جانور کا سر قصائی کو اجرت میں دینا صحیح نہیں، اور اگر اجرت کے بغیر ایسے دے دے تو منع نہیں ہے، غرض کہ عقیقہ کے جانور کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرنا چاہیے جو قربانی کے جانور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ [1]

سر مونڈھتے وقت فوراً جانور ذبح کرنے کا حکم

"عقیقہ کے جانور کو کب ذبح کیا جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۱)

---

[1] ولایعطی اجر الجزار منها، لأنه کبیع.

ولایعطی اجر الجزار منها لقوله علیه الصلاة والسلام لعلی رضی الله تعالی عنه: تصدق بجلالها، وخطامها ولاتعط اجر الجزار منها شیئا. (شامی، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۸)، ط.سعید).

[2] عن الحسن انه قال: یکره أن یعطی جلد العقیقة والأضحیة علی أن یعمل به، قلت: معناه یکره أن یعطی فی اجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود باحکام المولود، الباب السادس فی العقیقة واحکامها، الفصل العشرون فی حکم جلدها وسواقطها، (ص:۷۰)، ط: دار الکتب العلمیة).

[3] ولایعط اجرة الجزار منها شیئا، أما لو اعطاه لفقره او علی وجه الهدیة، فلابأس به. (حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الأضحیة، (۶/۴۸۶)، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت).

[4] الفقه الإسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحیة والعقیقة، الفصل الأول: الأضحیة، المبحث السادس: احکام لحوم الضحایا، (۴/۲۷۴۱)، ط: دار الفکر بیروت).

سرنائی کو دینا

"سر اور نائی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۵)

سفارش اور عقیقہ

احادیث میں آتا ہے کہ بچہ ماں باپ کے لیے سفارش کرے گا اور وہ ان کا شفیع ہوگا لیکن اگر عقیقہ کرنے کی حیثیت ہونے کے باوجود عقیقہ نہیں کیا، اور بچپن ہی میں بچہ کا انتقال ہوگیا تو ماں باپ کے لیے سفارش نہیں کرے گا، گویا جس طرح گروی رکھی ہوئی چیز کام میں نہیں آتی، یہ بچہ بھی ماں باپ کے کام نہیں آئے گا۔●

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**كل غلام رهينة بعقيقته**"
: بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں مرہون ہوتا ہے "مرہون" کا یہی مطلب ہے جو اوپر لکھا گیا۔

● عن يحيى بن حمزة قال: قلت لعطاء الخراساني ما مرتهن بعقيقة؟ قال: يحرم شفاعة ولده. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة، (۹/۲۹۹)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه)

قال الخطابي: اختلف الناس في هذا وأجودها ما قاله أحمد بن حنبل: معناه إذا مات طفلا ولم يعق عنه لم يشفع في والديه وروي عن قتادة أنه يحرم شفاعتهم. (الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۳۸)، ط: دار الكتب العلمية).

قال التوربشتي: لا أعلم أن الإمام أحمد ما ذهب إلى هذا القول إلا بعد ما تلقى من الصحابة والتابعين على أنه إمام من أئمة الكتاب، يجب أن يتلقى كلامه بالقبول وتحسين الظن به. (الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۳۸)، ط: دار الكتب العلمية).

وأجود ما قيل فيه ما ذهب إليه أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى قال: هذا في الشفاعة، يريد أنه إذا لم يعق عنه، فمات طفلا لم يشفع في أبويه. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/۵۹۴)، ط: دار المعرفة، بيروت).=

سوار ہونا

عقیقہ کے جانور پر سوار ہونا، بوجھ لادنا اور کرایہ وصول کرنا جائز نہیں ہے اگر کرایہ وصول کرلیا ہے تو اسے صدقہ کرنا ضروری ہے۔

اور اگر جانور پر سوار ہونے یا بوجھ لادنے کی وجہ سے جانور کی قیمت کم ہوگئی ہے تو جتنی قیمت کم ہوگئی ہے اتنی قیمت صدقہ بھی کردے۔ ❶

سونا صدقہ کرنا

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بالوں کو صاف کرنے کے بعد بالوں کے برابر چاندی کی بجائے سونا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

=⇐ شرح السنۃ(٦/ ٣٧٣) کتاب الصید والذبائح،باب العقیقة،ط:دار الفکر، بیروت.

⇐ تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل الحادي عشر،(ص:٥٧)ط:دار الكتب،بيروت.

⇐ قال الإمام أحمد رحمه الله تعالى:معناه أنه محبوس عن الشفاعة في أبويه والرهن في اللغة:الحبس وقال الله تعالى: كل نفس بما كسبت رهينة،وظاهر الحديث أنه رهينة في نفسه ممنوع محبوس عن خير يراد به..إلخ (زاد المعاد،فصل في هديه صلى الله تعالى عليه وسلم في العقيقة،(ص:٣٢٦)، ط:دار الفكر،بيروت).

❶ ويكره ركوبها واستعمالها كما في الهدى،فإن فعل فنقصها فعليه التصدق بما نقص وإن آجرها تصدق بأجر.(الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها،(٥/ ٣٠١)، ط:رشيديه).

⇐ وإذا اشترى بعيرا أو بقرة،وأوجبها أضحية،كره له ركوبه واستعماله وإن فعل ذلك ونقصه تصدق بما نقصه،وإن آجره تصدق بأجره.(المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية،(٨/ ٤٧١)، ط:إدارة القرآن).

⇐ الفتاوى التاتارخانيه،كتاب الأضحية،الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية، (١٧/ ٤٤٢)،ط:مكتبه فاروقيه.

چاندی صدقہ کرنے کی حکمت یہ تھی کہ وہ سستا ہے اور ہر شخص کو آسانی کے ساتھ دستیاب ہوتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص چاندی کی بجائے سونا صدقہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے درست ہے۔ ❶

سید کو کھال کی رقم دینا

''کھال کی قیمت سید کو دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۱)

---

❶ ابن عباس قال سبعة من السنة في الصبي ... ويتصدق بوزن شعره ذهبا أو فضة.
(جمع الفوائد، كتاب الذبائح، العقيقة والفرع والعتيرة، (۲/۵۵۷)، ط: إدارة القرآن).
⇦ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الحادي عشر في ذكر الغرض من العقيقة وحكمها وفوائدها، (ص: ۶۳) ط: دار الكتاب العربي.
⇦ بذل المجهود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۱۳/۷۹)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.
⇦ شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (۶/۳۳۶)، ط: سعيد.
⇦ وأما تخصيص الفضة فلأن الذهب أغلى ولا يجده إلا غني. (حجة الله البالغة، أبواب تدبير المنزل، "العقيقة"، (۲/۲۲۳)، ط: دار الجيل، بيروت).

☆......فقہ......☆

شادی کی دعوت میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا

عقیقہ کا گوشت کسی قسم کے عوض کے بغیر مفت میں کھلانا چاہیے لہٰذا اگر شادی کی تقریب میں کھانا کھلا کر لفافے اور پیسے وصول کیے جاتے ہیں تو اس میں عوض اور بدلہ ہونے کا شبہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ کا گوشت شادی کی دعوت میں کھلانا صحیح نہیں ہوگا، اور اگر شادی کی دعوت میں لفافے اور پیسے وصول نہیں کیے جاتے ہیں تو عقیقہ کا گوشت شادی کی دعوت میں کھلانے کی گنجائش ہوگی۔ ❶

---

❶ حکم اللحم کالضحایا،یؤکل من لحمها،ویتصدق منه،ولایباع شیء منها. (الفقه الاسلامی وادلته،الباب الثامن:الأضحية والعقيقة، الفصل الثانی:العقيقة واحكام المولود، المبحث الأول:العقيقة،......حكم لحمها وجلدها، (۲۷۳۹/۴)،ط:دار الفكر،بيروت).

☜ واما حكم لحمها وجلدها وسائر اجزائها فحكم لحم الضحايا في الأكل والصدقة ومنع البيع. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة،(۳۳۰/۱)، ط:فاران اكيڈمی).

☜ وماقاله يقتضي ان سنة العقيقة أن يطعم منها الناس في مواضعهم؛لأنها نسك كالأضحية والهدى، فإن فضل منها شيء وأراد أن يدعو إليه من يخصه من جار أو صديق،فلابأس بذلك، كالأضحية. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة،لايباع لحمها ويكسر عظامها ويؤكل لحمها، (۱۹۸/۱۰)،ط:دار القلم،دمشق).

☜ (ولايباع من لحمها شيء ولاجلدها)قال الباجي:لأنه بعد الذبح لايبقى فيها من معنى الملك أكثر من الانتفاع بها والتصدق. (أوجز المسالك ، كتاب العقيقة،(۱۹۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق)

☜ العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهي ذبح شاة في سابع الولادة وضيافة الناس. (الهندية، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون،(۳۶۲/۵)، ط: رشيديه).

☜ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية،باب العقيقة،(۶۱/۱۰، ۶۲)، ط:دار الإشاعت.

شفاعت نہیں کرے گا

''سفارش اور عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۸)

شوہر کا بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا

''بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۰۰)

☆ ...... ص ...... ☆

صاحب حیثیت کون ہے؟

بچہ پیدا ہونے کے بعد صاحب حیثیت والد پر بچے کا عقیقہ کرنا مستحب ہے، لیکن جس طرح زکوٰۃ، حج، صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ میں صاحب حیثیت ہونے کے لیے ایک نصاب مقرر ہے عقیقہ مستحب ہونے کے لیے اس طرح کوئی نصاب متعین اور مقرر نہیں ہے بلکہ عقیقہ کے بارے میں صاحب حیثیت سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس عقیقہ کا جانور خرید کر ذبح کرنے کی گنجائش موجود ہو، اس کام کے لیے قرض لینے کی ضرورت نہ پڑی ہو، یا اگر تنخواہ دار آدمی ہے تو عقیقہ کرنے کے بعد تنخواہ ملنے تک قرض وغیرہ لیے بغیر گھر کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں یا آمدنی والا آدمی ہے تو عقیقہ کرنے کے بعد آمدنی حاصل ہونے تک گھر کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں تو وہ صاحب حیثیت ہے، اور اگر عقیقہ کرنے کے بعد گھر کے اخراجات چلانے کے لیے قرض لینا پڑے گا تو وہ صاحب حیثیت نہیں ہے ایسا شخص عقیقہ نہ کرے گھر کے لازمی اخراجات ہی پورے کرے، یہ ذمہ داری مقدم ہے۔ ❶

---

❶ قال في السراج الوهاج في كتاب الأضحية مانصه: مسألة: العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: مكتبه امداديه).

○ ويشترط في المطالب بالعقيقة عندهم: أن يكون موسرا بأن يقدر عليها فاضلة عن مؤنته ومؤنة من تلزمه نفقته. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة "من تطلب منه العقيقة، (۳۰/ ۲۷۸)، ط: دار الصفوة، مصر).

○ ونفقة الغير تجب بأسباب ثلاثة: زوجية، وقرابة، وملك لتجب للزوجة على زوجها؛ لأنها جزاء الاحتباس، وكل محبوس لمنفعة غيره يلزمه نفقته. (الدر المختار مع الرد، كتاب النكاح، باب النفقة، (۳/ ۵۷۲)، ط: سعيد). =

صحابۂ کرام کی طرف سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۔۱۹)

صحابۂ کرام کے نام سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۔۱۹)

صندل

صندل ایک قسم کی خوشبودار لکڑی ہے، سفید بھی ہوتی ہے اور سرخ بھی صندل کو پتھر پر گھسنے کے بعد جو مواد نکلتا ہے اس کو لگایا جاتا ہے۔

''مالا بدمنہ'' میں ہے کہ بچے کے سر پر زعفران یا صندل مل لینا چاہیے۔ ●

= ⇦ (وتجب) النفقة بأنواعها على الحر (لطفله) يعم الأنثى والجمع (الفقير) الحر. (الدر المختار مع الرد، كتاب النكاح، باب النفقة، مطلب الصغير والمكتسب نفقته في كسبه لا على أبيه، (۳/۶۱۲)، ط: سعيد).

⇦ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/۶۱)، ط: دار الإشاعت.

● بر سر مولود زعفران یا صندل بمالد۔ (مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص:۱۴۰)، ط: قدیمی)

⇦ (الصندل) شجر خشبه طيب الرائحة يظهر طيبها بالدلك وبالإحراق ولخشبه ألوان مختلفة حمر وبيض وصفر. (المعجم الوسيط، باب الصاد، (ص:۵۲۵)، ط: دار الدعوة).

☆......ع......☆

عام دنوں میں بڑے جانوروں سے عقیقہ کرنا

''بڑے جانوروں میں عقیقہ عام دنوں میں بھی ہوسکتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

''عَقٌّ'' کا معنیٰ

''عَقٌّ'' کا معنیٰ لغت میں پھاڑنا، اور نوزائیدہ بچے کی طرف سے اس کی پیدائش کے پہلے ہفتے میں جانور قربان کرنا، ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت جو بال بچہ کے سر پر ہوتے ہیں ان کو دور کرنا، صاف کرنا، کاٹنا۔ ❶

---

❶ قال الحافظ: العقيقة بفتح العين المهملة: اسم لما يذبح عن المولود، واختلف في اشتقاقها، فقال أبوعبدالله والأصمعي: أصلها الشعر الذي يخرج على رأس المولود، وتبعه الزمخشري وغيره، وسميت الشاة التي تذبح عنه في تلك الحالة عقيقة؛ لأنه يحلق عنه ذلك الشعر عند الذبح، وعن احمد: أنها مأخوذة من العق، وهو الشق والقطع، ورجحه ابن عبدالبر وطائفة، قال الخطابي: العقيقة اسم الشاة المذبوحة عن الولد، سميت بذلك، لأنها تعق مذابحها أي تشق وتقطع، وقال ابن فارس: الشاة التي تذبح والشعر كل منهما يسمى عقيقة، انتهى.

...... قال الأزهري: العق في الأصل الشق والقطع، وسميت الشعر التي يخرج الولد من بطن امه وهي عليه عقيقة؛ لأنها إذا كانت على رأس الإنسي حلقت فقطعت. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة (۱۰/ ۱۶۳، ۱۶۵)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ فتح الباري، كتاب العقيقة (۹/ ۵۸۶)، ط: دار المعرفة، بيروت.

⇐ وقال الجوهري: عق عن ولده يعق عقا، إذا ذبح يوم اسبوعه وكذلك إذا حلق عقيقته فجعل العقيقة لامرين، وهذا اولى. (تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الخامس في اشتقاقها ومن اى شيء اخذت، (ص: ۵۳)، ط: دار الكتاب العربي).

عقیقہ

"عقیقہ" "سفینہ" کے وزن پر ہے، انسان اور حیوان کے بچے کے بال، اور عقیقہ کے معنی اونٹ کے بچے کے بال کے بھی ہیں، اور بچے کی پیدائش کے پہلے ہفتہ میں جو بکری، مینڈھا، دنبہ اور گائے ذبح کی جاتی ہے اس کو بھی عقیقہ کہتے ہیں۔ ❶

عقیقہ اور ختنہ میں فرق

عقیقہ اور ختنہ میں فرق یہ ہے عقیقہ کے دن کی گنتی میں ولادت کے دن کو شمار کیا جاتا ہے، اور ختنہ کے دن کی گنتی میں پیدائش کے دن کو شمار نہیں کیا جاتا، پیدائش کے دن کو شامل کیے بغیر ساتویں دن ختنہ کیا جاتا ہے۔

فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عقیقہ کرنا ایک نیک عمل ہے لہٰذا اس میں جلدی کرنا مناسب ہے، اور جلدی اس صورت میں ہوگی کہ اس میں ولادت کے دن کو شمار کیا جائے، اور ختنہ کو ساتویں دن تک اس لیے موخر کیا جاتا ہے کہ بچہ میں ختنہ کے درد و تکلیف برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ پیدائش کے دن کو سات دنوں میں شامل نہ کیا جائے۔ ❷

---

❶ فی القاموس: العقیقة: شعر کل مولود من الناس والبهائم کالعقة بالکسر کسفینة او العقة: فی الحمر والناس خاصة. والعقیقة ایضا: صوف الجذع والشاة التی تذبح عند حلق شعر المولود. (لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، (۲۱۰/۷)، ط: مکتبه علوم اسلامیه).

⇐ انظر ایضا الحاشیة السابقة.

❷ (قوله: ویحسب یوم الولادة من السبع) وفی بعض النسخ من السبعة، وهذا بالنسبة للعقیقة بخلاف الختن، فإن یوم الولادة لا یحسب منها بالنسبة له. والفرق بینهما أن النظر هنا للمبادرة إلی فعل الخیر والنظر هناک لزیادة القوة لیحتمله الولد. (حاشیة الباجوری علی ابن قاسم الغزی، کتاب احکام الصید والذبائح والضحایا والأطعمة، فصل فی احکام العقیقة، (۳۰۳/۲)، ط: دار احیاء التراث العربی).

⇐ حواشی الشروانی وابن القاسم علی تحفة المحتاج، کتاب العیال، (۲۵۱/۹)، ط: دار احیاء التراث العربی).

⇐ إعانة الطالبین، باب الحدود، مطلب: الختان، (۱۷۵/۴)، ط: دار احیاء التراث العربی.

عقیقہ اور قربانی میں فرق

عقیقہ اور قربانی میں بعض اعتبار سے فرق ہے اور بعض اعتبار سے فرق نہیں ہے فرق اس اعتبار سے ہے کہ قربانی واجب ہے۔[1] اور عقیقہ مستحب ہے[2] اور قربانی کے لیے ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک دن مخصوص ہیں ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن قربانی کرنے سے قربانی صحیح نہیں ہوگی اور عقیقہ کے لیے اس طرح خاص دن مخصوص نہیں ہے کسی بھی دن عقیقہ کرنے سے عقیقہ صحیح ہوجاتا ہے۔[3]

البتہ جانور اور گوشت کی تقسیم کے اعتبار سے قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک

---

[1] كتاب الأضحية: هي واجبة. (ملتقى الابحر مع مجمع الأنهر، (۱۶۶/۴)، ط: مكتبه غفاريه، كوئته).
⇐ الجوهرة النيرة، كتاب الأضحية (۲۸۱/۲)، ط: حقانيه.
⇐ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الأضحية (۱۶/۵)، ط: دار الكتب العلمية.
[2] هذا وإنما أخذ أصحابنا الحنفية في ذلك بقول الجمهور وقالوا: باستحباب العقيقة لما قال ابن المنذر وغيره. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح باب العقيقة (۱۱۳/۱۷)، ط: ادارة القرآن).
⇐ فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه.
⇐ التقرير للترمذي لشيخ الهند في بداية جامع الترمذي، أبواب الأضحية، (۳۲/۱)، ط: سعيد.
[3] وتفارق (أي العقيقة) الأضحية في بعض الأحكام، وهو أنه لا يجب إعطاء الفقراء منها فتجز متمول نيئا وفي أنها لا تتقيد بوقت بخلاف الأضحية في جميع ذلك (إعانة الطالبين للبكري، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۳۳۶/۲)، ط: دار احياء التراث العربي).
⇐ حاشية الباجوري، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۳/۲)، ط: دار احياء الكتب العربية.
⇐ وليس لها (أي للعقيقة) من العام وقت معين، فهي مرتبطة بولادة المولود في أي وقت من العام، وأما الأضحية فإنها تذبح للتقرب إلى الله تعالى في أيام النحر وهي ولنها (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة، (۲۷۶/۳۰)، ط: دار الصفوة، مصر)

جیسا ہے یعنی عقیقہ میں ایسے جانور کو ذبح کیا جائے گا جس کو قربانی کے لیے ذبح کرنا جائز ہوتا ہے، اور عقیقہ کے گوشت کو بھی اسی طرح تقسیم کرنا مستحب ہے جس طرح قربانی کے گوشت کو تقسیم کرنا مستحب ہے اور جس طرح قربانی کا گوشت خود کھانا، دوست واحباب کو دینا اور فقراء ومساکین کو خیرات کرنا اور آئندہ کے لیے رکھ لینا جائز ہے اسی طرح عقیقہ کے گوشت کا بھی حکم ہے۔ [1]

---

[1] وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيًا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا، واتخاذ دعوة أو لا اهـ.(رد المحتار، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٣٥)، ط: سعيد)

⇐ وعن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة، قال: من ولد له فاحب أن ينسك عنه فليفعل... وفيه دليل لقول الجمهور: لايجزئ في العقيقة إلا مايجزئ في الأضحيه فلايجزي فيه مادون الجذعة من الضأن ودون الثنية من المعز ولايجزئ فيه إلا السليم من العيوب.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/ ١١٧)، ط: إدارة القرآن).

⇐ قال ابن المنذر وقال الشافعي: العقيقة سنة واجبة ويتقى فيها من العيوب مايتقى في الضحايا ولايباع لحمها ولا إهابها ولايكسر لها عظم ويأكل أهلها منها ويتصدقون...... قال أبو عمر بن عبد البر: وقد اجمع العلماء أنه لايجوز في العقيقة إلا مايجوز في الضحايا من الأزواج الثمانية.... وقال مالك: العقيقة بمنزلة النسك والضحايا ولايجوز فيها عوراء ولاعجفاء ولامكسورة ولامريضة ولايباع من لحمها شيء ولاجلدها ويكسر عظامها ويأكل أهلها منها ويتصدقون. (تحفه المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر في السن المجزي فيها، (ص: ٦٨، ٦٩)، ط: دار الكتاب العربي بيروت).

⇐ يسلك به مسلك الضحايا في الأكل والادخار والصدقة والهدى. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (١٥/ ١٢٩)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ ويأكل منها أهل البيت...... ويتصدق ويهدى بماشاء.

قوله: ويتصدق بماشاء) اى نيا أو مطبوخا، والجمع بين الثلاثة أولى، فلو اقتصر على أكلها في البيت كفى. (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، قبيل باب الإيمان، (٢/ ٣٩٨)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ قال في البدائع: والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث، ويستحب أن يأكل منها. (شامي، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٢٨)، ط: سعيد).

اور قربانی کے جانور کی کھال کو جس طرح صدقہ کرنے کا حکم ہے یا ذاتی استعمال میں لانے کی اجازت ہے اسی طرح عقیقہ کی کھال کا بھی حکم ہے۔ ❶

عقیقہ بدعت نہیں

عقیقہ مستحب ہے بدعت نہیں ہے، عقیقہ بدعت ہونے کی نسبت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف کرنا غلط ہے بلکہ یہ بہتان ہے۔ ❷

عقیقہ پر قربانی موقوف نہیں

''قربانی سے پہلے عقیقہ کو ضروری سمجھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۲)

عقیقہ دوسرا کرے تو

''عقیقہ کون کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۸)

---

❶ ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب ولا بأس بأن يشترى به ما ينتفع بعينه مع بقائه استحسانا. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها، (۵/ ۳۰۱)، ط: رشيديه).

⇐ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۸)، ط: سعيد.

⇐ مجمع الأنهر، كتاب الأضحية، (۴/ ۱۷۳)، ط: دار الكتب العلمية.

❷ ونقل صاحب التوضيح عن أبي حنيفة والكوفيين إنها بدعة. وكذلك قال بعضهم في شرحه والذى نقل عنه أنها بدعة أبو حنيفة. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، (۲۱/ ۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية بيروت).

⇐ فتح البارى، كتاب العقيقة باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۹/ ۵۸۸)، ط: دار المعرفة.

⇐ قلت: هذا افتراء فلا يجوز نسبته إلى أبي حنيفة وحاشاه أن يقول مثل هذا. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، (۲۱/ ۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية بيروت).

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة ما جاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (۹/ ۲۰۶)، ط: سعيد.

عقیقہ دو مرتبہ کرنا

عقیقہ پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ کرنا شریعت سے ثابت ہے بار بار کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے اس لیے اگر کسی کا عقیقہ ایک دفعہ ہو چکا ہے تو دوبارہ نہ کیا جائے ❶ اور ایسے عقیقے کے حصے مشترکہ قربانی کے جانور میں نہ ڈالے جائیں ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ ❷

---

❶ أن الأضحية سنوية ، وتلك (أى العقيقة) عمرية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٣٣٧/٤)، ط: رشيديه).

⇐ وعن أبي رافع أن الحسن بن علي رضي الله عنهما لما أرادت أمه فاطمة رضي الله عنها أن تعق عنه بكبشين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تعقي عنه ولكن احلقي شعر رأسه فتصدق بوزنه من الورق...... الحديث...... قوله: لا تعقي عنه) قيل: يحمل هذا على أنه قد كان صلى الله عليه وسلم عق عنه، وهذا متعين لما قدمنا في رواية الترمذي والحاكم عن علي عليه السلام. (نيل الأوطار، رقم الحديث: ٢١٣٨، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (١٦١/٥)، ط: دار الحديث مصر).

⇐ عن ابن عباس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين ابني علي عليهم السلام فدل على أن نهي فاطمة عنه، لأنه عق عنهما. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (١٢٧/١٥)، ط: دار الكتب العلمية).

❷ قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل، وشمل ما لو كان أحدهم مريدا للأضحية عن عامه وأصحابه عن الماضي، تجوز الأضحية عنه (شامي، كتاب الأضحية، (٣٢٦/٦)، ط: سعيد).

⇐ ووجه الفرق أن البقرة تجوز عن سبعة بشرط قصد الكل القربة، واختلاف الجهات فيها لا يضر. (تبيين الحقائق، كتاب الأضحية، (٧/٦)، ط: امداديه ملتان).

⇐ الهداية، كتاب الأضحية، (٤٥٠/٤)، ط: رحمانيه.

⇐ ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة جاز سواء أراد كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كما في الأضحية. (شرح المهذب) قلت: مذهبنا في الأضحية بطلانها بإرادة بعضهم اللحم فليكن كذلك في العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٩/١٧)، ط: إدارة القرآن).

عقیقہ دیر سے کرنے کی صورت میں بال کب اتارے

''دیر سے عقیقہ کرنے کی صورت میں بال کب اتارے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۰)

عقیقہ ساتویں دن کرنے کی وجہ

''ساتویں دن عقیقہ کیوں کیا جاتا ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۰)

عقیقہ سنت ہے یا نہیں؟

بعض حضرات نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرکے کہا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا عقیقہ سنت نہیں ہے ❶ اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنت مؤکدہ (۲) سنت غیر مؤکدہ۔ امام اعظمؒ کا مقصد سنت نہ ہونے سے سنت مؤکدہ نہ ہونا ہے سنت غیر مؤکدہ نہ ہونا مراد نہیں، خلاصہ یہ کہ عقیقہ سنت غیر مؤکدہ ہے (مستحب ہے) سنت مؤکدہ نہیں جیسا کہ علامہ عینیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب بخاری شریف کی شرح عمدۃ القاری میں تفصیل سے لکھا ہے۔ ❷

---

❶ وقال أبو حنيفة ليست بسنة. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۳)، ط: دار الكتب العلمية).

☆ وقال الكاسانى: وذكر محمد رحمة الله عليه فى العقيقة فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل وهذا يشير إلى الإباحة فيمنع كونه سنة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۹)، ط: دار الكتاب العربى، بيروت).

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثانى والعشرون فى تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/۳۶۲)، ط: رشيدية.

❷ فى عمدة القارى أول كتاب العقيقة: وإنما قال ليست بسنة فمراده إنّما ليست بسنة ثابتة وأما ليست بسنة مؤكدة. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن يعق عنه، (۲۱/۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية). =

عقیقہ شروع میں واجب تھا

اسلام کے ابتدائی دور میں عقیقہ کرنا واجب تھا، بعد میں واجب ہونے کا حکم منسوخ ہو گیا اور مستحب ہونے کا حکم باقی رہ گیا، اس لیے عقیقہ کے بارے میں منسوخ ہونے کا حکم دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ❶

= ⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (١٧/ ١١٢)، ط: إدارة القرآن.

⇦ اوجز المسالک، کتاب العقيقة ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (١٠/ ١٦٩)، ط: سعيد.

❶ في الموطاء للإمام محمد قال محمد: أما العقيقة فبلغنا أنها كانت في الجاهلية وقد فعلت في أول الإسلام، ثم نسخ الأضحى كل ذبح كان قبله ونسخ صوم شهر رمضان كل صوم كان قبله، ونسخ غسل الجنابة كل غسل كان قبله، ونسخت الزكوة كل صدقة كانت قبلها كذلك بلغنا (موطا للإمام محمد، (ص: ٢٩١)، ط: دار الحديث ملتان).

⇦ عن عامر عن مسروق عن علي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نسخ الأضحى كل ذبح، وصوم رمضان كل صوم، والغسل من الجنابة كل غسل، والزكوة كل صدقة، قال علي خالفه المسيب بن واضح عن المسيب بن شريک، وكلاهما ضعيف، والمسيب بن شريک متروک. (السنن الكبرى للبيهقي، أول كتاب الضحايا، (٩/ ٢٦٢)، ط: اداره تاليفات اشرفيه ملتان).

⇦ كنز العمال، كتاب الزكوة، قسم الأقوال (رقم الحديث: ١٥٧٨١)، (٦/ ٢٩٧)، ط: مؤسسة الرسالة.

⇦ مصنف عبدالرزاق، أبواب الرضاع، باب المتعة، قبل باب قوة النبي صلى الله عليه وسلم، (رقم الحديث: ١٤٠٣٦)، (٧/ ٥٠٥)، ط: إدارة القرآن.

⇦ أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانت العقيقة في الجاهلية فلما جاء الاسلام رفضت. (كتاب الآثار، كتاب البيوع، باب زكوة الجنين والعقيقة، (ص: ١٧٨)، ط: إدارة القرآن.

⇦ وقال محمد ابن الحنفية وإبراهيم النخعي أن العقيقة كانت تعد واجبة في عهد الجاهلية، فرفضها الاسلام بمعنى وجوبها، فبقيت على الاختيار، فمن شاء ينسک ومن شاء لا ينسک ... واخرج أيضا عن أبي حنيفة عن رجل، عن محمد بن الحنفية: أن العقيقة كانت في الجاهلية، فلما جاء الإسلام رفضت. اهـ. بعنوان رفض الوجوب فتكون على الاختيار لا على الوجوب. (النكت الطريفة في التحدث عن ردود ابن أبي شيبة على أبي حنيفة، كتاب العقيقة، (٢/ ٣٥٤، ٣٥٥)، ط: دار الفتح).

⇦ أوجز المسالک، كتاب العقيقة ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (١٠/ ١٧١)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح باب العقيقة، (١٧/ ١١٢)، ط: إدارة القرآن.

عقیقہ کا ارادہ کرنا بکری کے دو بچے دینے پر

"بکری کے دو بچے دینے پر عقیقہ کا ارادہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا

اگر یاد ہو تو عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللھم ھذہ عقیقة ابنی (بچہ کا نام لے) دمھا بدمہ

وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ، وشعرھا بشعرہ،

اللھم اجعلھا فداء لابنی (لڑکے کا نام لے). ❶

لڑکے کے لیے دعا اسی طرح پڑھے، اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہے تو ضمیر کو مذکر کی بجائے مؤنث بنادے اور اس طرح دعا کرے۔

اللھم ھذہ عقیقه بنتی (لڑکی کا نام لے) دمھا بدمھا

وعظمھا بعظمھا وجلدھا بجلدھا وشعرھا بشعرھا،

اللھم اجعلھا فداء لبنتی (لڑکی کا نام لے).

اور اگر باپ کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی عقیقہ کا جانور ذبح کرے تو "ابنی" یا "بنتی" کی جگہ پر بچہ یا بچی کے نام کے ساتھ اس کے والد کا نام بھی لے۔ ❷

---

❶ تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مکتبة امدادیہ.
⬅ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح، (ص: ۲۲۰)، ط: مکتبة القدس.
⬅ مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰)، ط: قدیمی۔

❷ واگر ذابح غیر والد طفل باشد بجائے ابنی نام پسر و والد او بگوید واگر معقود دختر بود بجائے ضمائر مذکر مؤنث بگوید یعنی اللھم ھذہ عقیقة بنتی فلانة دمھا بدمھا ولحمھا بلحمھا تا آخر بگوید۔ (مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص ۱۴۰، ۱۴۱)، ط قدیمی)۔
⬅ فتاوی رحیمیہ، کتاب الأضحیة، باب العقیقة، (۱۰/ ۶۵)، ط: دار الاشاعت

مذکورہ دعا کے ساتھ

إنـی وجهـت وجهـی لـلذی فطـر الـسموات والأرض حنیفاوماأنا من المشرکین لاشریک له وبذلک أمرت وأنـا مـن الـمسلمین تک پڑھے اور: الـلهم منک ولک پڑھ کر بسم الله الله اکبر کہہ کر جانور ذبح کرے۔ ❶

(نوٹ) اگر یہ دعا یاد ہو تو جانور ذبح کرتے وقت پڑھے ورنہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور ذبح کردے عقیقہ ہو جائے گا۔ ❷

عقیقہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرنا

بچے کے عقیقہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرنا اور بال پاکستان اور ہندوستان میں اُتارنا، اس مسئلہ کی تصریح کہیں نظر سے نہیں گزری، لیکن اصولاً کوئی مانع معلوم نہیں ہوتا، مگر عقیقہ کے تمام افعال اسی جگہ ادا کرنا جہاں بچہ موجود ہو بہتر اور احوط ہے۔ ❸

---

❶ مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰، ۱۴۱)، ط: قدیمی۔

⇐ أنظر أيضا الحاشية الآتية.

❷ عن عائشة رضی الله تعالى عنها عن النبی صلى الله علیه وسلم...... عق رسول الله صلى الله علیه وسلم عن الحسن والحسین شاتین...... وقال: اذبحوا على اسمه وقولوا: بسم الله الله اكبر اللهم لک وإلیک هذه عقیقة فلان ...... إلخ (السنن الکبرى للبیهقی، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی وقت العقیقة وحلق الرأس والتسمیة، (۳۰۳/۹)، ط: إدارہ تالیفات اشرفیہ).

⇐ کنز العمال، کتاب النکاح من قسم الأقوال، الباب السابع فی بر الأولاد وحقوقهم، الفصل الثانی: فی العقیقة، (۳۴۴/۱۶)، ط: مؤسسة الرسالة.

⇐ مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث: ۲۴۲۷۱، کتاب العقیقة ما یقال على العقیقة إذا ذبحت، (۱۱۶/۵)، ط: مکتبة الرشد، الریاض.

❸ وتجتمع العقیقة والهدی فی انهما قربة، غیر أن العقیقة مرتبطة بولادة المولود، وفی أی مکان، أما الهدی ففی أیام النحر وفی الحرم. (الموسوعة الفقهیة، حرف العین، عقیقة، (۲۷٦/۳۰)، ط: دار الصفوة مصر). =

عقیقہ کا حصہ قربانی کے جانور میں

''قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۲)

عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہے

عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عقیقہ کیا جائے تو ایسے جانور سے عقیقہ کیا جائے جس میں قربانی کی صلاحیت ہو، ایسا جانور ذبح نہ کیا جائے جس کو قربانی میں ذبح کرنا درست نہیں یعنی جو شرائط عمر اور عیوب سے پاک ہونے کے اعتبار سے قربانی کے جانور کے لیے ہیں وہ تمام شرائط عقیقہ کے جانور کے لیے بھی ہیں، ❶ صرف فرق یہ ہے کہ قربانی واجب ہے عقیقہ واجب نہیں مستحب ہے، باقی تمام شرائط برابر ہیں۔

= ولقد تقدم أن الحلق يكون وقت العقيقة، فيكون مع العقيقة يوم السابع. (حاشية الباجوري، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۳/۲)، ط: دار احياء التراث العربي).

کفایت المفتی، کتاب الأضحية والذبيحة، الباب الخامس: العقيقة، (۲۳۱/۸)، ط: دار الاشاعت.

❶ وقال الموفق: إن حكم العقيقة حكم الأضحية في سنها، وأنه يمنع فيها من العيب ما يمنع فيها، ويستحب فيها من الصفة ما يستحب فيها. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، "لايجوز فيها العوراء ولا العجفاء إلخ" (۱۹۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق).

عن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة، قال: من ولد له فأحب أن ينسك عنه فليفعل" وفيه دليل للقول الجمهور: لايجزئ في العقيقة إلا مايجزئ في الأضحية، فلا يجزئ فيه مادون الجذعة من الضأن ودون الثنية من المعز ولا يجزئ فيه إلا السليم من العيوب (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر في السن المجزئ فيها، (ص: ۶۸، ۶۹)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت

نیز یہ کہ جس طرح قربانی کے گوشت کو خود کھانا، احباب کو دینا، فقراء کو خیرات کرنا اور آئندہ کے لیے سکھا کر یا فریج میں محفوظ کرنا درست ہے، اسی طرح عقیقہ کے گوشت کا حکم ہے۔ (1)

اور ہڈی نہ توڑنے کے بارے میں امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ استحباب کے قائل ہیں، حنفیہ اس کے قائل نہیں ہیں۔ (2)

عقیقہ کا ذمہ دار

جس کے ذمہ بچہ کا نفقہ واجب ہے، اسی کے ذمہ عقیقہ بھی ہے، باپ کی حیثیت نہ ہو تو ماں عقیقہ کرے اور اگر دونوں میں عقیقہ کرنے کی حیثیت نہیں تو نہ کریں قرض لے کر عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (3)

---

(1) عنوان "عقیقہ اور قربانی میں فرق" کے تحت تخریج دیکھیں۔

(2) ومن ذلک قول الشافعی واحمد رحمهما الله تعالى باستحباب عدم كسر عظام العقيقة، وانها تطبخ اجزاء كبارا تفاؤلا بسلامة المولود، مع قول غيرها إنه مستحب كسر عظمها تفاؤلا بالقبول وكثرة التواضع وخمود نار البشرية. (الميزان الكبرى للشعرانية،باب الأضحية والعقيقة، (۶۸/۲)،ط: دارالکتب العلمية،بيروت).

⇐ اوجز المسالک، کتاب العقيقة،لايباع لحمها ويكسر عظامها ويؤكل لحمها، (۱۹۷/۱۰)،ط:دارالقلم،دمشق.

⇐ الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الثاني: العقيقة واحكام المولود،(۲۷۴۹/۴)،ط:دارالفكر،بيروت.

(3) وهي في مال الأب او الأم إن لم يكن له اب. (المحلى لابن حزم،كتاب العقيقة، (۵۲۴/۷)،ط:إدارة الطباعة المنيرية).

⇐ والفصل الرابع: فيمن يتحمل العقيقة والذي يتحملها ويختص بذبحها هو الملتزم لنفقة المولود من اب اوجد اوام اوجدة،لانها من جملة مؤونة وإن كانت نفقته من ماله كان يكون غنيا بميراث وعطية لم يجز ان يخرج من ماله،لانها ليست بواجبة كما لايخرج منه الأضحية،وكان الأب اومن قام مقامه في التزام النفقة مندوبا إلى ذبحها عنه. (الحاوی الكبير ،كتاب الضحايا،باب العقيقة،(۱۲۹/۱۵)،ط:دارالكتب العلمية،بيروت).=

عقیقہ کا راز

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عقیقہ میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں ایک جان عطا کی ہے، لہٰذا تم بھی جانوروں کی جان قربان کر کے اس کا قرب حاصل کرو، اور یہی قربانی کا راز ہے، اسی لیئے عقیقہ اور قربانی دونوں کے جانور میں اعضاء کی سلامتی شرط ہے، فرق یہ ہے کہ قربانی ہر سال ہوتی ہے، یہ سالانہ عبادت ہے اور عقیقہ زندگی میں ایک بار ہوتا ہے اور یہ عمری عبادت ہے۔ ❶

عقیقہ کا شرعی حکم

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک عقیقہ سنت مؤکدۃ ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت میں عقیقہ واجب ہونے کا ذکر ہے۔

= ⇐ ويشترط في المطالب بالعقيقة......: أن يكون موسرا بأن يقدر عليها فاضلة عن مؤنته ومؤنة من تلزمه نفقته. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة، (۲۷۸/۳۰)، ط: دار الصفوة، مصر).

⇐ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود، ولاتجب. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۶/۴)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۶۱/۱۰)، ط: دار الاشاعت.

❶ والسر في العقيقة إن الله أعطاكم نفسا فقربوا له أنتم أيضا بنفس، وهو السر في الأضحية، ولذا اشترطت سلامة الأعضاء في الموضعين غير أن الأضحية سنوية وتلك عمرية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه).

عقیقہ کو اسلامی طریقہ نہ کہنا بلکہ رواجی اور رسمی طریقہ کہنا غلط ہے اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف عقیقہ کے بارے میں بدعت اور مکروہ تحریمی کا قول منسوب کرنا غلط اور بہتان ہے۔[1]

---

[1] فأما حكمها، فذهب طائفة إلى أنها واجبة، وذهب الجمهور إلى أنها سنة، وذهب أبوحنيفة إلى أنها ليست فرضا ولا سنة، وقد قيل: إن تحصيل مذهبه أنها عنده تطوع. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (۱/ ۳۳۹)، ط: فاران اكيڈمي).

⇐ ثم اعلم أن العقيقة سنة عند الأئمة الثلاثة، وفي رواية عن أحمد واجب. (لمعات التنقيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۷/ ۲۱۱)، ط: مكتبه علوم اسلاميه).

⇐ فتح الباري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۹/ ۵۸۸)، ط: دار المعرفة.

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (۱۰/ ۱۶۶، ۱۶۷)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ وقد اختلف العلماء في هذا الفصل أي: العقيقة، فقال مالك والشافعي وأحمد وأبوثور وإسحاق: سنة لا ينبغي تركها لمن قدر عليها...... وقال أبوحنيفة: ليست بسنة. وقال محمد بن الحسن: هي تطوع...... ونقل صاحب التوضيح عن أبي حنيفة والكوفيين: إنها بدعة وكذلك قال بعضهم في شرحه والذي نقل عنه أنها بدعة أبوحنيفة. قلت: هذا افتراء فلايجوز نسبته إلى أبي حنيفة وحاشاه أن يقول مثل هذا، وإنما قال: ليست بسنة فمراده إما ليست بسنة ثابتة، وإما ليست بسنة مؤكدة.

وروى عبدالرزاق عن داود بن قيس قال: سمعت عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن العقيقة فقال: لاأحب العقوق. قالوا: يارسول الله ينسك أحدنا عمن يولد له فقال: من أحب منكم أن ينسك عن ولده فليفعل عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة، فهذا يدل على الاستحباب. (عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/ ۱۲۳، ۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/ ۱۱۴)، ط: إدارة القرآن.

⇐ بدانکہ عقیقہ نزد امام مالک وشافعی واحمد سنت مؤکدہ است و بہ روایتے از امام احمد واجب ونزد امام اعظم مستحب وقول بہ بدعت بودنش افتراء است برامام ہمام کذا فی العاجلۃ الدقیقۃ۔ (مالابدمنہ درسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۳۸)، ط: قدیمی)۔

عقیقہ کا تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا

عقیقہ کا کچھ گوشت تو مہمانوں کو کھلانا جائز ہے، اسی طرح اگر اچانک مہمان آگئے ہیں تو ان کو بھی سارا گوشت کھلانا درست ہے، البتہ مہمانوں ہی کے لیے عقیقہ کی نیت سے جانور ذبح کرنا اور سارا گوشت مہمانوں کو کھلا دینا مستحب طریقہ کے خلاف ہے اگرچہ عقیقہ ادا ہو جائے گا۔ ❶

عقیقہ کا گوشت بیچنا

''گوشت بیچنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۴)

عقیقہ کا گوشت جماعت والوں کو کھلانا

''جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۷۲)

---

❶ ویاکل منہا أهل البیت وغیرهم فی مواضعهم ولاحد فی الإطعام منها ومن الضحیة بل یاکل منها ماشاء ویتصدق ویهدی بماشاء.

قوله: ویتصدق بماشاء)ای نیا أو مطبوخا، والجمع بین الثلاثة أولی، فلو اقتصر علی أکلها فی البیت کفی. (حاشیة الدسوقی، کتاب الضحایا، (۲/۳۹۸)، ط: دارالکتب العلمیة).

☆ قال فی البدائع: والأفضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لأقربائه وأصدقائه ویدخر الثلث. ویستحب ان یاکل منها، ولو حبس الکل لنفسه جاز، لأن القربة فی الإراقة والتصدق باللحم تطوع. (شامی، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۸)، ط: سعید).

☆ قال الفاکهانی: والإطعام فیها کغیر فی الأضحیة أی ولاحد للإطعام فیها بل یأکل منها ومن الضحیة ماشاء ویتصدق بماشاء ویطعم ماشاء، فالجمع بین الثلاثة مستحب وإن اقتصر علی واحد أو اثنین خالف المستحب. (حاشیة العدوی علی کفایة الطالب الربانی باحکام العقیقة، (۱/۵۹۳)، ط: دار الفکر)

☆ شرح مختصر خلیل للخرشی، باب حکم الأضحیة والمخاطب بها وماهی منه ومایجزی فیها، (۳/۳۹)، ط: دار الفکر، بیروت.

عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں

☆......عقیقہ کا گوشت سب لوگ کھا سکتے ہیں، بعض علاقوں میں عقیقہ کے گوشت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ بچے کے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا اور نانی نہیں کھا سکتے، یہ بات غلط ہے، شریعت مقدسہ میں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

☆...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس بچے کا عقیقہ کیا جائے اس کے ماں باپ ذبیحہ کا گوشت نہیں کھا سکتے، اگر کھانا ہو تو بازار سے کچھ گوشت لے کر عقیقہ کے گوشت میں ملائیں تب وہ کھا سکتے ہیں، یہ بات بھی درست نہیں، بازار سے کچھ گوشت لے کر عقیقہ کے گوشت میں ملائے بغیر بھی کھا سکتے ہیں۔ ❶

---

❶ لما اشتهر على ألسنة العوام أن أصول المولود لايأكلون منها لاأصل له وسيأتي له مزيد بسط إن شاء الله تعالى (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۸/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ وعن عطاء قال: يأكل أهل العقيقة ويهدونها، أمر رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم بذلك زعموا. (المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، تحقيق معنى العقيقة، (۵۲۵/۷)، ط:إدارة الطباعة المنيرية).

⇐ وفي "قوله يأكل أهل العقيقة ويهدونها" دليل على بطلان ما اشتهر على الألسنة ان اصول المولود لايأكلون منها فإن أهل العقيقة هم الأبوان أوّلاً ثم سائر أهل البيت. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ يصنع بالعقيقة مايصنع بالأضحية، (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ وانه يستحب الأكل منها والإطعام والتصدق كمافي الأضحية. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۸/۱۷)، ط:ادارة القرآن.

⇐ فيأكل ويطعم ويتصدق الحديث. (مستدرک حاکم، کتاب الذبائح، رقم الحديث: ۷۵۹۵، (۲۶۶/۴)، ط:دار الكتب العلمية بيروت).

عقیقہ کا گوشت قیمہ بنا کر بیچنا

عقیقہ کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کی مانند ہے، اور قربانی کے گوشت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو روپے پیسے کے عوض بیچ دیا جائے تو جو رقم حاصل ہوگی اس کو فقراء میں صدقہ کرنا واجب ہے، لہٰذا اگر عقیقہ کے گوشت کا قیمہ بنا کر بیچ دیا ہے تو اس کی قیمت کی رقم کو فقراء میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا، قیمہ بنانے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ❶

عقیقہ کا گوشت کافر کو دینا

"کافر کو گوشت دینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۸)

عقیقہ کے گوشت کی تقسیم

☆...... قربانی کی طرح عقیقہ کے گوشت کو بھی تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے اور ایک تہائی حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کر دینا افضل ہے، باقی دو تہائی حصوں کو دوست و احباب کی ضیافت میں خرچ کیا جا سکتا ہے، اگر تمام گوشت بھی ضیافت میں صرف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، عقیقہ ہو جائے گا لیکن یہ افضل کے خلاف ہے۔ ❷

---

❶ ولو باع الجلد او اللحم بالدراهم او بما لاينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه لأن القربة انتقلت إلى بدله (الهداية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۵۱)، ط: رحمانيه).

☆ وفي البناية شرح الهداية: فإذا تمولته بالبيع وجب التصدق؛ لأن هذا الثمن حصل بفعل مكروه فيكون خبيثا فيجب التصدق. (۱۲/ ۵۵)، كتاب الأضحية، ط: دار الكتب العلمية)

☆ شرح الوقاية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۲)، ط: إدارة الحرم.

❷ ويأكل منها أهل البيت وغيرهم في مواضعهم ولا حد في الإطعام منها ومن الضحية بل يأكل منها ما شاء، ويتصدق ويهدي بما شاء. =

بعد ساتویں دن یا چودہویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے، ساتویں دن سے پہلے عقیقہ کرنا سنت کے خلاف ہے، اسی طرح بالوں کے برابر وزن کر کے چاندی یا اس کی قیمت مساکین اور محتاجوں کو صدقہ کر دینا بھی مستحب ہے، حجام یعنی بال گنجا کرنے والے کو مذکورہ چاندی یا اس کی قیمت اجرت میں دینا جائز نہیں، ان بالوں کو زمین میں دفن کر دینا مستحب ہے۔ ❶

عقیقہ کرنے والا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

عقیقہ کرنے والا خود عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے بلکہ کھانا مستحب ہے۔ ❷

---

❶ العقيقة تذبح لسبع او لاربع عشرة او لإحدى وعشرين. (طس والضياء عن بريدة)(كنز العمال ،كتاب النكاح ،الفصل الثاني في العقيقة،(١٦/٣٣٣)،ط: مؤسسة الرسالة).

⇦ مجمع الزوائد،رقم الحديث: ٦٢٠٢، كتاب الصيد والذبائح، باب زمن العقيقة، (٥٩/٣)،ط:مكتبة القدس ،القاهرة.

⇦ المعجم الأوسط للطبراني ،رقم الحديث: ٤٨٨٢، باب العين، من اسمه : عباس، (١٣٦/٥)،ط:دار الحرمين ،القاهرة.

⇦ المعجم الصغير للطبراني ،رقم الحديث: ٧٢٣ ،باب العين من اسمه: عباس، (٢٩/٢)، ط:المكتب الإسلامي.

⇦ مجمع البحرين ،باب زمن العقيقة وقال: لم يروه عن قتادة إلا إسماعيل تفرد به الخفاف. كتاب الوليمة والعقيقة ،باب زمن العقيقة،(٣٣٦/٣)،ط:مكتبة الرشد،الرياض.

⇦ جمع الفوائد ،رقم الحديث (٣٩٩٣)، كتاب الصيد والذبائح، باب زمن العقيقة، (٥٥٨/٢)،ط:إدارة القرآن.

⇦ عن قتادة عن عبدالله بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العقيقة تذبح لسبع ولاربع عشرة ولإحدى عشرين. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا ،باب ماجاء في وقت العقيقة،(٣٠٣/٩)،ط:إداره تاليفات اشرفيه.

⇦ مزید "بال" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن ابي بكر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها :لا بل السنة افضل عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة تقطع جدولا ولا يكسر لها عظم فيأكل ويطعم ويتصدق. (مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، رقم الحديث:(٧٥٩٥)، (٢٦٦/٤)، ط:دار الكتب العلمية ،بيروت). =

عقیقہ کروں گا

کسی کے پاس گابھن جانور ہے اور اس نے زبان سے یہ کہا کہ اگر یہ جانور ایک یا دو بچے دے گا تو لڑکے کا عقیقہ کروں گا، پھر اس جانور نے بچہ دیا تو اس آدمی پر ان بچوں کو عقیقہ کے لیے ذبح کرنا لازم نہیں ہوگا۔ ❶

عقیقہ کس عمر تک ہے؟

☆......عقیقہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ساتویں روز کیا جائے، اگر ساتویں روز نہ ہو تو چودہویں روز، اگر چودہویں روز نہ ہو تو اکیسویں روز کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عقیقہ کے جانور کو ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودہویں روز یا اکیسویں روز۔

بہت سے علماء کرام نے ساتویں دن کی تعداد کا لحاظ کر کے بالغ ہونے تک مدت لکھی ہے، اور بہت سے علماء کرام نے کسی مدت کی قید نہیں لگائی۔

= ویستحب ان یاکل منها ویتصدق ویهدی. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۲۰/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

☆ ویستحب للمضحی ان یاکل من اضحیته. (المحیط البرهانی، کتاب الأضحیة، الفصل الخامس فی بیان مایجوز من الضحایا ومالایجوز، (۴۶۹/۸)، ط: إدارة القرآن).

☆ خوردن گوشت عقیقہ بہر فقیر وغنی وصاحب عقیقہ ووالدین اورا جائز است مثل گوشت قربانی۔ (مالا بد منہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۳۹)، ط: قدیمی)۔

❶ ولو قال: إن برئت من مرضی هذا، ذبحت شاة او علی شاة أذبحها فبرئ، لایلزمه شیء. (الدر مع الرد، کتاب الایمان، مطلب فی احکام النذر، (۷۳۹/۳)، ط: سعید).

☆ الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة، کتاب الأیمان، الثالث فی النذر، (۲۷۱/۴)، ط: رشیدیه.

☆ ومن نذر نذرا مطلقا، او معلقا بشرط، وکان من جنسه واجب: ای فرض ...... وهو عبادة مقصودة (ووجد الشرط) المعلق به (لزم الناذر) (الدر مع الرد، کتاب الایمان، مطلب فی احکام النذر، (۷۳۵/۳)، ط: سعید).

عقیقہ خود مستحب ہے اور اس کو مستحب طریقہ سے ادا کرنا چاہیے، لہٰذا ساتویں روز عقیقہ کرنا بہتر ہے، نہ ہو سکے تو چودہویں دن یا اکیسویں دن کرے، کسی مجبوری کے بغیر اس سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔ ❶

❶ عن سمرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه قال الإمام الترمذي: والعمل على هذا عند أهل العلم، يستحبون أن يذبح عن الغلام يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/۲۷۸)، ط: سعيد).

⇐ عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العقيقة تذبح لسبع، أو أربع عشرة أو إحدى وعشرين. (المعجم الأوسط للطبراني، باب العين، من اسمه: عباش، (۵/۱۳٦)، ط: دار الحرمين، القاهرة).

⇐ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۵)، ط: ادارة القرآن.

⇐ تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مكتبه ميمنية مصر.

⇐ وغالب بحکم احادیث برائے عقیقہ روز ہفتم ست، چنانچہ معلوم شد، ونزد شافعی واحمد رحمہما اللہ تعالیٰ اگر ہفتم روز میسر نگردد روز چہاردہم کنند، واگر چہاردہم نیز میسر نگردد بیست ویکم والا بیست وہشتم والا سی وپنجم علی ہذا القیاس۔ (شرح سفر السعادة، باب حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل در سنن حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در عقیقہ، (ص: ۳۸۳)، ط: نامی گرامی منشی نول کشور)۔

⇐ وفي الحديث المذكور أيضا أنها إن لم تذبح في السابع ذبحت في الرابع عشر، وإلا ففي الحادي والعشرين ثم هكذا في الأسابيع. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۸)، ط: إدارة القرآن).

⇐ قال: تذبح يوم السابع، ش: وذلك لما تقدم من حديثي سمرة وعبدالله بن عمرو فإن فات السابع، فقال الأصحاب في أربع عشرة، فإن فات ففي إحدى وعشرين، لأن ذلك يروى عن عائشة رضي الله عنها، وهذا على سبيل الاستحباب وبعد يجزئ لحصول المقصود فإن تجاوز إحدى وعشرين ففيه احتمالان، أحدهما: يستحب في كل سابع فيذبح في ثمانية وعشرين، ثم في خمس وثلاثين، وعلى هذا فيما على ما تقدم. والثاني: يفعل في كل وقت، لأن هذا قضاء، فلم يتوقف كقضاء الأضحية وغيرها. (شرح الزركشي على المختصر الخرقي، كتاب الأضاحي، على من تكون العقيقة ووقت ذبحها، (۳/۲۹۱)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ الشرح الكبير على متن المقنع، في آخر كتاب المناسك، (۳/۵۸۸)، ط: دار الكتاب العربي.

☆......اور اگر اکیسویں روز عقیقہ نہیں کر سکے تو موت سے پہلے پہلے تک کرنا بھی جائز ہے، عقیقہ ہو جائے گا لیکن مستحب وقت پر عقیقہ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ ❶

☆......اگر کسی آدمی کا موت سے پہلے پہلے عقیقہ نہیں کیا گیا تو موت کے بعد عقیقہ نہیں کیا جائے گا۔ ❷

عقیقہ کس کے ذمہ ہے

جس کے ذمہ بچے کا نفقہ واجب ہے اگر وہ مال دار ہے تو اس کے ذمہ عقیقہ بھی ہے، باپ کی حیثیت نہیں تو ماں عقیقہ کرے، اگر ماں باپ دونوں غریب ہیں یا مالدار ہیں لیکن کسی وجہ سے عقیقہ نہیں کر رہے ہیں تو ان کی رضامندی سے کوئی دوسرا رشتہ دار بچے کا عقیقہ کرلے تو درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ❸

---

❶ ❷ عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصري إذا لم يعق عنك فعق عن نفسك وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۲۱)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين قلت: بل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/ ۳۳۷)، ط: رشيديه).

⇐ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/ ۶۲)، ط: دار الاشاعت.

⇐ احسن الفتاوى، كتاب الأضحية والعقيقة، (۵/ ۵۳۶)، ط: سعيد.

❸ تتأكد لمن تلزمه نفقة المولود بتقدير فقره، وإن لم يكن فقيرا بالفعل بأن كان له مال ولا يفعلها من ماله لأنها تبرع وهو ممتنع من ماله، وإنما يفعلها الولي من مال نفسه، ولو الأم في ولد الزنا لكن تخفيها خوف الفضيحة. (حاشية الباجوري على ابن قاسم الغزي، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في احكام العقيقة، (۲/ ۳۰۲، ۳۰۳)، ط: دار الكتب العربية).

⇐ إعانة الطالبين، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۲/ ۳۳۵)، ط: دار احياء التراث العربي. =

عقیقہ ماموں، چچا، دادا، نانا وغیرہ رشتہ داروں میں سے کوئی کرنا چاہے اور اس پر والدین رضامند ہوں تو کافی ہوجائے گا، دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

معارف الحدیث میں ہے:

حدیث کے بیان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبزادہ حسن رضی اللہ عنہ (نواسۂ رسول) کے بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کرنے کا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو حکم فرمایا تھا، بعض حضرات نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے دنوں میں ان کے ماں باپ (حضرت فاطمہ وحضرت علی رضی اللہ عنہما) کے پاس اتنی وسعت نہیں تھی کہ وہ عقیقہ کی قربانی کرسکتے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی قربانی تو اپنی طرف (یعنی خرچہ) سے کردی، لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمادیا کہ بچے کے بالوں کے وزن بھر چاندی وہ صدقہ کردیں تاکہ ان کے والدین کی طرف سے بھی شکرانہ، صدقے کی شکل میں اللہ کے حضور میں پیش ہوجائے۔ ❷

---

❶ انظر الحاشیۃ السابقۃ.

❷ واخرج احمد من حدیث ابی رافع لما ولدت فاطمة حسنا، قالت یارسول الله! الاأعق عن ابنی بدم؟ قال: لا، ولكن احلقی راسه وتصدقی بوزن شعره فضة، ففعلت فلما ولدت حسینا فعلت مثل ذلک، قال شیخنا فی شرح الترمذی: یحمل علی انه صلی الله علیه وسلم كان عق عنه ثم استاذنته فاطمة ان تعق هی عنه ایضا فمنعها. قلت: ویحتمل ان یكون منعها لضیق ماعندهم حینئذ فارشدهم إلی نوع من الصدقة اخف. (فتح الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۹/ ۵۹۵، ۵۹۶)، ط: دار المعرفة).

⇐ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل، کتاب الحج، باب الأضحیة، فصل فی العقیقة، رقم الحدیث: ۱۱۷۵، (۴/ ۴۰۴)، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.

⇐ معارف الحدیث، کتاب المعاملات والمعاشرت، "عقیقہ"، (۶/ ۲۷۳)، ط: دار الاشاعت.

عقیقہ کہاں کیا جائے

جس جگہ بچہ ہو اسی جگہ عقیقہ کرنا افضل ہے تاکہ بال اتروانے اور ذبح کرنے کا وقت ایک ہو، باقی کسی بھی جگہ پر عقیقہ کیا جائے گا عقیقہ ہو جائے گا، مثلاً بچہ ددھیال میں ہے تو ددھیال میں عقیقہ کرنا بہتر ہے اور اگر بچہ ننھیال میں ہے تو ننھیال میں عقیقہ کرنا بہتر ہے اور اگر بچہ ننھیال میں ہے اور عقیقہ ددھیال میں کیا جائے یا بچہ ددھیال میں ہے اور عقیقہ ننھیال میں کیا جائے، تو بھی درست ہے۔ ❶

عقیقہ کیا ہے؟

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر، نیز آفات و بلیات اور امراض و بیماریوں سے حفاظت کے لیے ساتویں دن لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا کر بالوں کے ہم وزن چاندی غریبوں کو صدقہ کر دی جائے اور لڑکے کے سر پر زعفران لگایا جائے، یہ باتیں مستحب ہیں اور حدیث سے ثابت ہیں۔ ❷

---

❶ یستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووی فی شرح المهذب. (اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۲۶/۱۷)، ط: ادارة القرآن).

⇦ مزید عنوان "عقیقہ کا جانور منی میں ذبح کرنا" کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم: الغلام مرتهن بعقیقته یذبح عنه یوم السابع ویسمی ویحلق رأسه. (جامع ترمذی، ابواب الأضاحی، باب ماجاء فی العقیقة، (۱۸۳/۱)).

⇦ عن بریدة، قال: کنا فی الجاهلیة إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاة یوم السابع ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران رواه ابو داود. (مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثالث، (ص: ۳۶۳)، ط: قدیمی).

⇦ وفی فعل العقیقة من الفوائد أشیاء کثیرة: منها: امتثال السنة، وإخماد البدعة، ولو لم یکن فیها من البرکة إلا أنها حرز للمولود من العاهات والآفات کما ورد. (المدخل لابن الحاج، فصل فی ذکر النفاس ومایفعل فیه، (۲۵۸/۲)، ط: المکتبة العصریة). =

عقیقہ کی دعا قربانی کے ساتھ

قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا بھی حصہ ڈالنا جائز ہے،❶ اور جانور کو ذبح کرتے وقت پہلے قربانی کی دعا پڑھیں پھر عقیقہ کی دعا پڑھیں پھر اس کے بعد جانور ذبح کریں۔❷

= ⇐ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني انه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۷۷/۸)، ط: رشيديه).

❶ ولو نوى بعض الشركاء الأضحية، وبعضهم هدي المتعة وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له في عامه ذلك جاز عن الكل في ظاهر الرواية. (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز في الضحايا وما لا يجوز، (۳۵۰/۳)، ط: رشيديه).

⇐ شامي، كتاب الأضحية (۳۲۶/۶)، ط: سعيد.

⇐ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب، (۷۲/۵)، ط: سعيد.

❷ عن قتادة قال: يسمي على العقيقة كما يسمي على الأضحية، بسم الله عقيقة فلان" ومن طريق سعيد عن قتادة نحوه وزاد "اللهم منك ولك عقيقة فلان بسم الله والله أكبر ثم يذبح. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۳/۹)، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇐ فيض القدير للمناوي، حرف الغين تحت رقم الحديث، ۷۶۳۳، (۳۱۵/۴)، ط: المكتبة التجارية الكبرى.

⇐ عن جابر رضي الله عنه قال: ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين أقرنين، أملحين موجوئين فلما وجههما قال: إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين. لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين، اللهم منك ولك عن محمد وأمته بسم الله والله أكبر، ثم ذبح. رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والدارمي. (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب في الأضحية، الفصل الثاني، (ص: ۱۲۸)، ط: قديمي).

عقیقہ کی دعوت میں ہدیہ تحفہ لینا

"تحفہ لینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۳)

عقیقہ کی مدت

"عقیقہ کس عمر تک ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۵)

عقیقہ کی نذر

عبادت مقصودہ میں نذر صحیح ہوتی ہے، عبادت غیر مقصودہ میں نذر صحیح نہیں ہوتی عبادت مقصودہ جیسے نماز، روزہ حج وغیرہ، اور عبادت غیر مقصودہ جیسے وضو وغیرہ۔

عقیقہ عبادت مقصودہ میں سے نہیں ہے اس لیے عقیقہ کی نذر صحیح نہیں ہے ❶ بلکہ عقیقہ اور نذر کے مفہوم میں مغایرت ہے، عقیقہ نفلی عبادت ہے اس میں

---

❶ نذرت امرأة عبدالرحمن بن ابی بکر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا جزورا، فقالت عائشة رضی الله تعالی عنها: لا بل السنة افضل، عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریة شاة تقطع جدولا ولا یکسر لها عظم فیأکل ...... (مستدرک الحاکم، کتاب الذبائح، رقم الحدیث، (۷۵۹۵)، کتاب الذبائح، (۴/۲۶۶)، ط: دار الکتب العلمیة).

⇐ (ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط وکان من جنسه واجب) أی فرض ...... (وهو عبادة مقصودة) خرج الوضوء، وتکفین المیت (ووجد الشرط لزم الناذر) ...... (کصوم وصلاة وصدقة). (الدر مع الرد، کتاب الأیمان، مطلب فی احکام النذر، (۳/۷۳۵)، ط: سعید).

⇐ لأن الشراء بنیة العقیقة وإن کان بمعنی النذر ولکن بشرط لانعقاد النذر أن یکون المنذور عبادة مقصودة، قال فی الدر: وکان من جنسه واجب أی فرض کما سیصرح به تبعا للبحر والدرر ...... وهو عبادة مقصودة اهـ، وقال الشامی: الضمیر راجع للنذر بمعنی المنذور إلی أن قال: فهذا صریح فی أن الشرط کون المنذور نفسه عبادة مقصودة لا ما کان من جنسه اهـ (امداد الأحکام، کتاب الصید والذبائح والأضحیة والعقیقة والختان، عنوان: "عقیقہ کی نیت سے خریدے ہوئے جانور کا حکم" (۳/۲۰۷)، ط: دار العلوم کراچی).

⇐ رد المحتار، کتاب الأیمان، مطلب فی احکام النذر، (۳/۷۳۵)، ط: سعید.

⇐ احسن الفتاوی، کتاب الأیمان، (۵/۴۸۳)، ط: سعید).

⇐ ثم إذا أراد أن یعق عن الولد فإنه یذبح عن الغلام شاتین وعن الجاریة شاة؛ لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أکثر اهـ (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/۲۳۲)، ط: مکتبه امدادیه).

سارا گوشت تقسیم کرنا ضروری نہیں بلکہ سارا گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور نذر میں سارا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے خود کچھ بھی نہیں رکھ سکتا❶ ہاں اگر عقیقہ کی نذر کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ سارا گوشت صدقہ کروں گا تو نذر درست ہوجائے گی (مثلاً یوں کہا "اگر میرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کی طرف سے عقیقہ کر کے سارا گوشت فقراء میں تقسیم کروں گا) ❷ لیکن یہ نذر ہوگی عقیقہ نہیں ہوگا اور سارا گوشت فقراء میں تقسیم کرنا لازم ہوگا خود کھانا اہل خانہ کو دینا، مالدار اور سادات کو کھلانا جائز نہیں ہوگا اور عقیقہ کے لیے اس کے علاوہ دوسرا جانور ذبح کرنا لازم ہوگا ورنہ عقیقہ ادا نہیں ہوگا۔❸

❶ ویاکل من لحم الأضحیة ویؤکل غنیا ویدخر، وندب أن لاینقص التصدق عن الثلث.
قوله: ویاکل من لحم الأضحیة ... إلخ) هذا فی الأضحیة الواجبة والسنة سواء إذا لم تکن واجبة بالنذر، وإن وجبت به فلایاکل منها شیئا ولایطعم غنیا سواء کان الناذر غنیا أو فقیرا، لأن سبیلها التصدق ... والحاصل أن التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأضحیة، (۳۲۷/۶)، ط: سعید).
⇐ الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، (۳۰۰/۵)، ط: رشیدیه).
⇐ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل وأما کیفیة الوجوب، (۶۸/۵)، ط: سعید.
❷ قال إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة أو علی شاة أذبحها فصح لایلزمه شیء، ولو قال: علی شاة أذبحها وأتصدق بلحمها لزمه. (الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة، کتاب الأیمان، الثالث فی النذر، (۲۷۱/۴)، ط: رشیدیه).
⇐ فتح القدیر، کتاب الأیمان، فصل فی الکفارة، (۳۷۵/۴)، ط: رشیدیه.
⇐ (ولو قال: إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة أو علی شاة أذبحها فبرئ لایلزمه شیء)؛ لأن الذبح لیس من جنسه فرض بل واجب کالأضحیة (فلایصح إلا إذا زاد وأتصدق بلحمها فیلزمه) لأن الصدقة من جنسها فرض وهی الزکاة. (الدر المختار مع الرد، کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، (۷۳۹/۳، ۷۴۰)، ط: سعید).
❸ ولو نذر أن یضحی شاة وذلک فی أیام النحر وهو موسر فعلیه أن یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذر وشاة بإیجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنی به الإخبار عن الواجب علیه فلایلزمه إلا واحدة ولو قبل أیام النحر لزمه شاتان بلاخلاف. (شامی، کتاب الأضحیة، (۳۲۰/۶)، ط: سعید). =

مثلاً کسی کی لڑکی بیمار ہوگئی، اور اس نے منت مانی کہ اگر لڑکی صحت یاب ہو جائے گی تو عقیقہ کرے گا، جس میں دو جانور ہوں گے، تو ان الفاظ سے نذر اور منت منعقد نہیں ہوگی جب تک کہ یہ نہ کہہ دے کہ ان دو بکریوں کو ذبح کر کے گوشت صدقہ کرے گا لہٰذا اگر عقیقہ میں ایک بکری بھی ذبح کرے گا تو عقیقہ درست ہو جائے گا۔ ❶

عقیقہ کی نیت سے خریدے ہوئے جانور

عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے سے اس کو ذبح کرنا لازم نہیں ہوتا، اسے اختیار ہوتا ہے چاہے تو عقیقہ کے لیے ذبح کرے یا نہ کرے یا اس جانور کو کسی اور کام میں لے آئے یا اس کی جگہ پر دوسرا جانور ذبح کرے اور پہلا جانور اپنے پاس رکھ لے۔ ❷

عقیقہ کی وجہ تسمیہ

بچہ کی پیدائش کے وقت جو بال اس کے سر پر ہوتے ہیں ان کو عقیقہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ "عق" کا معنی پھاڑنا ہے، اور یہ بال سر کا گوشت اور چمڑا پھاڑ کر نکلتے ہیں، اور مجازاً اس جانور کا بھی نام رکھ دیا گیا جو بچہ کے لیے پیدائش کے بعد ذبح کیا گیا ہو، اس لیے کہ بچہ کے سر کے بال اس جانور کے ذبح ہونے کا سبب ہیں، تو اس وجہ سے سبب کا جو نام تھا وہ مسبب کا ہو گیا (بال (سبب) کا

= ⇐ بدائع الصنائع، کتاب التضحية، (٥/ ٦٣)، ط: سعيد.

⇐ درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الأضحية، وقت الأضحية، (١/ ٢٦٨)، ط: دار إحياء التراث العربي.

❶ أنظر رقم الحاشية: ٢، على الصفحة السابقة.

❷ أنظر رقم الحاشية: ١، على الصفحة السابقة.

جو نام تھا وہ (مسبب) جانور کا نام ہو گیا) اور اب یہ مجازی معنی اس قدر معروف اور مشہور ہو گیا ہے کہ عقیقہ کا لفظ بولتے ہی فوراً وہ جانور ہی سمجھا جاتا ہے جو بچہ کے پیدائشی بال کاٹتے وقت ذبح کیا جاتا ہے۔ ❶

عقیقہ کے اصطلاحی معنی

شریعت کی زبان میں عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جو بچہ کی طرف سے پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔ ❷

عقیقہ کے بارے میں جاہلیت کا رواج

"بچہ نعمت ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۴۸)

---

❶ قال الأزهری: قال أبو عبید: قال الأصمعی وغیره: العقیقة أصلها الشعر الذی یکون علی رأس الصبی حین یولد: لأنه یعق اللحم والجلد أی یشقهما ویخرج، وسمیت الشاة المذبوحة عند حلق شعره عقیقة علی عادتهم فی تسمیة الشیء باسم سببه، ثم اشتهر ذلک فلا یفهم من العقیقة عند الإطلاق إلا الذبیحة. (لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، باب العقیقة، (۲۱۰/۷)، ط: مکتبه علوم اسلامیه).

⇐ أوجز المسالک، کتاب العقیقة، (۱۶۵/۱۰، ۱۶۶)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ انظر أیضا الحاشیة الآتیة.

❷ والعقیقة: الذبیحة التی تذبح عن المولود یوم أسبوعه

والأصل فی معناها اللغوی: إنها الشعر الذی علی المولود ثم سمت العرب الذبیحة عند حلق شعر المولود عقیقة علی عادتهم فی تسمیة الشیء باسم سببه أو ما یجاوره. (الفقه الاسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحیة والعقیقة، الفصل الثانی العقیقة وأحکام المولود، (۲۷۳۵/۴)، ط: دار الفکر، بیروت).

⇐ أوجز المسالک، کتاب العقیقة، (۱۶۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ حاشیة الباجوری علی ابن قاسم الغزی، (۳۰۲/۲)، کتاب أحکام الصید والذبائح والضحایا والأطعمة، فصل فی أحکام العقیقة، ط: دار احیاء التراث العربی.

عقیقہ کے بغیر بچہ سفارش نہیں کرے گا

''سفارش اور عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۸)

عقیقہ کے بغیر بچہ مرجائے

اگر بچہ بچپن میں عقیقہ کے بغیر مرجائے تو قیامت کے دن ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔

مشکوۃ شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک بچہ گروی ہے اپنے عقیقہ کے عوض، یعنی اگر وہ بچہ بچپن میں عقیقہ کے بغیر مرجائے تو قیامت کے دن ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔ ❶

عقیقہ کے بکروں کی تعداد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ عقیقہ میں لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکری ہو، اس میں کوئی حرج نہیں کہ بکرا ہو یا بکری۔ ❷

---

❶ عن سمرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي).

⇐ قال الحافظ اختلف معنى قوله: مرتهن بعقيقته قال الخطابي اختلف الناس في هذا وأجود ما قيل فيه ما ذهب إليه أحمد بن حنبل قال: هذا في الشفاعة يريد أنه إذا لم يعق عنه فمات طفلا لم يشفع في أبويه. (بذل المجهود، كتاب الضحايا باب العقيقة، (١٣/ ٨٢)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٩/ ٥٩٣)، ط. دار المعرفة، بيروت.

❷ عن أم كرز قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اقروا الطير على مكناتها، قالت وسمعته يقول: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولا يضركم ذكرانا كن أو إناثا. (مشكوة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي). =

عقیقہ کے جانور

عقیقہ کرنا ان تمام جانوروں سے درست ہے جن سے قربانی کرنا درست ہے اور عقیقہ کے جانوروں میں بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانوروں میں ہیں نر ہو یا مادہ، دونوں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔ ➊

اگر لڑکا ہے اور دو بکریوں سے عقیقہ کرنے کی استطاعت ہے تو دو بکریوں سے عقیقہ کرنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر ایک بکرا یا ایک بکری سے عقیقہ کرے گا تو بھی کافی ہوگا، ➋ اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکری، نر ہو یا مادہ ہو، بھیڑ ہو یا

⇐ سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية؟ (۲/۱۸۷، ۱۸۸)، ط: قديمي.

⇐ سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۲/۴۳، ۴۴)، ط: رحمانيه.

➊ وهي في الجنس والسن والسلامة من العيوب مثل الأضحية من الأنعام من الإبل والبقرة والغنم. (الفقه الاسلامي وأدلته، الفصل الثاني، العقيقة وأحكام المولود، المبحث الأول: العقيقة، (۳/۷۴۳)، ط: دار الفكر بيروت).

⇐ وعن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة قال: من ولد له فأحب أن ينسك عنه فليفعل"... وفيه دليل لقول الجمهور: لا يجزئ في العقيقة إلا ما يجزئ في الأضحية فلا يجزئ فيه مادون الضأن ودون الثنية من المعز ولا يجزئ فيه إلا السليم من العيوب. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ تحفة المولود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر في السن المجزئ فيها، (ص: ۶۹)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

➋ عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، ولا يضركم ذكرانا كن أو إناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۲/۱۸۸)، ط: قديمي).

⇐ ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة، لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر، ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۲، ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

دنبہ، گائے ہو یا اونٹ سب سے عقیقہ کرنا درست ہے❶ بکری بکرا ایک سال سے کم نہ ہو، اور اگر دنبہ موٹا تازہ اور بڑا ہے تو چھ ماہ کا بھی درست ہے، گائے دو سال، اور اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔

عقیقہ کے جانور کا ان تمام عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے جن سے قربانی کے جانور کا پاک ہونا ضروری ہے۔❷

---

❶ عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، ولا يضركم ذكرانا كن أو اناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۱۸۸/۲)، ط: قديمي).

⇦ عن انس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، باب العقيقة، (۳۳۱/۳، ۳۳۲)، ط: مكتبة الرشد، الرياض).

⇦ وفي قوله "من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل او البقر او الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كاملة كذلك. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ قوله: أن سن العقيقة فتكون الجذعة من الضان لها سنة وطعنت في الثانية او اجذعت مقدم اسنانها بعد ستة أشهر والثني من المعز له سنتان وطعن في الثالثة وكذلك الثني من البقر واما الثني من الإبل فيكون له خمس سنين وطعن في السادسة. (حاشية الباجوري على ابن قاسم الغزي، كتاب الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۳/۲)، ط: دار إحياء التراث العربي).

⇦ المجزئ في العقيقة هو المجزئ في الأضحية، فلا تجزئ دون الجذعة من الضان، أو الثنية من المعز والإبل والبقر..... ويشترط سلامتها من العيوب التي يشترط سلامة الأضحية منها اتفاقا واختلافا. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۳۰۹/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان إقامة الواجب، (۲۹۷/۵)، ط: رشيديه.

عقیقہ کے جانور کو بدلنا

عقیقہ کے لیے متعین کیے ہوئے جانور کو بدلنا جائز ہے، اور عقیقہ کے لیے جو جانور متعین کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کے لیے ذبح کرنا ضروری نہیں ہے۔ ❶

عقیقہ کے جانور کو کب ذبح کیا جائے

جس وقت نائی نوزائیدہ بچہ کے سر کے بال مونڈنا شروع کرے اسی وقت فوراً عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے، بچہ کے سر کے بال مونڈنے کے بعد عقیقہ کا جانور ذبح کرے یا جانور ذبح کرنے کے بعد بچہ کے سر کے بال مونڈے شریعت میں سب جائز ہے، لہٰذا دونوں کاموں کو ایک ساتھ کرنے کو لازم سمجھنا درست نہیں بلکہ فضول رسم ہے۔ ❷

---

❶ عنوان ''عقیقہ کی نذر'' کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ وهل يقدم الحلق على الذبح؟ فيه وجهان (أصحهما) وبه قطع المصنف والبغوي والجرجاني وغيرهم يستحب كون الحلق بعد الذبح، وفي الحديث إشارة إليه (والثاني) يستحب كونه قبل الذبح وبهذا قطع المحاملي في المقنع ورجحه الروياني ونقله عن نص الشافعي. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة (۸/ ۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ فتح الباري، كتاب العقيقة، قبيل باب الفرع، (۹/ ۵۹۶)، ط: دار المعرفة.

⇐ قال الحافظ في الفتح في حديث الحسن عن سمرة: الغلام مرتهن بعقيقته، تذبح عنه يوم السابع ويحلق رأسه ويسمى ما نصه، واستدل بقوله يذبح ويحلق ويسمى بالواو على انه لايشترط الترتيب في ذلك. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۲۶)، ط: إدارة القرآن).

⇐ بہشتی زیور، عقیقے کا بیان (۳/ ۴۳)، ط: میر محمد کتب خانہ۔

عقیقہ کے جانوروں کی تفصیل

مندرجہ ذیل متعین قسم کے جانوروں سے عقیقہ کرنا درست ہے۔

(۱) اونٹ، اونٹنی جب کہ ان کی عمر پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا جب کہ ان کی عمر دو سال یا اس سے زیادہ ہو۔

(۳) بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی جب کہ ان کی عمر ایک سال یا اس سے زیادہ ہو، البتہ اگر دنبہ چھ ماہ کا ہو اور اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال کا معلوم ہو اس کا عقیقہ بھی درست ہے اور اگر موٹا تازہ نہیں تو سال کا ہونا ضروری ہے۔

ان تمام جانوروں میں نر و مادہ، خصی اور غیر خصی سب برابر ہیں، اور سب سے عقیقہ درست ہو جائے گا۔●

●(وصح الجذع)ذو ستة أشهر(من الضان)إن كان بحيث لو خلط بالثنايا لايمكن التميز من بعد(و)صح(الثني)فصاعدا من الثلاثة،والثني(هو ابن خمس من الإبل وحولين من البقر والجاموس،وحول من الشاة)والمعز.

(قوله:إن كان ...... إلخ)فلو صغير الجثة لايجوز إلا أن يتم له سنة ويطعن في الثانية،اتقاني. قوله:من الثلاثة)أي الآتية،وهي الإبل والبقر بنوعيه والشاة بنوعيه.(قوله:والثني هو ابن خمس ...... إلخ) ...... وفي البدائع:تقدير هذه الأسنان بما ذكر لمنع النقصان لاالزيادة فلو ضحى بسن أقل لايجوز،وبأكبر يجوز، وهو أفضل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۱،۳۲۲)، ط:سعيد).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية،فصل وأما محل إقامة الواجب،(۵/۷۰)، ط:سعيد.

⇦ أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه،والذكر والأنثى منه،والخصي والفحل ،لانطلاق اسم الجنس على ذلك،والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر.(الفتاوى الهندية،كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، (۵/۲۹۷)،ط:رشيديه).

عقیقہ کے فائدے

عرب کے لوگ اپنی اولاد کا عقیقہ کیا کرتے تھے، اور عقیقہ میں بہت سی مصلحتیں اور فوائد تھے، جس کا فائدہ خاندان، غیر خاندان اور خود عقیقہ کرنے والوں کو ہوتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام میں اس کو بوقرار رکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل بھی کیا، اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی، ان فوائد اور مصلحتوں میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ عقیقہ میں نہایت ہی خوبصورت طریقے سے اولاد کے نسب کی اشاعت ہوتی ہے، اور نسب کی اشاعت ایک ضروری چیز ہے، تا کہ کوئی شخص اس کو حرامی کہہ کر بدنام اور ذلیل نہ کرے، اور بچے کے باپ کے لیے یہ بات بھی مناسب نہیں تھی کہ وہ گلی کوچوں میں، بازاروں اور دکانوں میں جا کر یہ اعلان کرتے پھرتے کہ لوگو سنو! کہ میرے ہاں اولاد ہوئی ہے، لہٰذا بچے کے نسب کی اشاعت اور لوگوں کی اطلاع کے لیے عقیقہ کرنے کا طریقہ ہی زیادہ مناسب تھا لہٰذا اسلام نے اس کو برقرار رکھا۔

(۲) عقیقہ کرنے میں سخاوت کی صفت ہے اور نہ کرنے میں بخل کی، عقیقہ کرنے سے انسان میں جود و سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے، یہ بخل اور کنجوسی جیسی بُری صفات سے بچنے کی ایک اہم تدبیر اور ذریعہ ہے، اور سخی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور بخیل اللہ کا دشمن ہے، اس سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے اور عقیقہ نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں شامل نہیں ہے۔

(۳) عقیقہ کی وجہ سے جن لوگوں کو گوشت ملا ہے یا دعوت ملی ہے ان کی

دعا ملتی ہے، بلا مصیبت، آفات و بلیات سے حفاظت ہوتی ہے، اور جو لوگ عقیقہ نہیں کرتے وہ لوگوں کے دعاؤں سے محروم رہتے ہیں

(۴) عقیقہ میں ملت ابراہیمی سے تعلق کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ عیسائی لوگ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کو زرد رنگ کے پانی سے رنگا کرتے تھے اور اس کو "معمودیہ" کہتے تھے، اور وہ لوگ کہتے تھے کہ اس کے سبب سے وہ بچہ عیسائی ہو جاتا ہے۔

اسی نام کے ساتھ مشاکلت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۂ بقرہ پارہ الم میں فرمایا

صبغة الله ومن أحسن من الله صبغة

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کر لیا (دین حق کا رنگ قبول کر لیا) اور کس کا رنگ اللہ کے رنگ سے بہتر ہے۔

تو دین اسلام میں بھی نصاریٰ کے اس فعل کے مقابلہ میں کوئی ایسا امتیاز پایا جانا چاہیئے تھا جس سے اس نوزائیدہ بچہ کا اسلامی اور ابراہیمی و اسماعیلی ملت کے تابع ہونا معلوم ہو، چنانچہ جس قدر افعال حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام کے ساتھ خاص تھے اور ان کی اولاد میں مسلسل چلے آرہے تھے، ان میں سب سے زیادہ مشہور واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہونا اور پھر اللہ تعالیٰ کا اس کے بدلہ میں ذبح عظیم (قربانی) کے ساتھ انعام کرنا تھا، اور ان یادگاروں میں سب سے زیادہ مشہور یادگار حج تھا جس کے اندر سر کے بال منڈانا اور ذبح کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ عقیقہ میں ان دونوں کاموں (جانور کے ذبح اور سر کے بال منڈانے) کا حکم دیا گیا تا کہ حضرت ابراہیم اور

حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ساتھ مشابہت پیدا ہو اور یہ علامت ہو اس بات کی کہ ہم اور ہماری اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم ہیں اور یہی دین اسلام پر قائم رہنا ہے۔

(۵) پیدائش کے شروع زمانہ میں عقیقہ کرنے سے یہ مصلحت بھی معلوم ہوتی کہ ماں باپ نے گویا شروع ہی سے بچہ کو اللہ کی راہ میں دے دیا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا تھا۔ ❶

---

❶ واعلم ان العرب كانوا يعقون عن اولادهم، وكانت العقيقة امرا لازما عندهم وسنة مؤكدة، وكان فيها مصالح كثيرة راجعة إلى المصلحة الملية والمدنية والنفسانية، فابقاها النبى صلى الله عليه وسلم وعمل بها ورغب الناس فيها. فمن تلك المصالح التلطف بإشاعة نسب الولد، إذ لا بد من إشاعته لئلا يقال ما لا يحبه، ولا يحسن أن يدور فى السكك، فينادى انه ولد لى ولد .فتعين التلطف بمثل ذلك، ومنها اتباع داعية السخاوة وعصيان داعية الشح، ومنها أن النصارى كان إذا ولد لهم ولد صبغوه بماء اصفر يسمونه المعمودية، وكانوا يقولون: يصير الولد به نصرانيا، وفى مشاكلة هذا الاسم نزل قوله تعالى: (صبغة الله ومن احسن من الله صبغة) فاستحب ان يكون للحنيفين فعل بازاء فعلهم ذلك يشعر بكون الولد حنيفا تابعا لملة إبراهيم واسماعيل عليهما السلام، واشهر الأفعال المختصة بهما المتوارثة فى ذريتهما ما وقع له عليه السلام من الإجماع على ذبح ولده، ثم نعمة الله عليه أن فداه بذبح عظيم، واشهر شرائعهما الحج الذى فيه الحلق والذبح، فيكون التشبه بهما فى هذا تنويها بالملة الحنيفية ونداء ان الولد قد فعل به ما يكون من أعمال هذه الملة، ومنها ان هذا الفعل فى بدء ولادته يخيل إليه انه بذل ولده فى سبيل الله كما فعل إبراهيم عليه السلام، وفى ذلك تحريك سلسلة الاحسان والانقياد كما ذكرنا فى السعى بين الصفا والمروة. (حجة الله البالغة من أبواب تدبير المنزل، العقيقة، (۲/ ۲۶۰، ۲۶۱)، ط: دار الكتب العلمية بيروت).

❷ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح باب العقيقة، (۳/ ۳۵۵)، ط: رشيديه.

(۶) بچے کی ولادت کے بعد عقیقہ کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور تابعداری کی ایک نشانی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور انسان کا بدل ہے❶ اور اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے جیسا کہ قربانی کے عمل سے واضح ہے، اگر کسی نے بچے کو ذبح کرنے کی نذر مانی تو بچے کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں بلکہ یہ ناجائز اور حرام ہے ناحق قتل ہے، البتہ اس کی جگہ پر گائے، بکرا کوئی جانور ذبح کر دے، تو نذر پوری ہو جائے گی، بچہ کی پیدائش کے وقت جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے والد نے اپنا بیٹا ہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر دیا۔❷

(۷) ہر شخص کو اپنا بچہ پیارا لگتا ہے، جگر کا ٹکڑا ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش پر ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو بڑی خوشی ہوتی ہے، اس خوشی فرحت اور قلبی سرور کے شکر کے طور پر عقیقہ کیا جاتا ہے۔

---

❶ ومن فوائدها أنها فدية يفدى بها المولود كما فدى الله سبحانه اسماعيل الذبيح بالكبش.
(تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الحادي عشر في ذكر الفرض من العقيقة وحكمها وفوائدها، (ص: ٦٣)، ط: دار الكتاب العربي).
⇐ انظر أيضا الحاشية السابقة.

❷ وإن نذر ذبح ولده لزمه ذبح شاة استحسانا عندهما. وقال ابو يوسف: لا يلزمه شيء لقوله عليه السلام لا نذر في معصية ولهما أن ذبح الولد في الشرع عبارة عن ذبح الشاة بدليل أن الله تعالى أمر إبراهيم عليه السلام حين نذر ذبح ولده أن يفي بنذره ثم امره بذبح شاة وقال: "قد صدقت الرؤيا" (الصافات: ١٠٥) فدل على أن الأمر بالذبح يتناول ما يقوم مقامه.
(الجوهرة النيرة، كتاب الأيمان (٢/ ٢٩٣)، ط: حقانيه).
⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأيمان مطلب في أحكام النذر، (٣/ ٧٣٩)، ط: سعيد.
⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا ومالا يكون يمينا، الفصل الثاني في الكفارة، (٢/ ٦٥)، ط: رشيديه.

(۸) اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بوڑھاپے کا سہارا ہے، نیک صالح اولاد آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے نسل اور نسب کی بقاء کا ذریعہ ہے، ان نعمتوں کے شکر کے طور پر شریعت میں عقیقہ کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹) عقیقہ غرباء، فقراء، مساکین، دوست واحباب اور دیگر رشتہ داروں کی دعائیں حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، کیونکہ جب یہ تمام لوگ عقیقہ کی دعوت میں شریک ہوں گے یا ان کو کچا یا پکا ہوا گوشت دیا جائے گا تو فطری اور طبعی طور پر ان کے دل سے نوزائیدہ بچے کے لیے دعائیں نکلیں گی جس سے بچہ کا مستقبل روشن ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی۔

(۱۰) عقیقہ بچے کے والدین اور رشتہ داروں، دوست واحباب اور عام لوگوں کے درمیان محبت، مودت اور الفت پیدا کرنے کا سبب ہے اور بہترین ذریعہ ہے، عقیقہ کی دعوت سے لوگوں کے دل قریب اور مانوس ہوتے ہیں، دشمنیاں اور اختلافات ختم ہوجاتے ہیں۔[1]

(۱۱) عقیقہ کرنے سے بچہ آسمانی زمینی آفات، بلیات امراض وحوادث سے محفوظ ہوجاتا ہے، عقیقہ کرنے سے بلائیں اور مصائب ٹل جاتے ہیں،[2] اس

---

[1] وحكمتها شكر نعمة الله تعالىٰ برزق الولد، وتنمية فضيلة الجود والسخاء، وتطييب قلوب الأهل والأقارب والأصدقاء بجمعهم على الطعام فتنبع المحبة والمودة والألفة (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۶/۴)، ط: رشيديه).

[2] عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۳۳/۲)، ط: رحمانيه). =

لیے بچے کے انتقال کے بعد عقیقہ کرنا مستحب نہیں ہے۔ ❶

(۱۲) جس بچے کا اخلاص کے ساتھ عقیقہ کیا جاتا ہے وہ شیطانی اثرات، بہکاوے اور اس کے شر اور فتنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ❷

عقیقہ کے گوشت سے نذر پوری کرنا

''نذر پوری کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۶)

=⇦ سنن النسائی، کتاب العقیقة،متی یعق،(۱۸۸/۲)،ط:قدیمی.

⇦ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الغلام مرتهن بعقيقته)يعني انه محبوس سلامته عن الآفات بها.(مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة،الفصل الثاني،(۷۷/۸)، ط:رشيديه).

⇦ وفي فعل العقيقة من الفوائد اشياء كثيرة:منها:امتثال السنة،وإخماد البدعة،ولولم يكن فيها من البركة إلا أنها حرز للمولود من العاهات والآفات كمارد.(المدخل لابن الحاج، فصل في ذكر النفاس ومايفعل فيه،(۲۵۸/۲)، ط:المكتبة العصرية).

❶ ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين، قلت:بل يجوز إلى أن يموت.(فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)،ط:رشيديه).

⇦ احسن الفتاوی، کتاب الأضحية والعقيقة،(۵۳۶/۷)،ط:سعید.

⇦ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحية،باب العقيقة،(۲۲/۱۰)، ط:دار الاشاعت.

❷ ولقد جعل الله سبحانه النسيكة عن الولد سببا لفك رهانه من الشيطان الذي يعلق به من حين خروجه إلى الدنيا وطعن في خاصرته،فكانت العقيقة فداء وتخليصا له من حبس الشيطان له وسجنه في أسره ومنعه له من سعيه في مصالح آخرته.(تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل الحادي عشر في ذكر الغرض من العقيقة وحكمها وفوائدها،(ص: ٦٦)،ط: دارالكتاب العربي،بيروت).

⇦ فيض القدير للمناوي،رقم الحديث: ۵۸۱۹،حرف الغين،(۳/۴۱۵)، ط: المكتبة التجارية الكبرى.

⇦ شرح الزرقاني على الموطا،كتاب العقيقة، باب العمل في العقيقة، (۱۵۱/۳)،ط:مكتبة الثقافية الدينية.

عقیقہ کے لغوی معنی

عقیقہ کے لغوی معنی ہیں: وہ بال جو کسی بھی نومولود کے سر پر ولادت کے وقت موجود ہوں۔ ❶

عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم

عقیقہ مستحب ہے واجب نہیں ہے، اس لیے عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا اسے بدلنا، اور اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا درست ہے، متعین کئے ہوئے جانور کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے۔ ❷

عقیقہ مباح ہے۔

فتاویٰ کی بعض کتابوں میں ہے کہ عقیقہ مباح ہے، سنت اور واجب نہیں ہے ❸ عقیقہ مباح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عقیقہ نہیں کرتا تو گناہ نہیں ہے،

---

❶ هو الشعر الذى يولد عليه كل مولود من الناس والبهائم (مختار الصحاح، باب العين، ع ق ق، (ص: ۲۱۴)، ط: المكتبة العصرية).

⇐ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس: في العقيقة وأحكامها، الفصل الخامس في اشتقاقها، (ص: ۵۳)، ط: دار الكتاب العربي.

⇐ عمدة القاري، كتاب العقيقة، (۲۱/۱۲۳)، ط: دار الكتب العلمية.

❷ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود، ولا تجب. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: العقيقة والأضحية، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۴/۲۷۴۶)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ فتح الباري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۹/۵۸۸)، ط: دار المعرفة.

⇐ وإنما أخذ أصحابنا الحنفية في ذلك بقول الجمهور وقالوا: باستحباب العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/۱۱۴)، ط: إدارة القرآن).

⇐ انظر أيضا عنوان "عقیقہ کی نذر"

❸ العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهي ذبح شاة في سابع الولادة وضيافة الناس وحلق شعره مباحة لا سنة ولا واجبة كذا في الوجيز للكردري. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/۳۶۲)، ط: رشيديه). =

اگر ثواب کی نیت کے بغیر کرتا ہے تو ثواب بھی نہیں ملے گا، اور اگر ثواب کی نیت سے اور اولاد کی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر عقیقہ کرتا ہے تو اس پر ثواب ملے گا کیونکہ نیت عادتوں کو عبادت اور مباح امور کو طاعت بنا دیتی ہے ❶

دوسرے عنوان میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عقیقہ کا ثواب واجب اور سنت کے ثواب کے مانند نہیں ہے بلکہ عقیقہ مستحب ہے اس کا ثواب مستحب والا ملے گا۔

عقیقہ مستحب ہے

عقیقہ کرنا مستحب ہے، واجب اور سنت مؤکدہ نہیں، جن کتابوں میں عقیقہ کو سنت لکھا ہے اس سے مراد سنت غیر مؤکدہ ہے، سنت غیر مؤکدہ اور مستحب تقریباً ایک ہی چیز ہے، اس لیے فتاوے کی بعض کتابوں میں سنت، مستحب افضل اور اولیٰ کو ایک ہی جگہ پر جمع کر دیا ہے، اور بعض نے مباح بھی لکھا ہے، مباح کام کو ثواب کی نیت سے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ثواب ملنے کی وجہ سے وہ عمل مستحب ہو جاتا ہے، لہٰذا عقیقہ کو سنت، مستحب، افضل، اولی اور مباح کے الفاظ سے تعبیر کرنا درست ہے ان میں کوئی تعارض نہیں۔ ❷

=⇐ منها العقيقة كانت في الجاهلية ثم فعلها المسلمون في أول الإسلام فنسخها ذبح الأضحية فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (٦٩/٥)، ط: سعيد).

⇐ حاشية الطحطاوي على الدر، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (١٦٨/٤)، ط: دار المعرفة.

❶ على أنه وإن قلنا إنها مباحة لكن بقصد الشكر تصير قربة فإن النية تصير العادات عبادات والمباحات طاعات. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (٣٢٦/٥)، ط: سعيد).

⇐ فتاوی رشیدیہ مبوب، کتاب: قربانی اور عقیقہ کے مسائل، (ص: ٥٥٢)، ط: عالمی مجلس تحفظ اسلام.

❷ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ... لم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي إلخ. (رد المحتار، آخر كتاب الأضحية، (٣٣٦/٦)، ط: سعيد).=

عقیقہ مکروہ ہے یا نہیں؟

علامہ کاسانیؒ نے لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب ''الجامع الصغیر'' کی

=⇦ وقد ذكر في غرر الأفكار أن العقيقة مباحة على مافي جامع المحبوبي أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي اهـ وماير بزيد أنها تطوع.(رد المحتار، كتاب الأضحية،(٣٢٦/٦)، ط:سعيد).

⇦ سئل في العقيقة كيف حكمها و كيف تفعل؟

الجواب: قال في السراج الوهاج في كتاب الأضحية مانصه:

مسئلة العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل إلخ.(تنقيح الفتاوى الحامدية، (٢٣٢/٢)،ط:المكتبة الحبيبه كوئته.

⇦ وأما الغلام فيحتمل أن يكون أقل الندب في العقيقة واحدة و كماله إثنان . (المرقاة شرح المشكوة، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة، (١٥٨/٨)، مكتبة امداديه ملتان).

⇦ وفي عمدة القاري بعد نقل حديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده : فهذ يدل على الاستحباب.(عمدة القاري، كتاب العقيقة،باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (١٢٣/٢١)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦ وإنما قال: ليست بسنة فمراده إماليست بسنة ثابتة، وإما ليست بسنة مؤكدة.(عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (١٢٣/٢١)، ط:دار الكتب العلمية).

⇦ (والعقيقة.....سنة مستحبة)فيه نظر لأن الشيء الواحد لايجتمع فيه حكمان لأن السنة اعلى من المستحب، اجيب بأنه عنى بقوله سنة غير مؤكدة. (حاشية العدوي على شرح كفاية الطالب باب في الضحايا،احكام العقيقة، (٥٩٢/١)،ط:دار الفكر بيروت).

⇦ انظر أيضا الحاشية السابقة.

⇦ ومستحبه)ويسمى مندوبا وأدبا وفضيلة.

وقال الشامي رحمه الله تعالى مطلب: لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع .

قوله:ويسمى مندوبا)زاد غيره ونفلا وتطوعا،وقد جرى عليه الأصوليون وهو المختار من عدم الفرق بين المستحب والمندوب والأدب وقد تطلق عليه اسم السنة وصرح القهستاني بأنه دون سنن الزوائد،قال في الإمداد وحكمه الثواب على الفعل وعدم اللوم على الترك.اهـ (الدر المختار مع رد المحتار، (كتاب الطهارة،مطلب: لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، (١٢٣/١)،ط:سعيد).

عبارت سے اشارہ ملتا ہے کہ عقیقہ مکروہ ہے۔ ●

لیکن عقیقہ مستحب ہے مکروہ نہیں ہے، البتہ جن کتابوں میں عقیقہ مکروہ ہونے کی طرف جو اشارہ ملتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور دوسرے حضرات کے زمانہ میں عام لوگوں کے ذہن میں عقیقہ کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی، اور اسے قربانی کی طرح واجب اور ضروری سمجھا جاتا تھا، عقیقہ نہ کرنے والے کو بُرا بھلا کہا جاتا تھا، اور یہ شریعت کی حدود سے تجاوز کرنا تھا، اور مستحب کو واجب سمجھنا مکروہ ہے، اس لیے امام صاحب وغیرہ نے عوام کو ان خارجی چیزوں سے بچانے کے لیے عارضی اور وقتی طور پر مکروہ کہا، نفس عقیقہ کو مکروہ نہیں کہا ● تا کہ عوام کا عقیدہ درست ہو، اور عقیقہ شریعت کی حدود میں رہ کر کریں جب کہ ہدی کے جانور میں اِشعار میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے اشعار کو مکروہ کہا ہے۔ ●

● "وذكر في الجامع الصغير ولايعق عن الغلام ولاعن الجارية وإنه إشارة إلى الكراهة؛لأن العقيقة كانت فضلا ومتى نسخ الفضل لايبقى إلاالكراهة.(بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب،(٦٩/٥)ط:سعيد).

⇐ قال الكشميري في فيض الباري:رأيت في كتاب الناسخ والمنسوخ عن الطحاويؒ ان محمد قال في بعض أماليه:ان العقيقة غير مرضية.(فيض الباري، كتاب العقيقة،باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٣٣٧/٣)، ط: رشيديه).

● لأن الجهلة يعتقدونها سنة أوواجبة وكل مباح يؤدي إليه(أي إلى اعتقاد السنية او الوجوب) فمكروه.(الدر مع الرد، كتاب الصلاة،قبيل باب الصلاة، (١٢٠/٢)،ط:سعيد).

⇐ حلبي كبير مسائل شتى،(ص:٦١٧)،ط:سهيل اكيدمي.

⇐ الاصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة.(السعاية شرح شرح الوقاية، صفة الصلاة، قبيل فصل في القراءة،(٢٦٥/٢)،ط:سهيل اكيدمي).

● وقيل:إن أبا حنيفة كره إشعار أهل زمانه لمبالغتهم فيه على وجه يخاف منه السراية. (الهداية، كتاب الحج، باب التمتع،(٢٦٢/١)،ط:رحمانيه).

⇐ وقال الطحاوي:ما كره أبوحنيفة أصل الاشعار وإنما كره اشعار أهل زمانه لمبالغتهم فيه. (مجمع الأنهر، كتاب الحج، باب القران والتمتع،(٤٢٨/١)، ط:دار الكتب العلمية).

⇐ شامي، كتاب الحج باب التمتع،(٥٣٩/٢)،ط:سعيد.

بعض حضرات نے کہا کہ امام صاحب وغیرہ کے زمانہ میں لوگوں نے عقیقہ میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا اور اس میں منکرات اور شریعت کے خلاف باتوں کو شامل کر دیا تھا اس بناء پر امام صاحب نے عقیقہ کو مکروہ کہا ہے، نفس عقیقہ کو مکروہ نہیں کہا۔ ❶

بعض حضرات نے کہا عقیقہ کے لیے عقیقہ کے لفظ کو ناپسند کیا گیا ہے۔ ❷

عقیقہ منسوخ نہیں ہے

اسلام کے ابتدائی دور میں نوزائیدہ بچہ کا عقیقہ کرنا واجب تھا، بعد میں واجب ہونے کا حکم منسوخ ہو گیا اور مستحب ہونے کا حکم باقی رہ گیا، اور قیامت تک یہی حکم باقی رہے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں بھی بچوں کا عقیقہ کیا جاتا تھا لیکن ان لوگوں نے جانور کو ذبح کرنے کے ساتھ کچھ رسم و رواج کو شامل کر لیا تھا، مثلاً جاہلیت کے زمانہ میں جب کسی کا بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کر کے اس کا سر بکری کے خون سے رنگین کر دیا کرتے تھے، شریعت نے ان باطل رسوم کو منسوخ کر کے ختم کر دیا، روایات میں صاف الفاظ میں موجود ہے کہ نبی علیہ السلام نے بچے کے سر کو خون سے رنگین کرنے کی بجائے

---

❶ ولأنهم كانوا يفعلون عند العقيقة بعض المحظورات كتلطخ الإشعار بدم الحيوان مع ورود الحديث في النهي عن ذلك الرسم فكان مراده هذا (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳/۳۴۷)، ط: رشيديه).

❷ فلم أزل أتردد في مراد الإمام　　لم تبين لي مراده أنه كان يكره اسم العقيقة؛ لأنه يوهم العقوق ولكونه من أسماء الجاهلية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳/۳۴۷)، ط: رشيديه).

خوشبو یا زعفران لگانے کا حکم دیا ہے، خود عقیقہ کرنے سے منع نہیں فرمایا،
غرض کہ عقیقہ واجب ہونے کے حکم کو ختم کیا، مستحب ہونے کے حکم کو باقی رکھا اور جاہلیت کی باطل رسوم کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ❶

عقیقہ میں افضل جانور

''افضل عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۳۰)

عقیقہ میں بکری ذبح کرنے کی بجائے قیمت صدقہ کرنا

''قیمت صدقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۶)

---

❶ عن بريدة قال كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح الشاة يوم السابع ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران . (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي)

⇐ عن عائشة رضي الله عنها في حديث العقيقة قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة في دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبي بشيء من دمها، (٣٠٣/٩)، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ).

⇐ وفي النكت الطريفة: وقال محمد ابن الحنفية وإبراهيم النخعي ان العقيقة كانت لعد واجبة في عهد الجاهلية، فرفضها الاسلام يعني وجوبها ...... واخرج ايضا عن ابى حنيفة، عن رجل، عن محمد ابن الحنفية: أن العقيقة كانت في الجاهلية فلما جاء الاسلام رفضت (اهـ) بعنيان رفض الوجوب لتكون على الاختيار لاعلى الوجوب، ولاعلى أنها سنة مؤكدة بل أنها مستحبة تشملها . . نكت الطريفة، العقيقة، (٢/ ٣٥٤، ٣٥٥)، ط: دار الفتح).

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة مذاهبهم في حكمها، (١٠/ ١٧١)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (١٧/ ١١٢)، ط: إدارة القرآن.

عقیقہ میں دو کام ہیں

عقیقہ میں دو ہی کام ہوتے ہیں:

ایک بچے کا سر منڈوا دینا، اور دوسرا بچے کی طرف سے فدیہ اور شکرانہ کے طور پر جانور قربان کر دینا، ان دونوں عملوں میں ایک خاص ربط اور مناسبت ہے، اور یہ دونوں کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کے شعائر، نشانی اور یادگاروں میں سے ہیں حج میں بھی ان دونوں کاموں کا اسی طرح جوڑ ہے، اور حاجی دم شکر قربان کرنے کے بعد سر صاف کراتا ہے، اس لحاظ سے عقیقہ میں عملی طور پر اس بات کا بھی اعلان ہوتا ہے کہ ہمارا رابطہ، ہمارا تعلق اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے، اور بچہ بھی ملت ابراہیمی کا ہی ایک جزء ہے۔ [1]

عقیقہ میں صاحب حیثیت کون ہے؟

''صاحب حیثیت کون ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۱۲)

عقیقہ میں ضروری چیزیں

عقیقہ ادا ہونے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں

(۱) مخصوص حیوان جس سے قربانی کرنا جائز ہوتا ہے۔

(۲) ذبح کرنا۔ [2]

---

[1] ''عقیقہ کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

[2] المجزئ فی العقیقة هو المجزئ فی الأضحية. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة (۸/ ۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۷)، ط: إدارة القرآن.

⇐ والعقيقة: الذبيحة التي تذبح عن المولود يوم أسبوعه. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۴/ ۲۷۴۵)، ط: دار الفكر).

عقیقہ میں گابھن جانور ذبح کرنا

''گابھن جانور'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۸۳)

عقیقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

☆...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی صاحبزادی سیدہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ''اس کے سر کے بال صاف کردو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کردو'' ہم نے بالوں کو وزن کیا، ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔ ❶

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، وہ اس کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو لڑکے کے طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ ❷

---

❶ عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال: عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن بشاة وقال بالفاطمة: احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعره فضة، فوزناه فكان وزنه درهما أو بعض درهم، رواه الترمذی. (مشكاة المصابیح، كتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۲)، ط: قدیمی).

⇦ جامع الترمذی، ابواب الأضاحی، باب العقیقة، (۲۷۸/۱)، ط: سعید.

⇦ السنن الكبرى للبیهقی، كتاب الضحایا، باب ماجاء فی التصدق بزنة شعره فضة وماالعطی القابلة، (۳۰۴/۹)، ط: إدارہ تالیفات اشرفیه.

❷ عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العقیقة، فقال: لایحب الله العقوق كأنه كره الاسم. وقال: من ولدله ولد فاحب ان ینسک عنه فلینسک عن الغلام شاتین وعن الجاریة شاة رواه ابوداود ونسائی. (مشكاة المصابیح، كتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۳)، ط: قدیمی).

⇦ سنن ابی داود، كتاب الضحایا، باب فی العقیقة، (۳۴/۲)، ط: رحمانیه.

⇦ سنن النسائی، كتاب العقیقة، (۱۸۷/۲)، ط: قدیمی.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ مستحب ہے، فرائض اور واجبات کی طرح کوئی لازمی چیز نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ کہ ”عقیقہ کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے“ سے واضح ہوتا ہے۔ ❶

اسی طرح لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں ذبح کرنا بہتر ہے ضروری نہیں ہے اگر استطاعت ہے مالی طور پر گنجائش ہے تو دو بکریاں ذبح کرے ورنہ ایک بکری بھی کافی ہوگی۔ ❷

عقیقہ نہ کیا جائے تو؟

جس بچے کا عقیقہ نہیں کیا جاتا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہتا ہے، بلاء و مصیبت کا بھی شکار ہوسکتا ہے، دنیاوی مشقت اور تکلیف میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے۔

---

❶ فهذا يدل على الندب، لقوله: من ولد له مولود فاحب ان ينسك عنه فليفعل، فعلم ان الوجوب انسخ. (المعتصر من المختصر من مشكل الآثار، كتاب العقيقة، (۱/۲۷۷)، ط: عالم الكتب، بيروت).

⇐ اوجز المسالك، كتاب العقيقة، قوله عليه السلام: لا احب العقوق، من احب ان ينسك عن ولده، (۱۰/۱۷۶)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/۱۱۲)، ط: إدارة القرآن.

❷ يستحب عن وجد الشاتين ان ينسك بهما عن الغلام. (حجة الله البالغة، من أبواب تدبير المنزل، العقيقة، (۲/۲۲۵)، ط: دار الجيل).

⇐ ويستحب ان يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل اصل السنة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة ..... ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۲، ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد.

جیسا کہ والد اگر ہمبستری کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اس بچے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی تو بچے کو ایسا تحفظ نہیں ملتا۔❶

عقیقہ نہیں کیا

اگر کسی نے اپنے بچے کا عقیقہ نہیں کیا تو گناہ نہیں ہوگا،❷ البتہ عقیقہ

---

❶ كل غلام رهين بعقيقته.

⇦ عن سمرة ابن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۴۳)، ط: رحمانيه).

⇦ عن سليمان بن عامر الضبي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۴۳)، ط: رحمانيه).

⇦ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۸/ ۷۷)، ط: رشيديه).

⇦ والأرجح عند هذا العبد الضعيف عفاالله عنه: أن المراد "بالأذى" البلايا المتعلقة بالمولود، ويستنبط ذلك مما اختاره القاري في شرح قوله صلى الله عليه وسلم: "الغلام مرتهن بعقيقته" يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها، انتهى. (الكنز المتواري في معادن لامع الدراري وصحيح البخاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۱۹/ ۱۱۲)، ط: مكتبة الحرمين، دوبئي).

⇦ وفي زاد المعاد: وظاهر الحديث أنه رهينة في نفسه، ممنوع محبوس عن خير يراد به، ولا يلزم من ذلك أن يعاقب على ذلك في الآخرة، وإن حبس بترك أبويه العقيقة عما يناله من عق عنه أبواه وقد يفوت الولد خير بسبب تفريط الأبوين وإن لم يكن من كسبه كما أنه عند الجماع إذا سمى أبوه لم يضر الشيطان ولده وإذا ترك التسمية، لم يحصل للولد هذا الحفظ. (زاد المعاد، فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في العقيقة، (۲/ ۳۲۶)، ط: مؤسسة الرسالة).

❷ العقيقة تطوع إن شاء فعلها، وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: مكتبة امداديه).

کرنے کی فضیلت سے محروم رہے گا، اور وہ بچہ قیامت کے دن ماں باپ کے لیے سفارش نہیں کرسکے گا۔ ❶

عقیقہ ولادت سے پہلے کرنا

''ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۹)

عقیقہ ولیمہ کے ساتھ کرنا

''ولیمہ کے ساتھ عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۱۱)

عقیقے کی اہمیت

عقیقہ سنت ہے، اگر گنجائش ہو تو ضرور کردینا چاہیے، نہ کرے تو گناہ

=⇦ الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۳۶۲/۵)، ط: رشيديه.

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۶۹/۵)، ط: سعيد.

⇦ ولا مأثم في ترك المباح. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل وأما الجمع في الوطء بملك اليمين فلايجوز عند عامة العلماء، (۲۶۳/۲)، ط: سعيد).

⇦ أن الإثم ليس على ترك المباح. (البحر الرائق، كتاب الإكراه، (۱۳۳/۸)، ط: رشيديه.

⇦ والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولايسيء تاركه. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱۰۳/۱)، ط: سعيد.

❶ يحيى بن حمزة قال: قلت لعطاء الخراساني: مامرتهن بعقيقة؟ قال: يحرم شفاعة ولده. (السنن الكبير للبيهقي، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة، (۲۹۹/۹)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ وأجود ماقيل فيه ماذهب إليه أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى قال: هذافي الشفاعة يريد أنه إذا لم يعق عنه، فمات طفلا لم يشفع في أبويه. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۲/۹)، ط: دار المعرفة).

⇦ الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۱۳۸/۸، ۱۳۹)، ط: دارالكتب العلمية.

نہیں صرف عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے۔ ❶

❶ ويستحب لمن ولد له ولد ان يسميه يوم اسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الأئمة الثلاثة... ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على مافي الجامع المحبوبي، أو تطوعا...... ومنها الشافعي واحمد سنة مؤكدة...... إلخ(رد المحتار، كتاب الأضحية،قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٦/ ٣٣٦)، ط: سعيد)

⇦ (ويسن)سنة مؤكدة (أن يعق عن)الولد .(تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني،كتاب الأضحية،فصل في العقيقة،(٩/ ٣٥٨)،ط: دار احياء التراث العربي).

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج،باب العقيقة،(٨/ ٣٠٦)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇦أنظر رقم الحاشية: ا على نفس الصفحة.

☆......غ......☆

غریب کے بچے عقیقہ کے بغیر مر گئے

اگر کسی غریب آدمی کے بچے عقیقہ کے بغیر فوت ہو گئے تو ان کی طرف سے عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔●

● (فرع) لو مات المولود قبل السابع استحبت العقيقة عندنا، وقال الحسن البصري ومالك: لا تستحب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۳۳۲)، ط: مكتبة الإرشاد).

◆ حواشي الشرواني وابن قاسم العبادي على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۹/ ۳۵۸)، ط: دار إحياء التراث العربي).

◆ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۲٦)، ط: إدارة القرآن.

◆ قال محمد: العقيقة سنة، فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل، وهذا يشير إلى الإباحة. (فتاوى عالمگيرى، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/ ۳٦۲)، ط: رشيديه)

◆ ثم إن الترمذي أجاز إلى يوم إحدى وعشرين قلت بل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/ ۳۳۷)، ط: رشيديه).

☆......ف......☆

فرق ہے لڑکا اور لڑکی کے عقیقے میں

"لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۱۹۱)

فوت ہو گیا زندہ پیدا ہونے کے بعد

"زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۰)

☆......ق......☆

قربانی اور عقیقہ کا حکم یکساں ہے

قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک جیسا ہے، یعنی قربانی کے جانور میں عقیقہ کے لیے شریک ہونا درست ہے، ❶ اور ایک بڑے جانور میں سات بچوں کا عقیقہ کرسکتے ہیں (سات حصے ہوں گے) ❷ اور جس طرح قربانی کے گوشت میں اختیار ہے کہ خود کھائے یا تقسیم کردے یا رشتہ داروں کو دے یا صدقہ کردے، وہی تمام صورتیں عقیقہ کے گوشت میں بھی جائز ہیں، اور والدین، داد، دادی، اور نانا نانی وغیرہ بھی کھاسکتے ہیں۔ ❸

---

❶ ولو نوى بعض الشركاء الأضحية وبعضهم هدي المتعة...... وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له في عامه ذلك جاز عن الكل في ظاهر الرواية. (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، (٣/٣٥٠)، ط: رشيديه).

ﻫ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (٥/٣٠٤)، ط: رشيديه.

ﻫ شامي، كتاب الأضحية، (٦/٣٢٦)، ط: سعيد.

❷ ولو ذبح بدنة أو بقرة من سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة جاز، سواء أراد كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١١٩)، ط: إدارة القرآن).

ﻫ ولا يجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة، ويجوز ذلك عن سبعة أو أقل من ذلك، وهذا قول عامة العلماء...... لما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: البدنة تجزئ عن سبعة، والبقرة تجزئ عن سبعة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في محل إقامة الواجب، (٥/٧٠)، ط: سعيد).

ﻫ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (٥/٣٠٤)، ط: رشيديه.

❸ "عقیقہ کا گوشت سب کھاسکتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

قربانی اور عقیقہ میں فرق

''عقیقہ اور قربانی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۱۷)

قربانی جائز نہیں جس جانور کی

جس جانور کی قربانی جائز نہیں، اس جانور کا عقیقہ بھی درست نہیں، اور جن جانوروں کی قربانی درست ہے ان کا عقیقہ بھی درست ہے۔ ❶

قربانی سے پہلے عقیقہ کو ضروری سمجھنا

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس کا عقیقہ نہیں ہوا اس کی قربانی جائز نہیں، پہلے اپنا عقیقہ کرے اس کے بعد قربانی کرے، یہ بات درست نہیں، قربانی اور عقیقہ دو الگ الگ عبادتیں ہیں ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہیں، اس لیے جس کا عقیقہ نہیں ہوا وہ قربانی کر سکتا ہے اور اگر اس کے ذمہ قربانی واجب ہے تو قربانی کرنا ضروری ہے، عقیقہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، ❷ البتہ اگر کسی کا عقیقہ اب تک

---

❶ يستحب لمن ولد له ولد ان يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه..... ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي، اوتطوعا على مافي شرح الطحاوي، وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٦/٣٢٦)، ط: سعيد).

☆ مزید ''عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

❷ العقيقة مايذبح من النعم شكرا لله تعالى على ما انعم به من ولادة مولود، ذكرا كان او انثى، ولاشك أنها تخالف الأضحية التي هي شكر على نعمة الحياة، لاعلى الإنعام بالمولود. (الموسوعة الفقهية، حرف الألف، اضحية، العقيقة، (٥/٧٧)، ط: دار السلاسل، الكويت).

☆ اتفق الفقهاء على أن المطالب بالأضحية هو المسلم الحر البالغ العاقل المقيم المستطيع. (الفقه الإسلامي وادلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، المطلب الثالث: شروط المكلف بالأضحية، (٣/٢٧١١)، ط: دار الفكر، بيروت)

☆ وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر، لا الذكورة فتجب على الأنثى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (٦/٣١٢)، ط: سعيد).

نہیں ہوا تو اس کو اپنا عقیقہ کر لینا چاہیے۔❶

قربانی کرنے سے پہلے بچے فوت ہو جائے

"جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۸)

قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ اور ساتویں دن کی رعایت

اگر سات حصے والی قربانی کے بڑے جانور میں چند حصے قربانی کے اور چند حصے عقیقے کے ڈالے تو یہ درست ہے، قربانی بھی صحیح ہو جائے گی اور عقیقہ بھی درست ہو جائے گا❷ اور اگر قربانی اور عقیقہ کا مشترکہ جانور کو ذبح کرنے کا دن

---

❶ ویسن أن یعق عن نفسه من بلغ ولم یعق عنه. (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مکتبہ امدادیہ).

❷ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)، ط: مکتبة القدس.

❸ عن الربیع بن صبیح عن الحسن البصری إذا لم یعق عنک، فعق عن نفسک وإن کنت رجلا. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۲۱)، ط: إدارة القرآن).

(۱) وکذا لو أراد بعضهم العقیقة عن ولد قد ولد له من قبل؛ لأن ذلک جهة التقرب بالشکر علی نعمة الولد ذکره محمد رحمه الله تعالی، ولم یذکر الولیمة ...... وقد ذکر فی غرر الأفکار، ان العقیقة مباحة علی مافی جامع المحبوبی اوتطوع علی مافی شرح الطحاوی. (رد المحتار، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۶)، ط: سعید).

❹ ولو نوی بعض الشرکاء الأضحیة، وبعضهم هدی المتعة وبعضهم دم العقیقة لولادة ولد ولد له فی عامة ذلک، جاز عن الکل فی ظاهر الروایة. (فتاوی قاضی خان علی هامش الفتاوی الہندیة، کتاب الأضحیة، فصل فیما یجوز فی الضحایا ومالایجوز، (۳/۳۵۰)، ط: مکتبہ رشیدیہ).

❺ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل فی شروط جواز إقامة الواجب، (۶/۳۰۶)، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

ولادت کے بعد ساتواں دن نہ ہو، تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

قربانی کے جانور میں عقیقہ کی نیت سے حصہ خریدنا

عقیقہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ خریدنے سے کچھ خرابی نہیں ہوتی اور جس طرح عقیقہ مستحب ہے، ساتویں دن کی رعایت کرنا بھی مستحب ہے لہٰذا اگر ذبح کے دن ساتویں دن کی رعایت ہو جائے بہتر ورنہ اگر ذبح کے دن ساتواں دن نہ ہو اور ذبح کرتے وقت عقیقہ کی نیت کر لی تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ ❷

---

❶ ولو ذبحها بعد السابع ،أو قبله أو بعد الولادة أجزأه. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۸/۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇐ والتقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو مابعده اجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ٦٠)، ط: دار الكتاب العربي).

⇐ ثم إن الترمذي أجازها إلى يوم أحد وعشرين، قلت: هل يجوز إلى أن يموت، لما رأيت في بعض الروايات أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بنفسه. (فيض الباري، كتاب العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: خضر راه بک ڈپو دیوبند).

❷ ولنا أن الجهات وإن اختلفت صورة، فهي في المعنى واحد لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله عز شانه، وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل...... ولم يذكر ما إذا أراد أحدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، (۲۰۶/٦)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن، (۳۰۴/۵)، ط: رشيديه.

⇐ فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز من الضحايا ومالا يجوز، (۳۵۰/۳)، ط: رشيديه

⇐ رد المحتار، كتاب الأضحية، (۳۲٦/٦)، ط: سعيد.

⇐ والتقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو مابعده اجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ٦٠)، ط: دار الكتاب العربي).

قربانی کے ساتھ عقیقہ

قربانی کی گائے میں عقیقہ بھی درست ہے، کسی کا حصہ قربانی کا ہو کسی کا عقیقہ کا سب درست ہے لیکن سات حصوں سے زیادہ نہ ہوں۔ ❶

قربانی میں عقیقہ کا حصہ

''قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ اور ساتویں دن کی رعایت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۳)

قرض لے کر عقیقہ کرنا

اگر بلاسودی قرض لے کر عقیقہ کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کرنے کا انتظام ہے تو قرض لے کر عقیقہ کرنے کی اجازت ہوگی۔

---

❶ ولنا أن الجهات وإن اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله عز شانه، وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل ...... ولم يذكر ما إذا أراد أحدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في محل إقامة الواجب، (۶/ ۳۰۶)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

٭ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن، (۵/ ۳۰۴)، ط: رشيديه.

٭ فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز من الضحايا وما لا يجوز، (۳/ ۳۵۰)، ط: رشيديه

رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۶)، ط: سعيد.

٭ ولا يجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذلك عن سبعة أو أقل من ذلك وهذا قول عامة العلماء، لما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: البدنة تجزي عن سبعة والبقرة تجزي عن سبعة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في محل إقامة الواجب، (۵/ ۷۰)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

٭ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۵/ ۳۰۴)، ط: رشيديه.

اور اگر مالی حالت تنگ ہے قرض لے کر عقیقہ کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کرنے کا انتظام نہیں ہے تو قرض لے کر عقیقہ نہ کرے۔ ❶

اور اگر بلا سودی قرض نہیں ملتا تو سودی قرض لے کر عقیقہ کرنا گناہ ہے۔ ❷

قصائی کو سر دینا

"سر قصائی کو دینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۷)

قیمت صدقہ کرنا

قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی حلال جانور کو ذبح کرنا مقصود ہوتا ہے، احادیث میں بچے کے عقیقہ کے موقع پر بکری یا بکرا ذبح کرنے کا حکم آیا ہے، اس لیے عقیقہ میں بکری ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنے سے عقیقہ کی سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ صدقہ کا ثواب مل جائے گا۔ ❸

---

❶ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود ولاتجب(الفقه الاسلامي وادلته،الباب الثامن الأضحية والعقيقة،(۶۳۷/۳)،ط:دارالفكر).

⇐ وشرائطها الاسلام والإقامة واليسار.(الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۳۱۲/۶)، ط:سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،(۲۹۲/۵)،ط:رشيديه.

❷ عن جابر رضي الله عنه قال:لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه،وقال:هم سواء.(الصحيح لمسلم، كتاب البيوع،باب الربا،(۲۷/۲)، ط: قديمي).

⇐ مشكاة المصابيح، كتاب البيوع،باب الربا،الفصل الأول،(ص:۲۴۴)، ط:قديمي.

⇐ كنز العمال، كتاب البيوع من قسم الأفعال،باب الربا واحكامه،رقم الحديث:۱۰۱۱۲، (۱۹۲/۴)،ط:مؤسسة الرسالة.

عن يوسف بن ماهك انهم دخلوا على حفصة بنت عبدالرحمن فسألوها عن العقيقة فاخبرتهم أن عائشة رضي الله عنها اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة.(جامع الترمذي،ابواب الأضاحي،باب ماجاء في العقيقة،(۲۷۸/۱)،ط:سعيد).=

قیمہ خرید کر عقیقہ کرنا

"گوشت خرید کر عقیقہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۵)

= لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها لايجزيه،لأن الوجوب تعلق بالإراقة.................إلخ.

بدائع الصنائع، كتاب التضحية،فصل وأما كيفية الوجوب، (٦٦/٥)، ط:سعيد)

ۏ وذبحها أفضل من التصدق بقيمتها.

قوله:أفضل من التصدق.... ولعل المراد أن ثواب الذبح للعقيقة أفضل من التصدق بقيمتها مع كونه ليس عقيقة.(حواشي الشرواني وابن قاسم العبادي على تحفة المحتاج،كتاب الأضحية،فصل في العقيقة،(٣٥٧/٩)،ط:دارإحياء التراث العربي).

☆......ک......☆

کافر کو گوشت دینا

عقیقہ کا گوشت اور قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینا بہتر ہے اور ان کافروں کو دینا بھی جائز ہے جو مسلمانوں سے نہیں لڑتے۔ ❶

کچا گوشت تقسیم کرنا

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۷)

کچا گوشت نہ لیں تو

اگر عقیقہ کا کچا گوشت لوگ نہیں لیتے تو پکا کر روٹی کے ساتھ تقسیم کر دیا جائے یا پلاؤ پکا کر دے دیا جائے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ ❷

---

❶ قال الله تعالى: لا ينهكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من ديٰركم أن تبروهم وتقسطوا إليهم، إن الله يحب المقسطين. إنما ينهكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين وأخرجوكم من ديٰركم وظاهروا على إخراجكم أن تولوهم ومن يتولهم فاولئك هم الظلمون. (سورة الممتحنة (۹،۸)

⇐ ويهب ما شاء للغني والفقير والمسلم والذمي. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، (۳۰۰/۵)، ط: رشيديه).

⇐ وللمضحي أن يهب كل ذلك أو يتصدق أو يهديه لغني أو فقير مسلم أو كافر. (إعلاء السنن، كتاب الأضاحي، باب بيع جلد الأضحية، (۲۵۸/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ وهي شاة تصلح للأضحيه تذبح للذكر والأنثى سواء، فرق لحمها نيا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أولا واتخاذ دعوة أولا. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (۳۳۶/۶)، ط: سعيد).

⇐ ويتصدق بما شاء، أي نيا أو مطبوخا. (حاشية الدسوقي، كتاب الضحايا، (۳۹۸/۲)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ وقال جمهور أصحاب الشافعي باستحباب أن لا يتصدق بلحمها نيا بل يطبخه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۰/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

کن جانوروں سے عقیقہ جائز ہے؟

جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ کرنا بھی جائز ہے، بھینس بھی ان جانوروں میں شامل ہے، اسی طرح جن جانوروں میں سات حصے قربانی کے ہوسکتے ہیں ان میں سات حصے عقیقے کے بھی ہوسکتے ہیں، اور ایک لڑکے کے عقیقے میں پوری گائے بھی ذبح کی جاسکتی ہے۔ ❶

کھال

عقیقہ کے جانور کی کھال غریبوں کو دے دی جائے، اور اگر فروخت کردی ہے تو اس کی قیمت کی رقم غریبوں پر صدقہ کردی جائے، ذاتی کام میں نہ لائی جائے اور مالداروں کو بھی نہ دی جائے اسی طرح وہ کھال قصائی کو اجرت میں

---

❶ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل او البقر او الغنم، دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة او بدنة كذلك وذكر الرافعي بحثا انها تتادى بالسبع كمالى الأضحية. (فتح البارى، كتاب العقيقة باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/۵۹۳)، ط: دار المعرفة).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/۱۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇦ يتادى اصل السنة عن الغلام بشاة او سبع بدنة او بقرة؛ لانه عليه الصلاة والسلام عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا والحق به سبع بدنة او بقرة. (حاشية الباجورى، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة فصل فى احكام العقيقة، (۲/۳۰۳)، ط: داراحياء التراث العربى).

⇦ ولو ذبح بدنة او بقرة عن سبعة اولاد او اشترك فيها جماعة جاز، سواء اراد كلهم العقيقة او بعضهم العقيقة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).

بھی نہ دی جائے بلکہ اجرت کی رقم الگ دی جائے۔ ❶

کھال کو دفنانا

عقیقہ کے جانور کی کھال کو اگر کسی طرح استعمال میں لانا یا فروخت کرنا ممکن ہو تو اس کو استعمال میں لانا چاہیے یا فروخت کر کے رقم غریبوں میں صدقہ کر دینی چاہیے، زمین میں دفن کر کے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ❷

کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لگانا

عقیقہ کے جانور کی کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ کھال کو فروخت کرنے کے بعد قیمت کی رقم کو صدقہ کر دینا لازم ہے۔ ❸

---

❶ (ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب ... فإن بيع اللحم أو الجلد به) أي بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمنه ولا يعطى أجر الجزار منها) لأنه كبيع. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۳۲۸/۶)، ط: سعيد).

⇐ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الأضحية، (۲۶۶/۴)، ط: دار المعرفة.

⇐ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطي جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطي في أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل العشرون في حكم جلدها، (ص: ۷۰)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ (مصرف الزكاة والعشر ... هو فقير ... ومسكين)

قوله: مصرف الزكاة والعشر) وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (۳۳۹/۲)، ط: سعيد).

❷ وجلد ذبیحہ تصدق نماید یا بہ مصرف خود آرند و در زمین دفن نہ نماید کہ تضییع مال است۔ (ما لا بد منہ، رسالہ أحکام عقیقہ، (ص ۱۳۰)، ط: قدیمی)۔

❸ ولو باع الجلد أو اللحم بالدراهم أو بما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه لأن القربة انتقلت إلى بدله (الهداية، كتاب الأضحية، (۴/۵۱)، ط: رحمانيه).

⇐ فإذا تمولته بالبيع وجب التصدق، لأن هذا الثمن حصل بفعل مكروه فيكون خبيثا فيجب التصدق (البناية شرح الهداية، كتاب الأضحية، (۵۵/۱۲)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ شرح الوقاية، كتاب الأضحية، (۴۲/۴)، ط: إدارة الحرم.

کھال کی قیمت سید کو دینا

عقیقہ کی کھال فروخت کر کے اس کی قیمت سید کو دینا جائز نہیں ہے بلکہ سید کے علاوہ دوسرے غریبوں کو دینا ضروری ہے۔ ❶

کھال کی قیمت مسجد میں دینا

عقیقہ کے جانور کی کھال فروخت کر کے قیمت کی رقم مسجد میں دینا جائز نہیں ہے ❷ اگر کسی نے کھال کی رقم مسجد میں دے دی تو اتنی رقم اپنی طرف سے

---

❶ (مصرف الزكاة والعشر ...... هو فقير ...... ومسكين)
قوله: مصرف الزكاة والعشر) ...... وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغيرذلك من الصدقات الواجبة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (٢/ ٣٣٩)، ط: سعيد).
⇐ ولايدفع إلى بنى هاشم (الجوهرة النيرة، كتاب الزكاة، باب من يجوز دفع الصدقة إليه ومن لايجوز، (١/ ١٦٠)، ط: حقانيه).
⇐ ولا إلى بني هاشم ...... ولاإلى مواليهم اى عتقاء هم. (الدر مع الرد، كتاب الزكاة، باب المصرف مطلب في الحوائج الأصلية، (٢/ ٣٥٠)، ط: سعيد).
⇐ كفايت المفتي، كتاب الأضحية والذبيحة، (٨/ ٢٢٢، ٢٢٣)، ط: دار الاشاعت.
❷ (مصرف الزكاة والعشر ...... هو فقير ...... ومسكين)
قوله: مصرف الزكاة والعشر) ...... وهو مصرف ايضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغيرذلك من الصدقات الواجبة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (٢/ ٣٣٩)، ط: سعيد).
⇐ (لايصرف إلى بناء) نحو مسجد.
قوله: نحو مسجد) كبناء القناطر والسقايات وإصلاح الطرقات وكرى الأنهار والحج والجهاد وكل ما لاتمليک فيه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (٢/ ٣٤٤)، ط: سعيد).
⇐ تبيين الحقائق، كتاب الزكاة، باب المصرف، (١/ ٣٠٠)، ط: امداديه.

فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہوگا ورنہ گناہ گار ہوگا۔ ❶

کئی بچوں کا ایک ساتھ عقیقہ کرنا

عقیقہ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن سنت ہے، ❷ اگر گنجائش نہ ہو تو نہ کرے کوئی گناہ نہیں، ❸ دن کی رعایت کے بغیر سب بچوں کا اکٹھا عقیقہ کرنا جائز ہے مگر سنت کے خلاف ہے۔ ❹

---

❶ وله أن يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لا أن ينتفع بالدراهم او ينفقها على نفسه، فإن باع لذلك تصدق بالثمن (فتاوى بزازيه على هامش الهندية، كتاب الأضحية، السادس في الانتفاع، (٦/ ٢٩٣)، ط: رشيديه).

⇐ ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب، لأنه جزء منها فكان له التصدق والانتفاع به ... ولا يبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله والمعنى فيه انه لا يتصرف على قصد التمول. (تبيين الحقائق، كتاب الأضحية، (٦/ ٨)، ط: امداديه).

⇐ مجمع الأنهر، كتاب الأضحية، (٤/ ١٧٤)، ط: دار الكتب العلمية.

❷ وقتها: تذبح يوم سابع ولادته، ويحسب يوم الولادة من السبعة، فإن ولدت ليلا حسب اليوم الذى يليه (الفقه الاسلامى وادلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة واحكامها، (٤/ ٢٧٤٧)، ط: دار الفكر بيروت).

⇐ عن الحسن عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق. (جامع الترمذى، أبواب الأضاحى باب ماجاء في العقيقة، (١/ ٢٧٨)، ط: سعيد).

⇐ وذبحها في اليوم السابع يسن. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه).

❸ "عقیقہ نہیں کیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

❹ وذبحها في اليوم السابع يسن. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٣٠)، ط: مكتبة القدس.

⇐ والتقييد بذلك اى باليوم السابع استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع او الثامن او العاشر او مابعده اجزأت. (تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الثامن في الوقت الذى تستحب فيه العقيقة، (ص: ٦٠)، ط: دار الكتاب العربي)

☆......گ......☆

گابھن جانور

جان بوجھ کر عقیقہ کرنے کے لیے گابھن جانور ذبح کرنا مکروہ ہے، اس سے احتراز کرنا چاہیے اور اگر عقیقہ کے لیے گابھن جانور خرید لیا تو اس کو بدل لے یا اس کو اپنے پاس رکھ لے اور عقیقہ کے لیے دوسرا جانور خرید لے، اور اگر گابھن ہی کو ذبح کر ڈالا تو عقیقہ ادا ہو جائے گا۔

واضح رہے کہ عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے سے وہ عقیقہ کے لیے متعین نہیں ہوتا۔ ❶

گائے

جس طرح ایک بھینس یا گائے یا اونٹ میں دو لڑکے تین لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی یا ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں، یا سات لڑکیوں کا عقیقہ ایک ساتھ کرنا جائز ہے اسی طرح ایک پوری گائے صرف ایک لڑکے یا صرف ایک لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ذبح کرنا بھی درست ہے، اگر ولادت کے بعد

❶ شاة أو بقرة أشرفت على الولادة، قالوا: يكره ذبحها، لأن فيه تضييع الولد. (الفتاوى الهندية، كتاب الذبائح، الباب الأول في ركنه وشرائطه وأحكامه وأنواعه، (۲۸۷/۵)، ط: رشيديه).

⇐ رجل له شاة حامل أراد ذبحها، إن تقاربت الولادة، يكره الذبح. (خلاصة الفتاوى، كتاب الذبائح، الفصل الأول، (۳۰۷/۳)، ط: رشيديه.

⇐ إن تقاربت الولادة يكره ذبحها. (رد المحتار، كتاب الذبائح، (۳۰۳/٦)، ط: سعيد).

⇐ كفاية المفتي، كتاب الأضحية والذبيحة، (۱۸۹/۸)، ط: دار الاشاعت.

⇐ مزید "عقیقہ کی نذر" عنوان کے تحت دیکھیں۔

ساتواں دن گزر چکا ہے تو جس دن بھی عقیقہ کیا جائے گا ہو جائے گا۔ ❶

گائے میں سات بچوں کا عقیقہ

''ایک گائے میں سات بچوں کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۳۵)

گنجا کرنے کی حکمت

''حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۷)

گوشت بیچنا

عقیقہ کا گوشت یا عقیقہ کے جانور کا کوئی حصہ یا عضو بیچنا جائز نہیں ہے، اگر بیچ دیا تو قیمت کی رقم فقراء میں صدقہ کرنا ضروری ہے، اور یہ رقم کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ لأن البقرة قائم مقام سبع شياه، وكذلك البدنة، فصار شراء ها بنية الأضحية، كشراء سبع شياه. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الثامن: فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۲۷۷/۸)، ط: إدارة القرآن).

⇐ عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۳۳۳،۳۳۲/۳)، ط: مكتبة الرشد).

⇐ وفي قوله: "ومن ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل او البقرة او الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة او ببدنة كذلك. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇐ فتح الباری، باب العقيقة، (۵۹۳/۹)، ط: دار المعرفة، بيروت.

⇐ عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه انه كان يعق عن ولده الجزور. (تحفة المودود باحكام المولود، الفصل السادس عشر، (ص: ٦٥)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

❷ قوله: وامتناع بيعها) فلا يبيع منها شيئا حتى جلدها. (حاشية الباجوری، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في احكام العقيقة، (۳۰۴/۲)، ط: دار احياء الكتب العربية).=

گوشت پکا کر تقسیم کرنا

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۷)

گوشت خرید کر عقیقہ کرنا

عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کسی نے زندہ جانور ذبح کرنے کے بجائے بازار سے گوشت یا قیمہ خرید کر عقیقہ کی نیت سے تقسیم کر دیا، یا پکا کر لوگوں کو کھلا دیا تو اس سے عقیقہ صحیح نہیں ہوگا کیونکہ عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔●

گوشت سارا رکھ لینا

اگر کوئی شخص عقیقہ کا سارا گوشت رکھ لیتا ہے، دوست احباب اور فقراء و

= وأما حكم لحمها وجلدها وسائر أجزائها فحكم لحم الضحايا في الأكل والصدقة ومنع [illegible] (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (۱/۳۴۰)، ط: فاران اكيڈمي، لاهور).

= [illegible] يتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب ... فإن بيع اللحم أو الجلد به (أي [illegible] أو بدراهم تصدق بثمنه ... ولا يعطي أجر الجزار منها) لأنه كبيع. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۸)، ط: سعيد).

= مصرف [illegible] وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، [illegible])، ط: سعيد)

● [illegible] الذبيحة التي تذبح عن المولود يوم أسبوعه. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب [illegible] الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني العقيقة وأحكامها، (۴/۲۷۴۵)، ط: دار الفكر).

[illegible] كتاب العقيقة، ([illegible]/۱۶۵)، ط: دار القلم، دمشق

[illegible] في الوقت لا يجزيه عن الأضحية، لأن الوجوب تعلق [illegible] كتاب الأضحية، وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۶)، ط: سعيد)

غرباء میں تقسیم نہیں کرتا تو اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر عقیقہ کرنے والے کے بال بچے اہل وعیال زیادہ ہیں، اور اس کی مالی حالت اچھی نہیں ہے تو عقیقہ کا سارا گوشت رکھ سکتا ہے بلکہ رکھنا افضل ہے، اور اگر عقیقہ کرنے والا زیادہ اہل وعیال والا نہیں ہے تو سارا گوشت خود رکھنا بہتر نہیں ہے لیکن اگر رکھ لیا یا کل تقسیم نہیں کیا تو بھی عقیقہ ادا ہو جائے گا کیونکہ عقیقہ کی نیت سے جانور ذبح کرنے سے عقیقہ کا حکم پورا ہو جاتا ہے۔

بال بچے زیادہ ہونے کی صورت میں سارا گوشت رکھنا افضل اس لیے ہے کہ اپنی اولاد اور اہل خانہ کی ضرورت وحاجات دوسروں کی ضرورت وحاجات پر مقدم ہیں، اور اگر اس کی مالی حیثیت اچھی ہے تو سب گوشت رکھنا مناسب نہیں۔ ❶

گوشت کی تقسیم

''عقیقہ کے گوشت کی تقسیم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۱)

---

❶ ویأکل من لحم الأضحیة ویؤکل غنیا ویدخر، وندب أن لا ینقص التصدق عن الثلث، وندب ترکه لذی عیال توسعة علیهم.

قوله: وندب ... إلخ، قال فی البدائع: والأفضل أن یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لأقربائه وأصدقائه ویدخر الثلث ... ولو حبس الکل لنفسه جاز؛ لأن القربة فی الإراقة والتصدق باللحم تطوع. قوله: (لذی عیال) غیر موسع الحال، بدائع. (الدر المختار، کتاب الأضحیة، (٦/ ٣٢٧، ٣٢٨)، ط. سعید)

٭ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل وأما بیان ما یستحب قبل التضحیة ... إلخ، (٥/ ١٠)، ط. سعید

٭ الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، (٥/ ٣٠٠)، ط. رشیدیة

گوشت کی تقسیم کیسے کرے

☆ ......عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر تقسیم کرے، چاہے دعوت کر کے کھلا دے، سب صورتیں جائز ہیں، البتہ عقیقہ کا گوشت پکا کر کھلانا مسنون ہے۔

☆ ......اگر لوگ عقیقہ کا کچا گوشت نہیں لیتے تو پکا کر روٹی کے ساتھ دے دیا جائے یا پلاؤ پکا کر دے دیا جائے تمام صورتیں جائز ہیں۔ [1]

---

[1] وهي شاة تصلح للأضحيه تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيا أو طبخه بحموضة او بدونها مع كسر عظمها او لا واتخاذ دعوة او لا. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٢/٣٣٦)، ط: سعيد).

⟸ حاشية الدسوقي، كتاب الضحايا، (٢/٣٩٨)، ط: دار الكتب العلمية.

⟸ وقال جمهور اصحاب الشافعي باستحباب أن لا يتصدق بلحمها نيا بل يطبخه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١٢٠)، ط: إدارة القرآن).

⟸ وإن طبخها ودعا إخوانه فأكلوا الحسن. (أوجز المسالک، كتاب العقيقة، لايباع لحمها ويكسر عظامها ويوكل لحمها (١٠/١٩٨)، ط: دار القلم دمشق.

لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ میں فرق

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے میں جانور مذکر اور مؤنث ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے لڑکے کے عقیقے میں بکری اور لڑکی کے عقیقے میں بکرا ذبح کیا جاسکتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو بکرے افضل ہیں اور لڑکی کے لیے ایک۔ ❶

لڑکی کے لیے بکری اور لڑکے کے لیے بکرا لازم نہیں

بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ لڑکی کے عقیقہ کرنے کے لیے مؤنث جانور اور لڑکے کے عقیقہ کرنے کے لیے مذکر جانور ذبح کرنا ضروری ہے، مثلاً لڑکی کے لیے بکری اور لڑکے کے لیے بکرا ضروری ہے، یہ بات درست نہیں ہے، شریعت میں لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ میں مذکر و مؤنث کے اعتبار سے فرق کا اعتبار نہیں ہے لڑکے کے عقیقے میں بکری اور لڑکی کے عقیقے میں بکرا ذبح کرنا

---

❶ عن أم كرز رضي الله تعالى عنها قالت: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: أقروا الطير على مكناتها، قالت: وسمعته يقول: عن الغلام شاتان، وعن الجارية شاة، لا يضركم أذكرانا كن أم إناثا. (سنن أبي داؤد، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۳۶)، ط: امدادیہ)

⇦ عن يوسف بن ماهك، أنهم دخلوا على حفصة بنت عبد الرحمن فسألوها عن العقيقة، فأخبرتهم أن عائشة (رضي الله عنها) أخبرتها، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ما جاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد)

⇦ وهذه قاعدة الشريعة فإن الله سبحانه فاضل بين الذكر والأنثى وجعل الأنثى على النصف من الذكر في المواريث والديات والشهادات والعتق والعقيقة. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة، الفصل العاشر في تفاضل الذكر والأنثى فيها واختلاف الناس في ذلك، (ص: ٦٣)، ط: دار الكتاب العربي)

درست ہے، عقیقہ ادا ہو جائے گا مگر فرق یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو بکرے افضل ہیں اور لڑکی کے لیے ایک کافی ہے۔ ●

لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں فرق

''لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۸)

لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری

عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے، مذکر اور مؤنث جانور کا کوئی فرق نہیں، اگر سات حصے والے بڑے جانور میں حصہ ڈالنا ہے تو لڑکے کی طرف سے دو حصے اور لڑکی کی طرف سے ایک حصہ ڈالنا مستحب ہے۔

اگر لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے ڈالنے کی استطاعت نہیں تو ایک بکرا یا ایک حصہ بھی کافی ہے۔ ●

● عن ام كرز رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اقروا الطير على مكناتها قالت وسمعته يقول: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولا يضركم ذكرانا كن أو إناثا. رواه ابو داود والترمذي والنسائي. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي).

● عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال: عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة ... الحديث. (مشكاة المصابيح، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي)

● والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا، لاسيما وفي حديث ام كرز، لا يضركم ذكرانا كن أو اناثا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: إدارة القرآن).

● عن ام كرز الكعبية قالت. سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة الخ

وفي رواية عن ام كرز رضي الله تعالى عنها قالت. سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقروا الطير على مكناتها قالت سمعته يقول: عن الغلام شاتان، وعن الجارية شاة، لا يضركم اذكرانا كن ام اناثا. (سنن ابي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (٤٣/٢، ٤٤).

لڑکے کی طرف سے دو بکریوں سے عقیقہ کرنا کمال سنت ہے، اور ایک بکری سے عقیقہ کرنا اصل سنت ہے کمال سنت نہیں۔ ●

=⇦ مصنف عبدالرزاق، کتاب العقيقة، باب العقيقة، (۳۲۷/۴، ۳۲۸)، ط: إدارة القرآن.

⇦ مصنف ابن أبي شيبة، كتاب العقيقة في العقيقة من رآها، (۳۲۲/۱۲، ۳۲۳)، ط: دار القبلة مؤسسة علوم القرآن.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۹/ ۳۰۰، ۳۰۱)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

⇦ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، وقال الذهبي في التلخيص صحيح، (۲۶۵/۴)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ سنن الدارمي، باب السنة في العقيقة رقم الحديث، (۱۹۶۶، ۱۹۶۸)، (۲/ ۱۱۱)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

⇦ سنن النسائي، كتاب العقيقة، باب كم يعق عن الجارية، (۲/ ۱۸۸،۸۷)، ط: قديمي.

⇦ جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد.

⇦ عن عمرو بن شعيب عن أبيه أراه عن جده قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كأنه كره الاسم وقال من ولد له ولد فأحب أن ينسك عنه فلينسك عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة الحديث. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۳۲)، ط: رحمانيه).

⇦ مصنف عبدالرزاق، كتاب العقيقة، باب العقيقة، (۴/ ۳۳۰)، ط: إدارة القرآن.

⇦ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۲۶۵/۴)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، باب مايستدل به على أن العقيقة على الاختيار إلخ، (۹/ ۳۰۰)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

⇦ سنن النسائي، أول كتاب العقيقة، (۲/ ۱۸۷)، ط: قديمي.

⇦ سنن الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد.

⇦ عن يوسف بن ماهك، أنهم دخلوا على حفصة بنت عبد الرحمن فسألوها عن العقيقة، فأخبرتهم أن عائشة (رضي الله عنها) أخبرتها، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة. (سنن الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۹/ ۳۰۱)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه

● ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۹)، ط:

لڑکے کا عقیقہ

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بھیڑ یا دو دنبے یا دو بکریاں یا دو بھیڑیں (مؤنث) یا دو دنبیاں ذبح کرنا مستحب ہے، اگر دو کی وسعت نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔ ❶

لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ

جو شخص مالدار ہے دو بکریاں ذبح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس شخص کے لیے مستحب ہے کہ لڑکے کی طرف سے عقیقہ کے لیے دو بکریاں ذبح کرے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک لڑکیوں کی نسبت سے لڑکوں کا نفع زیادہ ہے، لہٰذا دو بکریوں کا ذبح کرنا اس کی عظمت اور زیادہ نفع کے مناسب ہے۔ ❷

عقیقہ کرنے کا رواج یہودیوں میں بھی تھا لیکن وہ صرف لڑکوں کی طرف سے عقیقہ کا جانور ذبح کرتے تھے، لڑکیوں کی طرف سے نہیں کرتے تھے جس کی وجہ غالباً لڑکیوں کی ناقدری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی اصلاح

= المجموع شرح المهذب، كتاب الحج باب العقيقة (۸/ ۳۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد.

حاشية الباجوري، كتاب الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة فصل في أحكام العقيقة، (۲/ ۳۰۳)، ط: دار احياء التراث العربي.

❶ انظر الحاشية السابقة.

❷ قال صلى الله عليه وسلم: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة.

اقول: يستحب لمن وجد الشاتين ان ينسك بهما عن الغلام، وذلك لما عندهم ان الذكران انفع لهم من الإناث فناسب زيادة الشكر وزيادة التنويه به. (حجة الله البالغة من ابواب تدبير المنزل، العقيقة، (۲/ ۲۲۴، ۲۲۵)، ط: دار الجيل).

فرمائی، اور حکم دیا کہ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی طرف سے بھی عقیقہ کیا جائے، البتہ دونوں صنفوں میں جو قدرتی اور فطری فرق ہے جس کا لحاظ میراث، شہادت کے قانون اور امامت وغیرہ میں بھی کیا گیا اس کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری اور لڑکے کے عقیقہ میں اگر استطاعت اور وسعت ہو تو دو بکریوں کو ذبح کیا جائے۔ ❶

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر بڑائی اور فضیلت دی ہے، چنانچہ میراث میں مرد کا حصہ عورت سے دوگنا یعنی ڈبل مقرر کیا، اور ایک مرد کی گواہی دو عورتوں

---

❶ عن أبی هريرة رضی الله عنه، أن النبی صلی الله عليه وسلم قال: إن اليهود تعق عن الغلام ولا تعق عن الجارية، فعقوا عن الغلام شاتين، وعن الجارية شاة. (السنن الكبری للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۹/ ۳۰۲)، ط: إداره تاليفات اشرفيه).

⇐ كنز العمال، الباب السابع فی بر الأولاد وحقوقهم، رقم الحديث: ۴۵۲۸۶، الفصل الثانی فی العقيقة، (۱۶/ ۵۷۷)، ط: مؤسسة الرسالة).

⇐ وغاية مافيه أن اليهود يظهرون السرور بالغلام دون الجارية، فاظهروا أنتم السرور بهما جميعا، واجعلوا للذكر مثل حظ الأنثيين، فافهم، وظهر بذلك ان عدد الإثنين ليس بمقصود، وإنما المراد مخالفة اليهود كانوا يعقون عن الغلام كبشا، فأمرنا بكبشين وكانوا لايعقون عن الجارية فأمرنا بالعق عنها. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۷/ ۱۲۲)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وهذه قاعدة الشريعة فإن الله سبحانه فاضل بين الذكر والأنثى وجعل الأنثى على النصف من الذكر فی المواريث والديات والشهادات والعتق والعقيقة. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب فی العقيقة وأحكامها، الفصل العاشر فی تفاضل الذكر والأنثى فيها واختلاف الناس فی ذلك، (ص: ۲۳)، ط: دار الكتاب العربی).

⇐ فيض القدير للمناوی، رقم الحديث: ۵۲۲۳، (۴/ ۳۹۳)، ط: المكتبة التجارية الكبری

⇐ ووجه آخر مقبول أن الله تعالى فضل الذكر على الأنثى فی الميراث وفی امور آخر مثل الشهادة والإمامة الصغری والكبری وهنا يقتضی الفرق، كذا ذكره فی سفر السعادة. (لمعات التنقيح، كتاب الصيد والذبائح باب العقيقة، الفصل الثانی (۷/ ۲۱۸)، ط: مكتبه علوم اسلاميه).

کے برابر ہے، اور نماز میں عورت، مرد کی امامت نہیں کرسکتی لہٰذا مرد اور عورت کے عقیقے میں فرق ہونا ضروری ہوا، اور یہ فرق دو طرح سے ہوسکتا تھا، ایک یہ کہ لڑکے کے لیے عقیقہ ہو اور لڑکی کے لیے نہ ہو، جیسے مرد کی امامت مرد وعورت دونوں کے لئے درست ہے، اور عورت کے لئے مرد کی امامت درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں ذبح ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح ہو، پہلا طریقہ (یعنی لڑکی کے لیے عقیقہ نہ ہو) پر عمل نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ احادیث میں لڑکی کے لئے بھی عقیقہ کرنے کا ذکر ہے، اس لئے دونوں میں یہ فرق اور امتیاز کیا گیا کہ لڑکے کے لیے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری مقرر کی گئی۔ [1]

---

[1] أنظر الحاشية السابقة.

☆.......م.......☆

ماموں عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۲)

ماں اپنی تنخواہ سے عقیقہ کرے تو

بچوں کا عقیقہ اور دوسرے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں، اگر ماں ادا کردے تو اس کی مرضی ہے، اور عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

ماں باپ کے عقیقہ کا گوشت کھانا

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۰)

---

❶ نفقة الأولاد الصغار على الأب لايشاركه فيها أحد كذا في الجوهرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الرابع في نفقة الأولاد، (۱/۵٦۰)، ط: رشيديه).

⇐ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود، ولاتجب، لأن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ابن عباس: "عق عن الحسن والحسين عليهما السلام كبشا كبشا" وقال: مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الأذى ....إلخ. (الفقه الإسلامي وادلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة واحكام المولود، (۲۷۳٦/۳)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ وقال الشوكاني: في عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضي الله عنهما دليل على أنها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده، وعدم امتناعه، وهو يرد ما ذهب إليه الحنابلة من انه يتعين الأب إلا ان يموت او يمتنع. (اوجز المسالك، كتاب العقيقة، هل تختص بالوالد او يعم الولي. (۱۷۸/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ نيل الأوطار، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (۱٦۰/۵)، ط: دار الحديث، مصر.

ماں کی کمائی سے عقیقہ کرنا

بچوں کا عقیقہ اور دوسرے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں، اگر باپ مالدار ہے تو باپ کو کرنا چاہیے، اور اگر ماں اپنی خوشی سے اپنی کمائی یا ذاتی رقم سے عقیقہ کا خرچہ دیدے تو بھی عقیقہ صحیح ہو جائے گا۔ ❶

متعدد بچوں کا عقیقہ ایک جانور میں

ایک بڑے جانور میں متعدد بچوں کا عقیقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ سات حصوں سے زیادہ نہ ہو۔ ❷

متعین جانور کا حکم

''عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک ہی دن عقیقہ کرنا

گائے، اونٹ اور بھینس میں سات عقیقے کئے جا سکتے ہیں، ظاہر ہے کہ سب بچوں میں ساتویں دن کی رعایت نہیں ہو سکتی، اس لئے مختلف تاریخوں میں

---

❶ انظر الحاشیة السابقۃ

❷ ولو ذبح بدنة او بقرة عن سبعة اولاد، او اشترک فیها جماعة جاز، سواء ارادوا کلهم العقیقة او اراد بعضهم العقیقة. (اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب افضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/ ۱۱۹)، ط: ادارة القرآن.

❸ ولا یجوز بعیر واحد ولا بقرة واحدة عن اکثر من سبعة ویجوز ذلک عن سبعة او اقل من ذلک وهذا قول عامة العلماء... لما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم: البدنة تجزی عن سبعة والبقرة تجزی عن سبعة. (بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل واما محل إقامة الواجب، (۵/ ۷۰)، ط: سعید).

❸ الهدایة، کتاب الأضحیة، (۴/ ۴۴۴، ۴۴۵)، ط: رحمانیه.

پیدا ہونے والے بچوں کا ایک دن عقیقہ کیا جاسکتا ہے، اور تمام جانور یا گائے ایک ساتھ ذبح کرنا جائز ہے البتہ ہر بچے کا عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے۔ ❶

مخصوص جگہ سر منڈوانا

بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ عقیقہ کرتے وقت کسی مخصوص جگہ مثلاً مزار وغیرہ پر بچے کے سر کے بال اتروائے جاتے ہیں اور اسی جگہ پر بکری کو ذبح کیا جاتا ہے اور بعض خواتین اس طرح منت بھی مانتی ہیں اور جب تک وہاں جاکر جانور ذبح نہ کرلیا جائے تب تک گوشت وغیرہ کھانا چھوڑ دیتی ہیں اس قسم کی رسوم ہندوانہ رسوم ہے اور ناجائز ہیں ان کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع او اخره عنه جاز إلا ان يوم السابع افضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)، ط: مكتبة القدس.

⇦ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ۶۰)، ط: دار الكتاب العربي.

❷ عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم، فهو منهم. (مشكاة المصابيح، كتاب اللباس، الفصل الثاني، (ص: ۵۵۸)، ط: قديمى).

⇦ (من تشبه بقوم) اى من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس وغيره، او بالفساق او الفجار او باهل التصوف والصلحاء الأبرار (فهو منهم) اى في الإثم والخير. قال الطيبى هذا عام في الخلق والخلق والشعار ولما كان الشعار اظهر في التشبه ذكر في هذا الباب. قلت: بل الشعار هو المراد بالتشبه لاغير. (مرقاة المفاتيح، كتاب اللباس، الفصل الثاني (۸/ ۲۲۲)، ط: رشيديه).

⇦ وكل مالبس له أصل في الشرع يتعين طرحه وترك المبالاة به. (المدخل لابن الحاج، فصل في ذكر النفاس ومايفعل فيه، (۳/ ۲۵۵)، ط: المكتبة العصرية).

مذکر و مؤنث جانور برابر ہیں

جن جانوروں سے عقیقہ کرنا درست ہے ان میں مذکر و مؤنث برابر ہیں، اور دونوں سے عقیقہ کرنا درست ہے، لڑکے کے عقیقہ کے لئے نر لینا اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے مادہ لینا ضروری نہیں ہے۔ ❶

مذکر، مؤنث کا فرق نہیں

''نر، مادہ کا فرق نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۷)

مرحوم بچہ کا عقیقہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد زندہ ہونے کی حالت میں اس کی طرف سے عقیقہ کرنا مستحب ہے مرنے کے بعد عقیقہ کرنا مستحب نہیں ہے، اگر مردہ بچہ کے عقیقہ کو مستحب نہ سمجھا جائے محض شفاعت کی امید اور مغفرت کی لالچ سے کر دیا جائے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے جیسے کسی نے حج نہیں کیا اور وصیت کے بغیر مر گیا، اور وارث نے اس کی مغفرت کی امید پر اپنے خرچ سے حج بدل کیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، اس صورت میں عقیقہ کا جانور الگ مستقل ہو، احتیاطا قربانی اور دوسرے عقیقہ کے جانور میں شرکت نہ کی جائے۔ ❷

---

❶ عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، لايضركم ذكرانا كن أو إناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۲/۱۸۸)، ط: قديمي).

⇐ سنن ابي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/۳۳، ۳۴)، ط: رحمانيه.

⇐ جامع الترمذي، ابواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/۲۷۸)، ط: سعيد.

❷ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ۳۶۲)، ط: قديمي). =

مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا

بعض حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا دیگر مرحومین حضرات کے نام سے عقیقہ کرتے ہیں، یہ غلط رواج ہے کیونکہ عقیقہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، ❶ مرحومین کے لیے شریعت نے نفلی قربانی کی

= وفي شرح السنة: قد تكلم الناس فيه وأجودها ما قاله أحمد بن حنبل: معناه أنه إذا مات طفلا ولم يعق عنه لم يشفع في والديه. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۷۸)، ط: رشيديه).

⇐ إن الغلام مرتهن بعقيقته "وأجود شروحه ما ذكره أحمد، وحاصله: أن الغلام إذا لم يعق عنه، فمات لم يشفع لوالديه، ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين، قلت: بل يجوز إلى أن يموت، لما رأيت في بعض الروايات أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بنفسه. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/۳۳۷)، ط: رشيديه).

⇐ ومن مات وعليه فرض الحج ولم يوص به، لم يلزم الوارث أن يحج عنه، وإن احب ان يحج عنه حج، وأرجو أن يجزيه إن شاء الله تعالى. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب المناسك، الفصل السادس عشر في الوصية بالحج، (۳/۶۶۷)، ط: مكتبة فاروقية).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأما بيان حكم فوات الحج عن الغير، (۲/۲۲۱)، ط: سعيد.

⇐ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/۶۲)، ط: دار الإشاعت.

⇐ قلت: وبه قال أصحابنا كما نرى في كلام الشامي من جواز اشتراك ذي العقيقة مع أصحاب الأضحية في بقرة واحدة فقاسوها على الأضحية وقد صحت الأضحية عن الميت لكنها العقيقة ولكن الأحوط أن ينوي عن الصغير الميت الأضحية لإنها تقوم مقام العقيقة أيضا. قال الحافظ في الفتح: وعند عبد الرزاق عن معمر عن قتادة من لم يعق عنه أجزأته أضحيته وعند ابن أبي شيبة عن محمد بن سيرين والحسن يجزي عن الغلام الأضحية من العقيقة. (إمداد الأحكام، كتاب الصيد والذبائح والأضحية والعقيقة، (۴/۲۳۵)، ط: مكتبه دار العلوم كراچي).

❶ أن الأضحية سنوية، وتلك (أي العقيقة) عمرية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/۳۳۷)، ط: رشيديه). =

اجازت دی ہے جس کا بہت بڑا ثواب ہے، نفلی قربانی زندہ اور مردہ دونوں کی طرف سے جتنی چاہیں کر سکتے ہیں، لیکن عقیقہ نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ ❶

مردہ بچہ کا عقیقہ

''مرحوم بچہ کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۷)

=⇐ وعن أبي رافع أن الحسن بن علي رضي الله عنهما، لما ولد أرادت أمه فاطمة رضي الله عنها، أن تعق عنه بكبشين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاتعقي عنه ولكن احلقي شعر رأسه فتصدقي بوزنه من الورق ..... الحديث..... قوله: لاتعقي عنه) قيل: يحمل هذا على أنه قد كان صلى الله عليه وسلم عق عنه، وهذا متعين لما قدمنا في رواية الترمذي والحاكم عن علي عليه السلام. (نيل الأوطار، رقم الحديث: ۲۱۳۸، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (۵/ ۱۶۱)، ط: دار الحديث، مصر).

⇐ عن ابن عباس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين ابني علي عليهم السلام فدل أن نهي فاطمة عنه، لأنه عق عنهما. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۱۵/ ۱۲۶-۱۲۷)، ط: دار الكتب العلمية).

❶ عن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين، فقلت له ماهذا؟ فقال: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أوصاني أن أضحي عنه فأنا أضحي عنه، رواه أبو داود والترمذي. (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب في الأضحية، الفصل الثاني، (ص: ۱۲۸)، ط: قديمي).

⇐ قال ابن الملك يدل على أن التضحية تجوز عمن مات. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب في الأضحية، (۳/ ۵۱۵)، ط: رشيديه).

⇐ وإن كان أحد الشركاء ممن يضحي عن ميت جاز ... لأن الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه، وقد صح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين أحدهما عن نفسه والآخر عمن لايذبح من امته وإن كان منهم من قد مات قبل أن يذبح ، فدل أن الميت يجوز أن يتقرب عنه. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب، (۵/ ۷۲)، ط: سعيد).

مر گیا بچہ جانور ذبح کرنے سے پہلے

''جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مر گیا عقیقہ کے بغیر

اگر کوئی شخص عقیقہ کے بغیر مر گیا تو کوئی بھی شخص گناہ گار نہیں ہوگا، اور پسماندگان پر مردہ کا عقیقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ ❶

مسجد میں کھال کی رقم دینا

''کھال کی قیمت مسجد میں دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۱)

مکروہ نہیں عقیقہ

''عقیقہ مکروہ ہے یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۹)

---

❶ العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۹)، ط: سعيد.

⇐ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود ولاتجب. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۳/ ۲۷۴۶)، ط: دار الفكر).

⇐ ولا مأثم في ترك المباح. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل وأما الجمع في الوطء بملك اليمين فلايجوز عند عامة العلماء، (۲/ ۲۶۴)، ط: سعيد).

⇐ أن الإثم ليس على ترك المباح. (البحر الرائق، كتاب الإكراه، (۸/ ۱۳۳)، ط: رشيديه).

⇐ والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولايسيء تاركه. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱/ ۱۰۳)، ط: سعيد).

موت کے بعد عقیقہ کرنا

موت سے پہلے پہلے عقیقہ کرنا درست ہے، موت کے بعد عقیقہ کرنا درست نہیں۔ ❶

❶ ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين قلت: هل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه).

⇐ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/۶۲)، ط: دار الاشاعت.

⇐ احسن الفتاوی، کتاب الأضحية والعقيقة، (۵/۵۳۶)، ط: سعيد.

☆......ن......☆

نابالغ کی ملک

جو چیز نابالغ کی ملک ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اسی بچہ ہی کے کام میں لگائی جائے وہ چیز کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں، خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہیں لاسکتے، کسی اور بچے کے کام میں بھی نہیں لگا سکتے۔ ❶

نام رکھنا

☆......بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا، نام رکھنا مستحب ہے، اس سے پہلے نام رکھ دیں تو یہ بھی جائز ہے۔ ❷

---

❶ وإذا أهدى للصبي شيء وعلم أنه له فليس للوالدين الأكل منه بغير حاجة كما في الملتقط.
(قوله: وإذا أهدى للصبي شيء)
في جامع أحكام الصغار إذا أهدى الفواكه إلى الصبيّ الصّغير يَحِلُّ لِوَالِدَيْهِ الْأَكْلُ إِذَا أُرِيدَ بِذٰلِكَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَلٰكِنْ أُهْدِيَ إِلَى الصَّغِيرِ اسْتِصْغَارًا لِلْهَدِيَّةِ وَفِي فَتَاوَى ظَهِيرِ الدِّينِ إِذَا أَهْدَى لِلصَّغِيرِ شَيْءٌ مِنَ الْمَأْكُولَاتِ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يُبَاحُ لِوَالِدَيْهِ وَشَبَّهُ ذٰلِكَ بِالضِّيَافَةِ، وَأَكْثَرُ مَشَايِخِ بُخَارَى عَلَى أَنَّهُ لَا يُبَاحُ بِغَيْرِ حَاجَةٍ القول قيد به لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِحَاجَةٍ يُبَاحُ وَذٰلِكَ عَلَى وَجْهَيْنِ، إِمَّا إِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَاحْتَاجَ لِفَقْرِهِ أَوْ كَانَ فِي الْمَفَازَةِ وَاحْتَاجَ لِعَدَمِ الطَّعَامِ مَعَهُ وَلَهُ مَالٌ ففي الوجه الأول أَكَلَ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَفِي الْوَجْهِ الثَّانِي أَكَلَ بِالْقِيمَةِ كَذَا فِي جَامِعِ أَحْكَامِ الصغار. (غمز عيون الأبصار، الفن الثالث، أحكام الصبيان، (۳/۳۱۷)، ط: دار الكتب العلمية).
⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة، (۵/۶۹۶)، ط: سعيد.
⇐ ليس للأب تحرير قنه بمال وغيره ولا أن يهب ماله ولو بعوض ولا إقراضه في الأصح.
(شامي، كتاب الوكالة، فصل لا يعقد وكيل البيع والشراء، (۵/۵۲۹)، ط: سعيد).
⇐ بہشتی زیور، "بچوں کو دینے کے بیان میں" (۵/۳۶)، ط: میر محمد کتب خانہ۔
❷ عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته، تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/۳۳)، ط: رحمانية). =

☆......عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے بچے کا نام رکھ لینا چاہیے تا کہ عقیقہ کی دعا میں "هذا عقيقة فلان بن فلان" میں فلاں کی جگہ پر بچے یا بچی کا نام لیا جاسکے لیکن اگر نام نہیں رکھا، ویسے ہی عقیقہ کی نیت کر لی یا عقیقہ کی دعا میں "هذا عقيقة فلان" میں فلاں کہتے وقت بچے کا تصور کر لیا تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

نانا پر عقیقہ کی ذمہ داری نہیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نومولود کا عقیقہ کرنا نانا اور ننھیال کی ذمہ داری ہے اس لیے ننھیال پر ضروری ہے کہ داماد کے گھر بکرے بھیج دیں تا کہ وہ عقیقہ کر سکے، یہ بات درست نہیں، عقیقہ کرنے کی ذمہ داری باپ پر ہے، باپ ہی کو عقیقہ کرنا چاہیے۔ ❷

=⇐ ويستحب أن يسمى المولود في اليوم السابع، ويجوز قبله وبعده. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٨/٤١٥)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١٢٢)، ط: إدارة القرآن.

❶ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بتسمية المولود لسابعه وهذا موصول، وقال الحافظ في الفتح: وفي الطبراني عن ابن عمر رفعه: إذا كان يوم السابع للمولود فاهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى وسموه. وسنده جيد، اهـ.
قلت: والمراد والله أعلم أن لا تؤخر التسمية عن السابع فقد عرفت أنه صلى الله عليه وسلم سمى ابنه ابراهيم ليلة ولد وهو متفق عليه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١٢٢)، ط: إدارة القرآن).

❷ والفصل الرابع: فيمن يتحمل العقيقة، والذي يتحملها ويختص بذبحها هو الملتزم لنفقة المولود من أب أو جد أو أم أو جدة، لأنها من جملة مؤونة. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (١٥/١٢٩)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (٩/٣٥٨)، ط: دار إحياء التراث العربي.

⇐ حاشية الباجوري، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (٢/٣٠٢)، ط: دار الكتب العربية.

نانا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۰)

نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

اگر والدین اجازت دیں تو بچے کی طرف سے دادا، نانا، چاچا، ماموں، بھائی وغیرہ تمام رشتہ دار عقیقہ کر سکتے ہیں، عقیقہ درست ہو جائے گا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ خود کیا تھا۔ ❶

ننھیال میں عقیقہ کرے یا ددھیال میں

''ددھیال میں عقیقہ کرے یا ننھیال میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نانی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۸٦)

---

❶ عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن كبشا والحسين كبشا. (السنن الكبرى، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة، (۹/ ۲۹۹)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇐ وقال الشوكانی: فی عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضی الله عنهما، دليل على انها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده، وعدم امتناعه. (اوجز المسالك، كتاب العقيقة، هل تختص بالوالد او يعم الولى غيره؟ (۱۰/ ۱۷۸)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ ذهب الشافعية إلى ان العقيقة تطلب من الاصل الذى تلزمه نفقة المولود بتقدير فقره فيؤديها من مال نفسه لامن مال المولود، ولا يفعلها من لا تلزمه النفقة إلا باذن من تلزمه. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، "عقيقة"، من تطلب منه العقيقة، (۳۰/ ۲۷۷، ۲۷۸)، ط: دار الصفوة، مصر).

نائی کو جانور کا سر دینا

''سر اور نائی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ

ایک ضعیف روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عقیقہ کا علم نہیں تھا اس لیے ظہورِ نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا تھا۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۷)

نذر اور عقیقہ

''عقیقہ کی نذر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۴۲)

---

❶ دو در حدیث انس رضی اللہ عنہ چنانچہ در بعض روایات آمدہ وارد است کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چوں وقت ولادت معلوم وے نشد کہ کردن یا نہ، ذبح کرد، اما در اسناد آں حدیث ضعفے ہست وخالی از بعدے ہم نیست واللہ اعلم (شرح سفر السعادۃ، باب حج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، فصل: در سنن نبوی رضی اللہ تعالی علیہ وسلم در عقیقہ، (ص:۳۸۳)، ط: نامی گرامی نول کشور)۔

⇦ واخرج بن ابی شیبۃ عن محمد بن سیرین قال لو اعلم انی لم یعق عنی لعققت عن نفسی

ولیس ھذا نصا فی منع ان یعق الشخص عن نفسہ بل یحتمل ان یرید ان لا یعق عن غیرہ إذا کبر وکانہ اشار بذلک إلی ان الحدیث الذی ورد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ لا یثبت. وھو کذلک فقد اخرجہ البزار من روایۃ عبد اللہ بن محرر وھو بمھملات عن قتادۃ عن انس قال البزار تفرد بہ عبد اللہ وھو ضعیف اھـ واخرجہ ابو الشیخ من وجھین آخرین احدھما من روایۃ إسماعیل بن مسلم عن قتادۃ وإسماعیل ضعیف ایضا وقد قال عبد الرزاق انھم ترکوا حدیث عبد اللہ بن محرر من اجل ھذا الحدیث. (فتح الباری، کتاب العقیقۃ، باب إماطۃ الأذی عن الصبی فی العقیقۃ، (۹/۵۹۵)، ط: دار المعرفۃ، بیروت).

نذر پوری کرنا

عقیقہ کے گوشت سے نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے، اس سے نذر ادا نہیں ہوگی مثلاً کسی آدمی نے کچھ مساکین کو کھانا کھلانے کی نذر کی تھی کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہوا تو بیس مساکین کو کھانا کھلاؤں گا، اور اس نے لڑکا پیدا ہونے کے بعد عقیقہ کے گوشت سے بیس مساکین کو کھانا کھلا دیا تو نذر پوری نہیں ہوگی، نذر پوری کرنے کے لیے عقیقہ کے علاوہ دوسرے گوشت وغیرہ سے دوبارہ کھانا کھلانا پڑے گا۔

واضح رہے کہ نذر پوری کرنے کے لئے عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ ❶

نذر کا جانور

نذر کے جانور سے عقیقہ کرنا جائز نہیں ہے بلکہ عقیقہ کے لئے الگ جانور لینا ضروری ہوگا مثلاً زید نے ایک بکرا اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ رکھا ہے، اس کے بعد زید کا لڑکا پیدا ہوا، اب زید کے لئے اس بکرے کو عقیقہ میں یا اپنی واجب قربانی میں ذبح کرنا جائز نہیں بلکہ اس بکرے کو اپنی نیت کے مطابق قربان کرنا چاہیے۔ ❷

---

❶ وإذا دفع اللحم إلى فقير بنية الزكوة لايحسب عنها في ظاهر الرواية. (ردالمحتار، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٢٨)، ط: سعيد).

⇐ امداد الفتاوى، كتاب النذور، (٢/ ٥٣٩)، ط: دارالعلوم.

❷ ومن نذر أن يضحي شاة وذلك في أيام النحر وهو موسر فعليه أن يضحي بشاتين عندنا: شاة بالنذر وشاة بإيجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنى به الاخبار عن الوجوب عليه فلايلزمه إلا واحدة ولو قبل النحر لزمه شاتان بلاخلاف. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (٢/ ٣٢٠).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، (٥/ ٦٣)، ط: سعيد.

⇐ منحة الخالق على البحر الرائق، كتاب الأيمان، (٣/ ٥٠٠)، ط: رشيديه.

نذر ماننا عقیقہ کرنے کی

''عقیقہ کی نذر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۴۲)

نذر والا عقیقہ

''عقیقہ کی نذر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۴۲)

نر، مادہ کا فرق نہیں

لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں جانور کے مذکر، مؤنث (نر، مادہ) ہونے کا کوئی فرق نہیں لڑکے کے عقیقہ میں بکری اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا جاسکتا ہے، مگر فرق یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے افضل ہیں اور لڑکی کے لیے ایک۔

باقی جانوروں سے عقیقہ درست ہونے کے لیے وہ تمام شرائط ہیں جو قربانی درست ہونے کے لئے ہیں۔ ❶

---

❶ عن ام كرز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم ذكرانا كن أو إناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۲/۱۸۸)، ط: قديمي).

⇐ سنن ابو داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/۳۲)، ط: رحمانيه.

⇐ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۴/۲۶۵)، ط: دار الكتب العلمية.

⇐ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ما يعق عن الغلام وما يعق عن الجارية، (۹/۳۰۱)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

⇐ مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الرد على ابي حنيفة، مسالة في العقيقة، (۷/۳۰۲)، ط: مكتبة الرشد.

نیت

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اس کا تعلق دل سے ہے، زبان سے نہیں، اس لئے عقیقہ کرتے وقت دل میں یہ نیت ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے اس کے شکر کے طور پر جانور ذبح کرتا ہوں اور اگر دل میں نیت کے ساتھ زبان سے بھی وہ الفاظ ادا کردے تو بہتر ہے اور برکت کا باعث ہے تاکہ دل اور زبان دونوں متفق ہو جائیں۔ ❶

---

❶ عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم اذبحوا علی اسمه فقولوا بسم الله اللهم لک وإلیک هذه عقیقة فلان،قال ابن المنذر: وهذا أحسن وإن نوی العقیقة ولم یتکلم أجزأه إن شاء الله. (تحفة المولود بأحكام المولود،الباب السادس فی العقیقة وأحكامها، الفصل الحادی والعشرون فیما یقال عند ذبحها،(ص:۷۵)، ط:دار الكتاب العربی).

⇐ والنیة هی الإرادة،والشرط أن یعلم بقلبه ...أما الذكر باللسان فلامعتبر به ویحسن ذلك لاجتماع عزیمته. (الهدایة، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۹۶/۱)،ط:رحمانیه).

⇐ (النیةهی الإرادة...... والمعتبر فیها عمل القلب اللازم للإرادة)فلاعبرة للذكر باللسان إن خالف القلب..... (والتلفظ)عند الإرادة(بها مستحب)هو المختار. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۴۱۴/۱،۴۱۵)،ط:سعید).

☆......و......☆

والدین عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۰)

والدین کے علاوہ کوئی دوسرا عقیقہ کرے تو؟

''عقیقہ کون کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۸)

والدین وغیرہ کا متعین حصہ نہیں

والدین اور دیگر رشتہ داروں کو عقیقہ کا گوشت دینا اور ان کا کھانا جائز اور درست ہے، لیکن عقیقہ کے گوشت میں والدین اور دیگر رشتہ داروں کا باقاعدہ کوئی حصہ متعین نہیں ہے جو ہر صورت میں ان کو دینا ضروری ہو۔ ❶

ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا

عقیقہ کا وقت ولادت کے بعد شروع ہوتا ہے، لہٰذا اگر کسی نے ولادت سے پہلے آئندہ پیدا ہونے والے بچے کا عقیقہ کر دیا، یا ولادت کی ابتداء ہوئی

---

❶ قال في البدائع: والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث ... ولو حبس الكل لنفسه جاز؛ لأن القربة فيه الإراقة والتصدق باللحم تطوع. (شامي، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۸)، ط: سعيد).

❷ بدائع الصنائع، كتاب الأضحية، فصل وأما بيان ما يستحب قبل التضحية ...إلخ، (۵/۸۰)، ط: سعيد.

❸ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، (۵/۳۰۰)، ط: رشيديه.

پوری نہیں ہوئی اس دوران عقیقہ کا جانور ذبح کر دیا تو عقیقہ صحیح نہیں ولادت مکمل ہونے کے بعد ساتویں دن دوبارہ کرے۔

ولادت مکمل ہونے کے بعد سات دن سے پہلے عقیقہ کرنے سے عقیقہ ہو جاتا ہے لیکن مستحب طریقہ کے خلاف ہے اس لیے ساتویں دن ورنہ چودہویں دن ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے تاکہ مستحب بھی ادا ہو جائے۔ ❶

ولادت کا دن

عقیقہ کے دنوں میں ''دن'' سے مراد شرعی دن ہے، اور شرعی دن صبح صادق سے آفتاب غروب ہونے تک ہے، اور ہر رات آنے والے دن میں شامل ہے، اس اعتبار سے سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو آنے والا بعد کا دن اس کی ولادت کا دن ہوگا، مثلاً جمعہ کے دن سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اس کی ولادت کا دن ہفتے کا دن کہلائے گا اور آئندہ جمعے کو اس کا عقیقہ کیا جائے گا، اور اگر ہفتے کے دن سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اتوار کے دن اس کی ولادت کا دن کہلائے گا اور آئندہ ہفتے کو اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

---

❶ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ فلا يجزئ قبلها وذبحها في اليوم السابع يسن ... (وقال قبل ذلك) ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره عنه جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

⇐ والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ما جاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

واضح رہے کہ ولادت کے دن سے ایک دن پہلے ساتواں دن ہوتا ہے اس دن عقیقہ کیا جائے گا مثلاً اگر جمعہ کو بچہ پیدا ہوا تو آئندہ جمعرات اس کا ساتواں دن ہے، اور اگر جمعرات کو بچہ پیدا ہوا تو آئندہ بدھ اس کا ساتواں دن ہے۔ ❶

ولادت کا دن سات دنوں میں شامل ہے

ولادت کا دن بھی سات دنوں میں شامل ہے اس لئے ولادت کے دن سمیت ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے، اور ولادت کے دن کے علاوہ چھٹے دن عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ ❷

ولیمہ کے ساتھ عقیقہ کرنا

ایک گائے یا بھینس یا اونٹ خرید کر اس میں چند حصے عقیقہ کے واسطے

---

❶ قوله: يوم سابعه أى: يوم سابع ولادته وذلك بأن تذبح قبل يوم من ولادته فى اليوم الذى يسبق يوم ولادته، فمثلا إذا ولد يوم الأربعاء تذبح يوم الثلاثاء وإذا ولد يوم الإثنين تذبح يوم الأحد وهلم جرا. (فتح ذى الجلال والإكرام بشرح بلوغ المرام، كتاب الأطعمة، باب العقيقة، وقت العقيقة والحلق، (٦/ ٩٣)، ط: المكتبة الإسلامية).

⇐ السنة ذبح العقيقة يوم السابع من الولادة، وهل يحسب يوم الولادة من السبعة؟ فيه وجهان...... أصحهما: يحسب فيذبح فى السادس مما بعده...... ولكن المذهب الأول وهو ظاهر الأحاديث، فإن ولد فى الليل حسب اليوم الذى يلى تلك الليلة بلا خلاف. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٨/ ٤١٠)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ وليس من السبعة يوم الولادة خلافا للشيخين ولو ولد ليلا حسبت الليلة من صبيحته. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٣٠)، ط: مكتبة القدس.

⇐ فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (٩/ ٥٩٥)، ط: دار المعرفة.

❷ أنظر الحاشية السابقة.

لے لے اور بعض حصوں میں ولیمہ کے واسطے نیت کرے پھر ذبح کرے تب بھی عقیقہ درست ہو جائے گا۔ ❶

ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا

عقیقہ کا گوشت کسی عوض کے بغیر مفت کھلانا چاہیے، عوض لے کر کھلانا درست نہیں اس لیے اگر شادی اور ولیمہ کی دعوت میں آنے والے لوگوں سے ہدیہ تحفہ اور پیسے کے لفافے وغیرہ وصول نہیں کئے جاتے تو اس دعوت میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا درست ہے، اور اگر دعوت میں ہدیہ تحفہ اور پیسے کے لفافے

---

❶ قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل، وشمل إلى مالو كانت القربة واجبة على الكل او البعض اتفقت جهاتها او لا، كالأضحية والإحصار، وكذا لو اراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد من قبل، ولم يذكر الوليمة، وينبغي ان تجوز لها لأنها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح، ووردت بها السنة فإذا قصد بها شكرا أو إقامة السنة فقد اراد القربة. اهـ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٢٦)، ط: سعيد).

⇐ ولنا ان الجهات وإن اختلفت صورة فهي في المعنى واحد؛ لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله عز شانه، وكذلك إن اراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل، ولم يذكر ماإذا اراد احدهم . الوليمة، وهي ضيافة التزويج، وينبغي ان يجوز. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في شروط جواز إقامة الواجب، (٦/ ٣٠٦)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇐ وكذلك إن اراد بعضهم العقيقة عن ولد .. ولم يذكر ماإذا اراد احدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي ان يجوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن، (٥/ ٣٠٤)، ط: رشيديه.

⇐ فتاوى قاضي خان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز في الضحايا ومالا يجوز، (٣/ ٣٥٠)، ط: رشيديه.

⇐ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الأضحية، (٤/ ١٦٦)، ط: دار المعرفة، بيروت.

وغیرہ وصول کئے جاتے ہیں تو عوض اور بدلہ کا شبہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ کا گوشت ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ ❶

نیز یہ کہ شادی بیاہ اور ولیمہ وغیرہ میں عقیقہ کا گوشت کھلانا کا رواج ہو جانے میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ عقیقہ کرنے میں مستحب وقت کی رعایت نہیں ہوگی مستحب وقت یہ ہے کہ ساتویں روز عقیقہ ہو، اور تیسرا حصہ غرباء کو دیا جائے۔ ❷

---

❶ حكم اللحم كالضحايا، يؤكل من لحمها، ويتصدق منه، ولا يباع شيء منها. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر).

⇐ حكم العقيقة في التصدق منها والأكل والهدية والإدخار وقدر المأكول وامتناع البيع...... كما ذكرنا في الأضحية سواء لا فرق بينهما. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۳/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهي ذبح شاة في سابع الولادة وضيافة الناس. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۳۶۲/۵)، ط: رشيديه).

❷ عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۳۴/۲)، ط: رحمانيه).

⇐ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۳/۲)، ط: مكتبة امداديه).

⇐ والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث. (شامي، كتاب الأضحية، (۳۲۸/۶)، ط: سعيد).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما بيان ما يستحب قبل التضحية ...إلخ، (۸۰/۵)، ط: سعيد.

☆......۞......☆

ہدیہ کا حکم

"تقریب میں جو دیا جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:٦٦)

ہدیہ کے جانور سے عقیقہ کرنا

"تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:٦٣)

ہڈیاں نہ توڑنا ضروری نہیں

عقیقہ کے جانور میں ہڈیاں نہ توڑنا اور اعضاء کو جوڑوں سے الگ کرنے کا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے اور یہ عمل مستحب ہے ضروری نہیں ہے لہٰذا اگر عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنے کی ضرورت پڑے تو توڑ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

آج کل عام طور پر بڑے بڑے اعضاء پکانے کا رواج نہیں ہے اور آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے گوشت کی بوٹی بنا کر تقسیم کرنا پڑتا ہے ورنہ بہت سارے گھرانے محروم رہ جاتے ہیں، نیز اعضاء اس طرح علیحدہ کرنا کہ کوئی ہڈی ٹوٹنے نہ پائے ایک مشکل کام ہے اس لیے عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے۔ ❶

---

❶ عن ابی ذئب عن الزهری قال: سالته عن العقیقة؟ فقال: لا یکسر عظامها ورأسها ولا یمس الصبی بشیء من دمها. (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب العقیقة، من قال لا یکسر العقیقة عظم، (۱۱۶/۵)، ط: مکتبة الرشد).

⇐ الاستذکار لابن عبد البر، کتاب العقیقة باب العمل فی العقیقة، (۳۸۵/۱۵)، ط: دار الوعی، القاهرة.

⇐ واستحب کسر عظامها لما کانوا فی الجاهلیة یقطعونها من المفاصل. (بدایة المجتهد، کتاب العقیقة، [illegible] ۳۴۰)، ط: [illegible]) =

ہڈیاں نہ توڑنے کی حکمت

عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنے اور سالم پکانے کی حکمت یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور نوزائیدہ بچے کا بدل اور اس کی سلامتی کا ذریعہ ہے، اس لئے عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا بچے کی ہڈیوں اور اعضاء کی سلامتی کے لئے نیک شگون ہے، گویا کہ اس سے بچے کے اعضاء اور ہڈیاں بھی صحیح سالم رہیں گی۔ ❶

ہڈی توڑنا

عقیقہ کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے گوشت بناتے وقت اس کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے بعض لوگوں نے نیک فالی کے طور پر ہڈیاں توڑنے سے منع

= ⇦ قال مالک: تکسر عظامها ويطعم منها الجيران. (تحفة المودود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الباب السابع عشر في بيان مصرفها، (ص: ٦٧)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ في حديث عائشة الذي اوردناه في المتن دلالة على استحباب أن لا يكسر للعقيقة عظم. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٨/١٧) ط: ادارة القرآن).

⇦ وفيه ايضا: يستحب أن تفصل اعضاء، ولا يكسر شيء من عظامها فإن كسر فهو خلاف الأولى. (اعلاء السنن، (١٢١/١٧) ط: ادارة القرآن).

⇦ ولا يكسر عظمها وإن كسر لم يكره. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)، ط: مكتبه ميمنيه، مصر

⇦ استحب أن لا يكسر عظامها تفاؤلا بسلامة اعضاء المولود وصحتها وقوتها. (تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الثالث عشر في كراهة كسر عظمها، (ص: ٦٢)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

❶ ولا تكسر عظامها، تفاؤلا بسلامة أعضاء المولود. (الفقه الإسلامي وادلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (٢٧٤٩/٣)، ط: دار الفكر).

⇦ اوجز المسالك، كتاب العقيقة، لا يباع لحمها ويكسر عظامها، (١٩٧/١٠)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس في العقيقة واحكامها، الفصل الثالث عشر في كراهة كسر عظامها، (ص: ٦٢)، ط: دار الكتب العلمية.

کیا ہے، لیکن وہ بات اتنی زیادہ مضبوط نہیں ہے، اس لیے گوشت بناتے وقت ہڈیاں توڑنے کی ضرورت پڑے تو ہڈیاں توڑ سکتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اور اگر ہڈی توڑنا نہ چاہے تو وہ بھی درست ہے، ہڈیاں توڑنا کوئی لازمی نہیں ہے۔ ❶

☆......ہڈی نہ توڑنے کے بارے میں امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ

---

❶ عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمة عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل و كلوا واطعموا ولاتكسروا منها عظما. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة، (۹/۳۰۲)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ عن عطاء عن أم كرز رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله و آله وسلم عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة قال: وكان عطاء يقول: تقطع جدولا ولايكسر لها عظم، أظنه قال ويطبخ. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة، (۹/۳۰۲)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ ابن جريج عن عطاء أنه قال في العقيقة: يقطع آرابا آرابا ويطبخ بماء وملح ويهدى في الجيران. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة، (۹/۳۰۲)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ عن أم كرز وأبي كرز قال: نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبد الرحمن نحرنا جزورا فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها: لابل السنة أفضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة تقطع جدولا ولايكسر لها عظم الحديث. (مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۴/۲۶۶)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ عن عطاء عن عائشة رضي الله عنها قالت تجعل جدولا جدولا ليطبخ فيأكل ويطعم وفي رواية: عن عائشة قالت: تطبخ جدولا ولايكسر منها عظم. (مصنف ابن أبي شيبة، كتاب العقيقة، في العقيقة يأكل من لحمها، (۱۲/۳۲۸)، ط: دار القبلة، مؤسسة علوم القرآن).

⇦ وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا. (فتاوى شامي، كتاب الأضحية، خاتمة يستحب لمن ولد له ولد (۶/۳۳۶)، ط: سعيد).

تعالی استحباب کے قائل ہیں، حنفیہ کے نزدیک ہڈی نہ توڑنا استحباب میں شامل نہیں ہے لہٰذا توڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❶

---

❶ ومن ذلك قول الشافعي وأحمد رحمهما الله تعالى باستحباب عدم كسر عظام العقيقة وأنها تطبخ أجزاء كبارا تفاؤلا بسلامة المولود، مع قول غيرهما إنه مستحب كسر عظمها تفاؤلا بالذبول وكثرة التواضع وخمود نار البشرية. (الميزان الكبرى، باب الأضحية والعقيقة، (٦٨/٢)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، لا يباع لحمها ويكسر عظامها، (١٩٧/١٠)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (٢٧٤٩/٤)، ط: دار الفكر.

☆......ی......☆

یہودی لڑکی کا عقیقہ نہیں کرتے تھے

''لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۱)

یہودیوں میں بھی عقیقہ کا رواج تھا

''لڑکے کے لئے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۱)

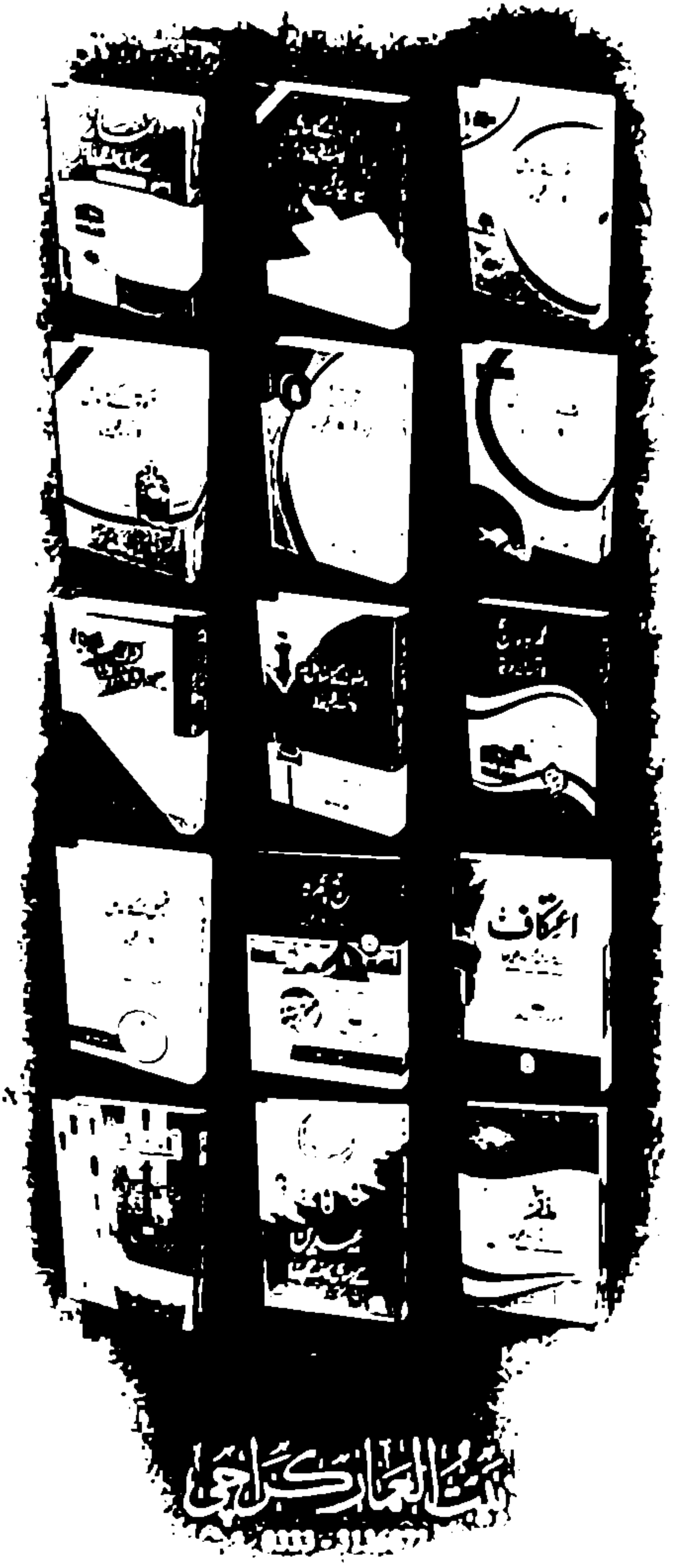
اعتکاف
بیت العمار کراچی